وما ارسلناک الا رحمۃ للعلمین

الحمد للہ والمنۃ کہ این کتاب سعادت انتساب سراپا خیر و برکات مجموعہ نجات آمنی

سفینۃ الحسنات ۱۳۰۵ھ

در

ذکر مولد کائنات

از تالیفات جناب ماہر شریعت حقیقت آگاہ جناب قاضی مولوی محمد عبد اللہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

طبع فی المطبع المسمی بمفید عام الکائن فی بلدۃ آگرہ

نصلی علی — بسم اللہ الرحمن الرحیم — رسولہ الکریم

حمد کے لایق وہی ہے ایک ذات — جسنے پیدا کی یہ ساری کائنات

بخشی رونق ارض کو اشجار سے — اور زینت دی شجر کو بار سے

چاند اور سورج کو بخشا اوسنے نور — رات اور دن کا کیا اوسنے ظہور

اور انجم سے فلک کو پر ضیا — صانع مطلق نے کیسا کر دیا

دی اوسی نے باغ دنیا کو بہار — ہے اگر گل بوٹہ یا ہے نوکِ خار

ہے اوسی سے ساری دنیا کی نمود — جملہ عالم کا ہوا اوس سے وجود

ہے اوسیکی یاد ہمکو پر ضرور — ہے اگر ہم مین ذرا بھی کچھ شعور

حکم اوس کا مصلحت آمیز ہے — امر اوسکا محض خیر انگیز ہے

ہم رضا پر اوس کے سب راضی ہین — حکم جو فرمایا اوس پر ہم چلین

حمد و سپاس و منت بیقیاس اوس احکم الحاکمین و خالق آسمان و زمین کو سزاوار

ہے کہ جسکی قدرت بالغہ وحکمت کاملہ سے طبقاتِ افلاک بے ستون وتودۂ زمین
پانی پر بآرام وسکون برقرار ہیں ونعتِ فراوان ومنقبتِ بے پایان اوس ذات
ستودہ صفات واجب التحیات کو لایق ہے کہ جسکی نور ہدایت ولمعاتِ رسالت
نے ظلماتِ کفر وضلالت وتاریکی شرک وجہالت سطحۂ عالم وعالمیانسے نیست ونابود
ومعدوم ومفقود کرکے راہ راست توحید وایمان وصراط مستقیم صدق وایقان
دکھلائی ومریضانِ معصیت وبیمارانِ ضلالت کو نوش داروے ایمان ومعجون
مفرح اسلام کہلاکر صحت کامل عطا فرمائی

غزل

نامِ مقدس آپکا ہر مرض کی شافی دوا / ہے شافع روز جزا اور دافع رنج وبلا
چہرہ مبارک آپکا صل علی بدر الدجی / روی منور آپکا نامِ خدا الشمس الضحی
نور احد احمد ہوا احمد محمد ہوگیا / اک میم کے پردہ مین آ مشہور خود کو یون کیا
تعریف میری شاہ کی توصیف ہے اللہ کی / کیا شان ہے اوس شاہ کی ہو جان ودل اوسپر فدا
باغ نبوت کے شجر نخل رسالت کے ثمر / بحر شفاعت کے گہر مقبول درگاہ خدا
سرو ریاضِ دلبری شمشاد باغ بہتری / از ہر دو عالم بہتری مطلوب ذاتِ کبریا
حقنے تمھین کی مرحمت دونو جہانکی سلطنت / قبضے مین ہے ہر شش جہت ای سرور ہر دوسرا
نام محمد یاد کر ہر غم سے دل آزاد کر / دارِ بقا آباد کر سن لے ذرا کہنا میرا
اکسیر کی گر ہے ہوس تجھکو ہوس بو الہوس / خاکِ در اقدس کی بس اکسیر ہے اور کیمیا
محبوب جسکو رب کہے منظور سب کہنا کرے / اوسکا کہا کب ٹل سکے ہے حکم نافذ جابجا
اوسکی صفت حافظ ہو کب وصاف ہو جسکا کہ رب / یارب تمنا ہے یہ اب اوس در کا کر مجھکو گدا
نزول رحمت خالق ہو لاتعد ولاتحصے / بروح سید کونین وسرور دوسرا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَصْحٰبِ مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ

اے غلامانِ درگاہ احمدی واے خادمانِ بارگاہِ محمدی ورد درود باعث بہبود
کونین وسبب کشود مقصد دارین ہے اور فضائل وعظمت اوسکے کلام رب العزت
وحدیث جناب رسالت مآب واقوال بزرگان دین وملت سے تحقق وثابت ہے
اللہ جل جلالہ وعم نوالہ کلام مجید وفرقان حمید مین فرماتا ہے اور گدایانِ آستانہ
فیض کاشانہ نبوت کو حکم سناتا ہے اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا یعنے اللہ اور فرشتے
درود بھیجتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اے ایمان والو تم بھی درود اور سلام
بھیجو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حدیث شریف مین آیا ہے روایت کی امام احمد
نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا ابن عمر نے کہ جو درود بھیجے نبی علیہ
الصلوۃ والسلام پر رحمت نازل کرتا ہے اللہ تعالی اوس پر اور فرشتے لکھتے ہین
اوسکے واسطے ستر رحمتین نسائی اور ابن حبان اور حاکم اور بزار اور طبرانی نے
انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی کہ فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ جو کوئی درود بھیجے مجھپر ایکبار اللہ تبارک وتعالی رحمت نازل فرماتا ہے
اوس پر دس بار اور دس گناہ اوسکے بخشے جاتے ہین اور دس درجے بہشت
مین اوسکے لئے بلند کیئے جاتے ہین اور قرب الٰہی اوسکو حاصل ہوتا ہی محمد بن
سلیمان نے عبدالرحمن بن عوف سے روایت کی کہ فرمایا رسول اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ آئے میرے پاس جبرئیل علیہ السلام اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ

وسلم جو امتی اپکا آپکے اوپر درود بھیجتا ہے تو بعوض اوسکے ستر ہزار فرشتے اوسپر درود بھیجتے ہین اور جس پہ ستر ہزار فرشتے درود بھیجین وہ بیشک جنتی ہے۔ بزار وطبرانی معجم کبیر واوسط مین روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے کہ جو کوئی درود بھیجے مجھپر اور کہے اَللّٰھُمَّ اَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اوسکی شفاعت مجھپر واجب ہوتی ہی اور تکمابی نے نیشاپوری سے روایت کی کہ عطا نے فرمایا کہ جو شخص اس درود شریف کو تین مرتبہ صبح اور تین مرتبہ شام کو پڑہے سب گناہ اوسکے بخشے جائین اور ہمیشہ وہ خوش رہے اور دعا اوسکی قبول ہو اور مرادین اوسکی بر آوین اور دشمنون پر فتحیاب ہو اور بارگاہ اللہ تبارک وتعالی سے اوسکو توفیق خیر دیجاوے اور رفیق ہو وہ شخص بہشت مین رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اور وہ درود مقدس یہ ہی اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِی الْاَوَّلِیْنَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِی النَّبِیِّیْنَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِی الْمُرْسَلِیْنَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِی الْمَلَاءِ الْاَعْلٰی اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ دارقطنی نے افراد مین اور ابن بخاری نے اپنی تاریخ مین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا مین حضور اقدس مین حاضر تہا کہ ایک شخص حاضر دربار انور ہوکر تسلیم بجالایا جناب رسالت مآب نے بنظر بندہ نوازی وکرم گستری اوسکو برابر پہلوے مبارک کے جگہدی جب وہ شخص عرض ومعروض کرکے رخصت ہوا تو حضور اقدس نے فرمایا کہ یہ وہ شخص ہے کہ ثواب اسکے عمل کا تمام اہل دنیا کے ثواب کے برابر ہے جناب صدیق اکبر نے وہ عمل آپسے دریافت کیا کہ کون عمل ہے یا رسول اللہ اپنے

فرمایا کہ یہ شخص بوقت صبح دس مرتبہ یہ درود پڑھا کرتا ہے اور یہ درود مانند درود
سب خلق کے ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ عَدَدَ مَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ
مِنْ خَلْقِكَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ كَمَا یَنْبَغِیْ لَنَا اَنْ نُصَلِّیَ
عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ كَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُصَلِّیَ عَلَیْہِ کذافی
الدر المنثور اقوال بزرگان دین و تابعان ملت متین فضائل درود شریف
مین بھت صادر و وارد ہین منجملہ اونکے ایک حکایت یہ ہی شیخ مجد الدین شیرازی
صاحب قاموس اپنے جامع مین اور امام غزالی احیاء العلوم مین اور مولانا
جمال الدین روضۃ الاحباب مین کسی بزرگ سے اور تاج الدین فاکہانی
شیخ صالح سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا شیخ صالح موسی ضریر نے کہ مین ایک
جماعت کے ساتھہ دریاے شور مین جہاز پر سوار ہوا تھا ناگاہ ہوائے مخالف
چلی اور طوفان آیا اور جہاز تباہی مین آیا اہل جہاز زندگی سے ناامید ہوکر گریہ
وزاری کرنے لگے اور شور واے ویلا بلند ہوا ایسی حالت مین مجھکو غنودگی
ہوئی اور مین سو گیا دیکھا مینے جناب رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کو
کہ فرماتے ہین مجھسے کہ درود صلوۃ تنجینا ہزار مرتبہ معہ اپنے رفقا کے پڑھ اسکی
برکت سے نجات پاؤگے مین بیدار ہوا اور اپنے ہمراہیونسے کہا کہ یہ درود پڑھو
ہم سب ملکر تین سو مرتبہ پڑھ چکے تھے کہ طوفان ہٹ گیا ہوا موافق ہوئی
اہل جہاز امن وامان مین آئے علاوہ ازین یہ درود اکثر مشکلات کے حل
کرنیکو اکسیر اعظم ہے

نظم

بار غم سر سے لے اوتار درود	بے قرارون کو دے قرار درود

آفت و محنت و مصیبت مین
مونس و یار و غمگسار درود

وقت حاجت کے جو پڑے اسکو
بگڑی حالت کو دے سنوار درود

برگ ریزی ہو نخل عصیانکی
ہے خزان کے لئے بہار درود

نور توحید اوسکو حاصل ہو
جو کرے صدق سے شعار درود

ہو زیارت نصیب حضرت کی
جو پڑھے لیل اور نہار درود

بخت بیدار جنکے ہوتے ہین
پڑھا کرتے ہین اختیار درود

مومنون بس رہو سدا کرتے
نامِ حضرت پہ تم نثار درود

ایخدا ادمبدم تو نازل کر
روحِ اقدس پہ بیشمار درود

نزول رحمتِ خالق ہو لاتعدولا تحصی
بروح سید کونین و سرور دوسرا

مومنو باہم پڑھو تم الصلوٰۃ والسلام
کیونکہ ہی بیان ذکر پاک حضرتِ خیر الانام

ای عاشقانِ روی رسالت وای فدایانِ چہرۂ نبوت مادہ تمام نیکی و درجات واصل جمیع ثواب و حسنات اور بلندی مراتب وارتفاع مناصب و روشنی ایمان و رضا مندی خالق دو جہان منحصر موقوف اوپر محبت و فرمان برداری اور اطاعت و جان نثاری رسول الثقلین نبی الحرمین امام القبلتین وسیلتنا فی الدین احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہے اور آبروے کونین و سرخ روئے دارین اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کی فرمان برداری پر مقرر کی ہے اور آپ کے فرمان بردار اور تابعدار کو اپنا دوست فرمایا ہے قولہ تعالیٰ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ یعنے اگر دوست رکھتے ہو تم اللہ کو تو فرمانبرداری

اور تابعداری کرو تم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دوست رکھیگا تمکو
بسبب اطاعت رسول کی اللہ تعالی اور بخشیگا گناہ تمہارے غور کرو اس عظمت
اور عزت کو کہ خداوند کریم کو دوست بنانا اور خود اللہ پاک کا دوست بنا موقوف
ہے آپکی فرمان برداری اور تابعداری پر اور فرمان برداری بدون محبت
دلی اور خلوص قلبی کے ممکن نہین اور ہرگز نہین ہوسکتی اور جناب رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے کہ جب تک مجھکو اپنی جان اور اولاد اور
املاک سے عزیز اور دوست نرکھے ایمان اوسکا کامل نہین تو معلوم ہوا کہ
اصل ایمان ورضامندی وخوشنودی رحمان محبت سرور دوجہان ہے
آب جو امت کم ہمت امور خلاف شرع اور کاروبار ناسزا اور دیدہ و دانستہ
نافرمانی اور سمجھ بوجھہ کر حکم عدولی مین مبتلا ہین تو اوسکا سبب یہی ہے کہ اون
لوگون کو آپسے محبت اور عشق نہین ہے اگر محبت ہو تو کبھی نافرمانی اور حکم
عدولی نکرین کیونکہ عاشق خلاف مرضی معشوق کے کبھی کوئی کام نہین کرتا ہے
اور ہر وقت اوسکی رضامندی اور مہربانی کا امیدوار رہتا ہے اور حکم عدولی
سے ڈرتا ہے کہ مبادا محبوب ناراض ہوجاوے اور اوسکی ناراضی سے لطف
زندگی بگڑجاوے بخیال وصال یار تمام عمر اوسکی فرمانبرداری اور تابعداری مین
مصروف رہتا ہے اور اپنی خوشیکا کام کہ جسمین یار ناراض ہو نہین کرتا
اگر بمقتضاے بشریت کوئی نافرمانی ہو بھی جاوے تو منت وزاری اور خوش
آمد ولاچاری پیش یار ظاہر کرکے اقرار کرتا ہے کہ یہ قصور معاف ہو آیندہ پھر
ایسی حرکت نکرونگا کہ تو مجھسے ناراض ہو اے اتقیان محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ذرا اپنے حال کو دیکھو اور افعال کیطرف خیال کرو کہ ہر امور مین کسقدر نافرمانی
اور حکم عدولی کرتے ہو مثلا جب تمکو شادی یا عقیقہ یا ختنہ یا کوئی اور کام کرنا
منظور ہوتا ہے تو کبھی حکم خدا اور رسول نہ دریافت کروگے اور جو اپنے دل
مین آویگا وہ کروگے خواہ اوسمین ایمان جاوے یا رہے اور اگر کوئی شخص منع
کرے تو اوسکا جواب یہ دیتے ہو کہ ہمارے بزرگون سے یہی رسم چلی آتی ہے
اگر ہم ایسا نکرین تو برادری کے لوگ طعنہ دین بستی کے لوگ ہنسین اور بیٹا بیٹی
ماہن کا کیا ارمان نکلا ناچ رنگ بھی کرینگے منڈا بھی باندہین گے کنگنہ سہرا بھی
لٹکاوینگے اُبٹنہ تیل بھی چڑہاوینگے مہدی زیور بھی لڑکیکو پہناوینگے لگن بھی
لئے جاوین گے عورتین محلہ کی اور برادری کی جمع ہو کر ڈہول بجا کر گیت بھی گاوینگی
اور بازار اور گلی کوچہ مین برات کے ساتھہ گیت گاتی پھرینگی سبحان اللہ ماہن
بیٹی جورو راستے مین گیت گاتی پھرین اور باپ بیٹے بھائی خداوند کو غیرت اور شرم
نہ آوے اور علاوہ ازین بڑا ظلم یہ کرین کہ اگر خداوند کریم اولاد دیوے تو کیا
عمدہ اوسکا شکر ادا کرینگے کہ برہمن کو بلا کر اوسکی قسمت اور نحوست دریافت کرین
اور نام اوس سے دریافت کر کے رکہین اور دریافت کرین کہ یہ اولاد ہمکو مبارک
ہی یا منحوس افسوس صد افسوس دین محمدی مین ایسی تنگی اور ضعف آگیا کہ مسلمان
نام رکہنے کی بھی لیاقت نہین رکہتے اور برہمن جو اوس بچے کی نسبت کہدے
اوسکو حق سمجھہ کر یقین کرلین اور یہ ہرگز خوف نکرین کہ ان باتون سے ایمان
جاتا ہے غیب کی بات سوا ے خدا کے کوئی نہین جانتا اللہ تعالی خود فرماتا ہی
لَا یَعْلَمُ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰہُ یعنے غیب کی بات کوئی نہین جانتا سوائی خداوند کریم

کی اور علاوہ ازین جسقدر رسومات ہنود و مشرکین ہین بیخوف و خطر اوسمین
ایسے شریک ہوجاتے ہین بلکہ خود کرتے ہین گویا کچھہ پرہیز ہی نہین اور نہ اوسکی
شریعت محمدی مین ممانعت ہی نماز و روزہ حج و زکوہ تلاوت قرآن شریف صحبت
علمائ تعلیم اولاد اداے حقوق سے ایسے غافل و بیخبر کہ گویا کبھی سنا ہی نہین
ماشاء اللہ کیا ایمان ہی اور کیا اسلام ہے کہائین کسکا اور گائین کسکا بندہ خدا
وامت رسول اللہ کہلائین اونکا حکم نمانین اور رسوم دشمنان دین کی اداکرین
برادری کے خوف سی خدا ورسول کو ناراض کرکے اپنی عاقبت خراب کرین
اور پیسہ برباد کرین کیا خدا ورسول کے حکم کی قدر و منزلت برادری یا خواہش
دلی سے گئی گذری ہوگئی کہ جو دل مین آیا وہ کرنیکو مستعد او رطیار ہوگئے دل
مین خیال گذرا کہ شراب پینا چاہیئے یا چوری کرنا یا زنا یا دغا فریب جعل سازی
جھوٹی گواہی کسیکا نقصان دو آدمیون مین فساد کرادے نماز و روزہ حج و زکوۃ
جو حکم خداوند کریم ہے ادا نکرنا چاہیے اور ممنوعات شرعیہ سے پرہیز نکرنا چاہیے
اور جنکے ادا کرنیکا حکم ہے وہ ادا نکرنا چاہیے یہ سب کام بموجب خواہش دلی اور
ارادہ قلبی کے کرنیکو مستعد ہوجاتے ہین ورنہ کوئی تمسے جبرًا یا قہرًا تو کراتا نہین
اپنے دل کی خوشی سے کرتے ہو تو اب اپنے دل مین انصاف کرنا چاہئے کہ ہم
بندے اور امت اپنے دل کے ہین یا خدا اور رسول کے اگر بندہ خدا وامت
رسول اللہ ہوتے تو بموجب اونکے حکم کے عمل کرتے اور رسومات کفار اور
جاہلون کی کہ جنکے کرنے کو اپنا دل چاہتا ہے ورنہ کفار کی جانب سے کچھہ
تقاضا تو ہے نہین ہرگز نکرتے اللہ اکبر یہ غفلت اور بے پروائی کہ بالکل ستوا

پرستی اختیار کرلی اور خداپرستی چھوڑدی یہ امر قابل غور و تامل ہے کہ مؤذن
پانچون وقت باآواز بلند اذان کہتا ہے اور حکم خداوند جل علی سے آگاہ کرتا ہی
کہ اے امتیان محمدی واے کلمہ گویان احمدی وقت حاضری دربار خالق
زمین وآسمان مالک دوجہانکا آیا ہے دربار معلے وبارگاہ عزوعلا مین حاضر ہوکر
تعمیل حکم بجالاؤ کچھہ خیال وپروانکرکے جدہر دل چاہتا ہے چلے جاتے ہین یا
اپنی دنیا کے کام مین مشغول رہتے ہین یا گنجفہ چوسر بیٹھے کھیلا کرتے ہین اور
یہ بھی خیال نہین کرتے کہ یہ کسکا حکم ہے اور کسکو سنایا جاتا ہے افسوس صد افسوس
اگر اونے حاکم دنیا طلب کرے سب کاروبار ضروری چھوڑکر اوسیوقت بھاگے
جاوین شہنشاہ دوجہانکا نقیب اداے نماز کے واسطے طلب کرے منہہ موڑکر
چلے جاوین اور پھر آپکو امت رسول اللہ اور بندۂ حق جل علا سمجھین یہ سراسر
خیال خام اور تصور بیہودہ ہے اور مالک سے سرکشی وانحراف ہی اس موقع
پر ایک مثال لکھی جاتی ہے تا اسکو سنکر کچھہ نیک وبد سمجھین اور خداوند کریم سے
توفیق طلب کرین مثلاً ایک آدمی کے دو بیٹے ہین ایک فرمان بردار اور ایک بداطوار
فرمان بردار کو باپ جو حکم کرتا ہے فوراً وہ بسروچشم بجالاتا ہی اور بداطوار کو
جو بات کہ اوسکے حق مین بہتری کی ہو کہتا ہے تو وہ منہہ پھیر کر چلا جاتا ہی تو اب
انصاف سے کہو کہ باپ کس بیٹے سے راضی وخوش ہوکر اپنے مال ومتاع کا مالک
وارث کرے گا نافرمانکو یا فرمان بردار کو

حق کا پیارہ ہے وہی جو تابع فرمان ہی	اوسکا حامی ہر جگہہ ہر حال مین رحمٰن ہے
جو اوامر اور نواہی شوق سے لاوے بجا	اوسکو دیگا حق تعالی جنت الماوی مین جا

کیون نہین لیتا ہی جنت مفت ملتی ہی یہان ‏ ہو وہی ہے کیا خرچ تیرا مال و زر اسمین میان

جو دیئی حق نے تجھے یہ عضو یعنے پاؤن ہاتھہ ‏ کار دین مین کام دیتے ہین یہی ای نیک ذات

یہ دیئے حق نے تجھے تو کار دین کرتا نہین ‏ کچھہ تو کر انصاف دل مین ایسا ہوتا ہی نہین

جو کہ دیتا ہی اوسیکی چیز اوسکے کام مین ‏ صرف مین لاوین نہین اور خرچ بیموقع کرین

پھر بھلا کیا دوگے اسکا حق تعالی کو جواب ‏ سوچئے دل مین ذرا انصاف کیجئے ای جناب

ایسی بدمستی و غفلت اور شرارت مت کرو ‏ گور اپنی اپنی یا تون آگ سی تم مت بھرو

تو خدا سے پھر کے جائیگا کدہر آخر بتا ‏ کیون بھلا دشمن ہوا ہی جانکا ای بیوفا

کیا خدا کے حکم سے ابتک نہین تجھکو خبر ‏ انبیا آئے کتابین لائے کیون ای بیہنر

انبیا کو حق نے بھیجا اور بھیجی کیون کتاب ‏ تا کہ تبلادین تمہین راہ صواب و ناصواب

انبیا دکھلا کے رستہ اور کتاب حق سنا ‏ کر گئے خدمت کا حق اپنے سر سے وہ ادا

آپ کر سنتے نہین تو اوسمین ہی کسکا زیان ‏ ہی تمہارے حق مین بد لیکن تمہین ہی کب گمان

دین اپنا سب کیا برباد تمنے اے میان ‏ رونق دین نبی کو میٹ کے بیٹھے ہو یہان

یہ نماز پنجگانہ رونق اسلام ہے ‏ جسنے چھوڑا اوسکو گویا میٹا دین کا نام ہی

حق تعالے نے کیا پہلے اسیکا اہتمام ‏ اپنے نبیونکے وسیلہ سی کیا یہ انتظام

توڑ ڈالا تو نے سب یہ انتظام انبیا ‏ دوستی کا کرکے وعدہ دشمنی کرنے لگا

یعنے کلمہ تو پڑہا اور دین کی شرطین ادا ‏ جسکی نسبت حکم ہے لاوے نہین ہرگز بجا

آپکا کلمہ پڑہین اور حکم کو دیوین اوڑا ‏ امتی ایسا ہی کرتے ہین کہ جو تمنے کیا

امتی ہونیکا دعوے کب بجا ہی آپکا ‏ امتی وہ ہی جو حضرت نے کہا اوسپر چلا

آپ تو بندے ہین دل کے دل نے جو تمسے کہا ‏ وہ کرو کے منع اوس سے کرچہ حضرت نے کیا

پهر بهلا کیا عزت حکم نبی اسمین رہی
کچھہ رضامندی حضرت اور حق کا کچھہ خیال
یہ علامت نافرمانو ہرگز نہین اسلام کی
نام سے چلتا نہین ہے کام ہرگز صاحبو
کاہلی اور جاہلی اور دل پرستی دور کر
تا عذاب گور و محشر سے ملے تمکو نجات
ورنہ ہوگی دیکہنا مٹی تمہاری پہر خراب
ہو چکا رستہ خطا کا اور رضا کا حافظا

کام وہ کرتی ہو جسمین دل تمہارا ہو خوشی
کچھہ بھی آتا ہے تمہین دیکھو ذرا تم اپنا حال
یہ مسلمانی تمہاری ہے فقط اک نام کی
صرف یہ دہوکا ہے نادان نیکی مت برباد ہو
بندۂ خالق بنو اور امت خیر البشر
دیکہنا بازار محشر مین نبجانا خالی ہاتہہ
کچھہ نہ دیکھو گے سوائے قہر خالق اور عذاب
خوب روشن ہو چونمانی وہ ہوا حق سے جدا

حق تبارک و تعالی نے آپکے فرمانبرداری کی تاکید کلام مجید مین فرمائی ہے وَمَا آتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا یعنے جو کچھہ کہ دیوے تمکو رسول تو لیلو اوسکو یعنے جو حکم کرین وہ منظور کرو اور جس بات سے منع کرے تمکو اوسکو چھوڑ دو یعنی وہ مت کرو اور نافرمانی خداوند کریم کو نہایت ناپسند ہے شیطان باوجودیکہ بقدر مقرب تہا ایک نافرمانی کے سبب مردود ہوگیا اور بارگاہ معلے سے نکالا گیا اور نافرمانی اوسنے یہ کی کہ خداوند کریم نے اوسکو حکم فرمایا کہ آدم کو سجدہ کر شیطان نے انکار کیا اور آدم کو سجدہ نکیا اب یہ مقام غور و فکر کا ہے کہ بسبب سجدہ نکرنے حضرت آدم کے ایسا معزز و مقرب جلیل القدر معلم الملکوت کو بیعزت و ذلیل کر کے اور اپنی بارگاہ سے نکال کے رسوائی دارین کیا اور بروز قیامت داخل جہنم معہ اپنے توابع کے کیا جاویگا بہلا جو لوگ باوجود حکم اور تاکید شدید کے خداوند کریم کو سجدہ نہین کرتے اور مالک کے آگے سر نہین جہکاتے اونکا کیا حال ہوگا اے بندگان خدا اپنے مالک

کی نافرمانی کرکے خود کو مستحق وبال سخت کا مت کرو دیکھو حضرت آدم نے ایکنافرمانی
کی تھی باوجود مرتبہ نبوت و درجۂ رسالت کے اور تمام انبیا اور اولیا اور غوث وقطب
سب اونکی اولاد سے ہین جنت سے نکالے گئے لیکن حضرت آدم علیہ السلام اپنے
قصور پر نادم و پشیمان ہوئے اور سالہاسال بارگاہ خداوند کریم مین عاجزی
و منت وزاری کرتے رہے بسبب عاجزی اور ندامت کے خداوند کریم نے
خطا اونکی معاف کی اور درجہ قبولیت و برگزیدگی عطا کیا اور ابلیس لعین اپنے
گناہ پر پشیمان و نادم نہوا بلکہ اور تکبر کیا آجتک مردود و ملعون ہے اور قیامت
تک رہیگا اسیطرح ہمسے بھی اگر بمقتضاے بشریت گناہ یا نافرمانی مالک کی ہوجاے
تو ہمکو سنت اپنے دادا یعنی حضرت آدم کی کرنا چاہیے کہ پشیمان و نادم ہوکر توبہ
کرین نہ مثل شیطان کے سرکشی و نخوت کرکے خود کو ہلاکت مین ڈالین رباعی

سجدہ نہ کیا حضرت آدم کو اس لئے	ابلیس دیکھو راندۂ دربار ہوگیا
اب جو کہ آگے حق کے جھکاوے نہ اپنا سر	ابلیس کا بھی یار وہ سردار ہوگیا

اب کسیقدر حالات محبان رسول اکرم و عاشقان سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم
کے بگوش جان سننا چاہیے اور ایام گذشتہ کا افسوس کرکے آیندہ کوچۂ محبت مین
قدم رکھکے سعادت دارین حاصل کرنا چاہیے حکایت حضرت بلال حبشی رضی
اللہ تعالی عنہ امیہ کے غلام تھے جب اونھون نے اسلام قبول کیا اور حضرت سے
محبت کرنے لگے امیہ اونکا دشمن ہوگیا اور اونکو گرم ریت پر لیٹا کر اسقدر
کوڑے مارتا کہ بیہوش ہوجاتے اور جب ہوش مین آتے تو اونسے کہتا کہ اسلام
سے پھر جا اور حضرت کی خدمت مین مت جایا کر ورنہ اسیطرح تکلیف و مصیبت

سے تجھکو ہلاک کرون گا حضرت بلال فرماتے ایک جان کیا اگر سو جان ہون
رسول اکرم کے قدمون پر نثار کر دون اور حضرت اور اسلام سے نہ پہرون الغرض
امیہ بھی عذاب اونپر کرتا رہا اور طرح طرح کی تکلیفین دیتا رہا آخر الامر جناب صدیق
اکبر سے تکلیف و مصیبت اونکی دیکھی نہ گئی امیہ سے اونکو خرید کر جناب رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین پیش کر دیا دیکہو اونکو آپکی محبت کا نتیجہ
بارگاہ الٰہی سے کیا نصیب ہوا کہ اذان غلط اونکی مقبول تھی اور قصہ اذان کا
یہ ہے کہ بعض اصحاب رسول اللہ نے حضرت بلال کو منع کر دیا کہ اذان تمہاری
غلط ہے مت کہا کرو حضرت بلال نے اذان کہنا موقوف کر دیا حضرت جبرئیل
بحکم رب جلیل حضرت کی خدمت مین تشریف لائے اور کہا کہ اللہ تبارک وتعالی
فرماتا ہے کہ کیا سبب ہے جو آواز اذان بلال عرش پر نہین آتی یہ قبولیت اذان
بلال دیکھکر سب لوگ اپنی حرکت اور جرات پر نادم و پشیمان ہوئے اور سوای
حضرت بلال کے کسیکی مجال نہ تھی کہ اذان کہے وقت سکرات موت کی حضرت
بلال سے اونکی بی بی نے کہا کہ افسوس اسوقت تمکو نہایت تکلیف ہے اور یہ بڑی سختی کا وقت
ہے حضرت بلال نے کہا یہ بڑے عیش و نشاط کا وقت ہی کہ اب تھوڑی دیر مین
جناب رسالت مآب کی حضور مین پہونچونگا اور دیدار آپکا اور آپکے یارون کا
نصیب ہوگا جنگ احد مین عمر بن معاذ شہید ہوئے جناب رسول اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم اونکی والدہ پاس برسم تعزیت تشریف لے گئے اور ماتم پرسی کرکے اونکی
تسلی و تشفی کی اونکی والدہ نے کہا کہ یا رسول اللہ آپکو خداوند کریم صحیح و سلامت
لایا مجھکو بیٹے کا کچھہ غم نہین سبحان اللہ کیا تعلیمہ محبت ہی کہ آپکی سلامتی کو بیٹے کی شہادت پر

مقدم کرکے کچھہ غم نکیا حکایت ابن عساکر نقل کرتے ہین کہ ایک یہود کے پاس
ایک گدہا تہا آپنے اوس سے نام دریافت کیا اوسنے کہا کہ میرا نام یزید بن
شہاب ہے اور خداوندکریم نے میری نسب مین ساٹھہ گدہے پیدا کئے اور وہ
سب انبیا علیہم السلام کی سواری مین رہے اب اوس نسل سے صرف مین باقی
ہون اور نبیون مین حضور امیدوار ہون کہ حضور اپنی سواری مین مجھکو سرفراز فرماوین
آپنے منظور فرمایا اور نام اوسکا یعفور رکہا اور جب یہود کے پاس تہا اوسکو سوار نہ
ہونے دیتا اور ٹہیک دیتا یہود اوسکو مارتا اور دانا چارہ ندیتا جب حضور مین
آیا خوش ہوگیا اور اگر حضرت کو کسیکا بلانا منظور ہوتا تو اوسکو بہیجتے وہ جاکر
اوس شخص کے دروازہ سے سر رگڑتا جب وہ گہر سے باہر آتا تو حضرت کی طرف اشارہ
کرتا اور بلا لاتا جس روز آپکی رحلت ہوئی غم واندوہ سے کنوین مین گرکر مرگیا
اور آپکی مفارقت کی تاب نہ لا سکا بروایت معتبر ثابت ہی کہ مسجد مین منبر نہ تہا
حضور ستون مسجد سے تکیہ لگاکر خطبہ پڑہا کرتے تھے جب نمازی بکثرت ہوئے
تو منبر بنایا گیا تا حضور منبر پر خطبہ پڑہین جسوقت آپنے منبر پر قدم مبارک رکہا
ستون حنّانہ آپکے درد مہاجرت اور غم مفارقت سے باواز بلند رونے لگا آپنے
سبب رونے کا پوچہا ستون نے عرض کیا کہ حضور تکیہ مجہپر لگاتے تھے مجھکو تفاخر
دارین حاصل تہا اب بسبب منبر کے مین اس عظمت سے محروم ہوا حضور نے اوسکو
اپنے سینے مبارک سے لگایا اور اوسکی تسلی و تشفی کماحقہ کی اور فرمایا آپنے کہ
اگر مین اسکی تسلی نکرتا تو یہ قیامت تک ایسا ہی رویا کرتا یار و چوب خشک کو
آپسے یہ محبت اور حمار بے زبان کو آپکی سواری کی یہ رغبت اور آپکی مفارقت اور

اور مہاجرت کی یہ کلفت کہ مرگیا اور زندہ نہ رہا افسوس بر حال امت کہ حکم آپکا بالکل نہ سنین اور نافرمانی کرین اور آپکو امت کے حال پر یہ شفقت اور امت کو آپسے یہ غفلت کہ بالکل حکم نمانین اور اگر کوئی کہے تو یہ جواب دین کہ بال بچے پیٹ وتن سے فرصت نہین کیونکر کرین جناب آپ پر پڑی نہین ورنہ آپ بہی سب بہول جاتے غرض اسطرح کے حیلے حوالے کرکے نعمت دین سے محروم رہین صحبت علماسے دور بہاگین اولاد بے تعلیم رکہین نماز روزہ حرام حلال نہ سکہائین ؂

کام مین دین کے سدا سستی کرو	کار دنیا مین پہنسے ہردم رہو
اور سمجہو پائی جو تمنے حیات	کہانے پینے سے ہے بہتر کون بات
بس سدا روزی خدا اسے لیجیے	مال و دولت خوب حاصل کیجیے
اور جو اعضا کے حق نے عطا	اوسے لیجیے کار دنیا بس سدا
عقل اور ادراک جو ہمکو ملا	کار دنیا تا رہے اپنا بنا
نفع اور نقصان سوچو دنیوی	گو تباہ ہو کار و بار اخروی
حق نے جو رستہ بتایا دین کا	اوسکو گر سیکہین تو ہمکو نفع کیا
کام مین دنیا کے آجاوے فتور	کار دین کیونکر کرین ای ذی شعور
بال بچے ساتھ ہین اور پیٹ وتن	پرورش انکی ہے صاحب بس کٹہن
ہے پڑی جس پر وہی ہے جانتا	آپ پر گذری نہین ای پیشوا
ورنہ جاتے بہول تم بہی دین کو	اور سب اسلام کے آئین کو

جواب

ہے سراسر لغو تیرا یہ سخن	اہل دین کا کیا نہین ہی پیٹ وتن

وہ بھی ہے محتاج آب و نان کا
بال بچے خانگی سامان کا

سبکی خدمت وہ کرے اور حق ادا
خدمت معبود بھی لاوے بجا

اوس سے کیونکر ہوتے ہین یہ دونون کام
یعنے دنیا اور دین کے سب تمام

پر تمہین دہوکا دیا شیطان نے
چھوڑ رکھا ہے تمہین رحمٰن نے

سب سمجھ اولٹی تمہاری ہو گئی
عمر غفلت مین تمہاری کھو گئی

کچھہ نہ سمجھی زندگی کی قدر کو
مفت کھویا ہائے تمنے عمر کو

یہ ملی تھی تا کما لو آخرت
اور کر لو کاروبار عاقبت

سو کمائی تمنے دنیا کھو کے دین
کیا سمجھ ہے واہ واہ صد آفرین

جو کہ خالص زر تھا اوسکو کھو دیا
مال کھوٹا باندہ لیلے خوش ہوا

کب چلے بازار محشر مین یہ مال
یہ تو ہوگا جان کا تیرے وبال

یہ تو مارا جائیگا منہہ پہ تیرے
اور مصیبت لائیگا سر پر تیرے

اب بہی جو باقی ہے اوسمین کر لو کام
ہے سویرا اور نہ پہر آتی ہے شام

چشم و گوش و دست و پا عقل و حواس
سب چلیجاوینگے ہوگا کچھہ نہ پاس

اک فقط بیچارگی رہجائیگی
وہ تجھے ہر بات کو ترسائیگی

وہ بھی ہوگی ایک روز آخر فنا
لیجئے بس ہوچکا دور بقا

آج اون کی ہو چکی ٹر کے تمام
چلدئیے چپکے نہ نکلا کچھہ کلام

نزول رحمت خالق ہو لاتعد و لاتحصے
بروح سید کونین و سرور دوسرا

مومنو باہم پڑہو تم الصلوٰۃ والسلام
کیونکہ ہے بیان ذکر پاک حضرت خیر الانام

راویان اخبار و ناقلان آثار نے لکہا ہی کہ اللہ تبارک و تعالے نے جب آپکا نور

کرامت ظہور پردۂ غیب سے بمنصۂ شہود جلوہ گر فرمایا تو وہ نور فوراً مثل ستون بلند ہوکر پردۂ عظمت تک پہونچا اور سر بسجود ہوکر الحمد للہ کہا خطاب بارگاہ رب سے آیا لِذَالِكَ خَلَقْتُكَ وَسَمَّيْتُكَ مُحَمَّدًا وَمِنْكَ اَبْدَءُ الْخَلْقَ وَبِكَ اَخْتِمُ الرُّسُلَ یعنی اسی واسطے پیدا کیا میں نے تجھکو اور نام رکھا میں نے تیرا محمد ابتدا کرونگا خلق کی تجھسے اور انتہا کرونگا انبیا کی تجھپر روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے کسینے دریافت کیا کہ حضور کو منصب رسالت و رتبہ نبوت کب سے حاصل ہے فرمایا جب خداوند کریم نے عرش بنایا اور آسمان و زمین پہیلایا اور اوٹہانیوالونکی دوش پر عرش عظیم رکھا اوسوقت ساق عرش پر قلم قدرت سے لکھا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ خَاتَمُ الْاَنْبِيَاءِ ایکبار اصحاب کبار نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ کسوقت سے پیغمبر ہین فرمایا کہ جب آدم درمیان روح اور جسد کے تھے یعنے آدم علیہ السلام پیدا بہی نہین ہوئے تھے اور مین نبی تہا پہر خداوند کریم نے اوس نور کرامت ظہور سے چار حصے لیکر ایک سے عرش دوسریسے کرسی تیسرے سے لوح چوتھے سے قلم بنایا اور حکم فرمایا قلم کو کہ لکھ قلم یہ خطاب سنکر ہیبت سے ہزار برس تک کانپا کیا پہر عرض کی قلم نے کہ کیا لکھون پروردگار میرے حکم ہوا لکھ توحید میری قلم نے لوح پر لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لکھا پہر حکم ہوا کہ لکھ دستور العمل اور روزنامچہ سب امتونکا اسطرح پر کہ اولاد آدم سے جو فرمان برداری و تابعداری حکم احکم الحاکمین کی کریگا بہشت مین جاویگا اور جو سرکشی اور نافرمانی کرے گا وہ جہنم مین ڈالا جاویگا القصہ قلم بموجب ارشاد جناب رب العباد یہی مضمون تمام انبیا علیہم السلام کی امت کی نسبت برابر لکہتا چلا آیا جب نوبت امت

بابرکت محمدیہ کے لکھنے کی آئی قلم نے لکھا کہ امت محمدی سے جو کام نیک کریگا بہشت پائیگا اور جو نافرمانی کریگا چاہتا تہا قلم کہ لکھے دوزخ مین جاویگا کہ ناگاہ بارگاہ جلیل سے خطاب ہوا کہ ادب کراے قلم ادب کراے قلم یہ خطاب باعتاب سنکر ہیبت سے پہٹ گیا اور دست قدرت کسے اوسمین قط لگا اور حکم ہوا لکھہ اُمَّۃٌ مُّذْنِبَۃٌ وَرَبٌّ غَفُوْرٌ یعنے یہ امت گنہگار ہے اور خداوند کریم بخشنے والا اور غفار ہی اے امتیان گناہگار بدل وجان فرمان بردار حکم کردار و شکر گزار جناب سید ابرار رہو کہ بدولت آپکے خداوند کریم کس شفقت و رحمت سی تمپر بشان رحمت رحیم و کریم ہے موسی علیہ السلام کو باوجود عظمت نبوت و حرمت رسالت کے فرماتا ہے لَنْ تَرَانِیْ ہرگز نہ دیکھہ سکھیگا تو اور تمکو باوصف کثافت معصیت کے خطاب باصواب فرماتا ہی اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ دعا مانگو تم مجھسے قبول کرونگا مین آدم علیہ السلام کو بسبب ایک خطا کے بہشت سی نکال دیا اور تمکو باوجود کثرت اور ہزارون معصیت کے داخل بہشت کریگا بطفیل و تصدق اپنی حبیب کی

کس منہہ سی کرین حمد خداوند دوعالم اس عزت و توقیر کے قابل تھے کہان ہم		امت مین کیا اونکی جو ہین سب سی معظم صدقہ یہ اونہین کا ہے ہوئی ہم جو مکرم
	مالک سی خطائین سبہی بخشائین ہماری کیا شان الوالعزم ہی واللہ تمہاری	
اے امت احمد تمہین کس بات کا ڈر ہے اب بار سی عصیان کی ہمین کون خطر ہے		مالک تمہین بخشیگا یہ تحقیق خبر ہے جب طالب و مطلوب کی رحمت کی نظر ہے
	یہ بوجہ گناہون کے خدا ہمسے اوٹہا لے	

کفار کی گردن پہ رکھے ناریں ڈالے

شفقت ہی پیمبر کی عنایت ہی خدا کی ما باپ سے بڑہکر سخبدا ہمسے وفا کی	پاکیزہ جو نعمت ہی وہی ہمکو عطا کی خالق نے کیا فضل محمد نے دعا کی

لازم ہے ہمین شکر خدا اور اطاعت
منظور نظر حق ہوئے ہم جنکی بدولت

نزول رحمت خالق ہو لا تعد و لا تحصے مومنو باہم پڑہو تم الصلوۃ والسلام	بروح سید کونین و سرور دو سرا کیونکہ ہی بیان ذکر پاک حضرت خیر الانام

لکھا ہے کہ اللہ تبارک و تعالی نے حضرت آدم کو پیدا کرکے نور کرامت ظہور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا پیشانی آدم مین امانت رکھا اور حضرت آدم سے لیکر درجہ بدرجہ اور مرتبہ بمرتبہ نقل و تحویل کرتا ہوا حضرت عبد اللہ کی پیشانی مبارک مین جلوہ افروز ہوا لکھا ہے کہ نور محمدی پیشانی عبد اللہ مین ایسا چمکتا تہا جسطرح آفتاب وقت طلوع چمکتا ہے اسی سبب سی زنان مکہ معظمہ فریفتہ حسن و جمال حضرت عبد اللہ کی ہو کر درخواست نکاح کرتی تہین عبد المطلب نے بخیال اس بات کے کہ مبادا عبد اللہ کسی عورت کے دام مین پہنسجاوین حضرت آمنہ بنت وہب کے ساتھہ اپکا نکاح کردیا۔

نزول رحمت خالق ہو لا تعد و لا تحصے مومنو باہم پڑہو تم الصلوۃ والسلام	بروح سید کونین و سرور دو سرا کیونکہ ہی بیان ذکر پاک حضرت خیر الانام

مدارج النبوت اور روضۃ الاحباب مین لکھا ہے کہ تحویل نطفہ زکیہ محمدیہ کی پشت حضرت عبد اللہ سے رحم بی بی آمنہ مین شب جمعہ ہوئی اسی سبب سی حضرت امام احمد حنبل

رحمۃ اللہ علیہ جمعہ کی راتکو افضل و اعلی شب قدر سے کہتے ہین اور فرماتے ہین کہ جو خیر و برکات اور انوار و حسنات اس رات اہل دنیا پر نازل ہوئے تا روز قیامت نازل نہونگے اسی سبب سی شب میلاد خیر العباد بہتر شب قدر سے ہوئی اخبار مین آیا ہی کہ اوس رات عالم ملکوت و سموات مین منادی ہوئی کہ تمام عالم بانوار قدس منور و ملائکہ زمین و آسمان سرور یکسر کرین اور جبرئیل کو حکم ہوا کہ علم سبز محمدی بام کعبہ پر نصب کرے اور خوشخبری اہل دنیا کو سنادے کہ نور محمدی نے رحم آمنہ مین قرار پایا اب زمانہ ولادت باسعادت ابوالقاسم خیر البشر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا قریب آیا بہترین خلایق خوشترین امت پر مبعوث ہوگا نہایت خوش قسمت وہ امت کہ محمد پر ایمان لاوے اور نہایت سعادتمند وہ قوم کہ احمد سا پیغمبر پاوے **روایت ہے** کہ جس رات نور کرامت ظہور حضور سی رحم بی آمنہ مشرف و منور ہوا تمام بت روی زمین کی اوندہے ہوگئے اور تخت بادشاہون کے اولٹ گئے اور سب مکان دنیا کے روشن ہوگئے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے ہین کہ اوس رات خداوند کریم نے چرند و پرند روے زمین کو گویا کیا اور آپس مین ایک دوسریکو بشارت دیتے تھے اور خوشخبری سناتے تھے کہ اب زمانہ خیر البشر ابوالقاسم محمد ابن عبداللہ کے ظہور کا قریب پہنچا اور جانوران دریائی اور طائران صحرائی باہم مژدہ رسانی کرتے تھے

الٰہی آسمان سے آج کیسی عطر باری ہی	ہوای گلشن فردوس کیون دنیا مین جاری ہی
مبارکباد کیون دیتے ہین آپس مین ملایک آج	بناو حور و غلمان کیون ہی کیون جنت سنواری ہی

خس و خاشاک بدعت کیون ہو ٹہر تار دی دنیا کا
بنائی کفر اوندھی کیون منعان کیون جانسے عاری ہے

سراسیمہ ہین کافر اور شیاطین بھی پریشان ہین
اوڑاتا خاک کیون شیطان بحال گریہ زاری ہے

تزلزل قصر ہین نوشیروان کے کیسا آیا ہے
گرے کیون کنگرے اوسکے یہ کیسی انکساری ہے

نگون کیون ہو گئی اصنام و بت ساری خدایا کے
پڑا ہے لات کیون اوندہا یہ کیون عزّی کی خواری ہے

ہوی بیت الصنم مسمار و بتخانے ہوی ویران
وفور غم سے سر تن پر ہوا کافر کی بہاری ہے

فسردہ ہو گئے آتشکدے سارے مجوسون کے
ہوے باطل مذاہب کل یہ کیسی بیوقاری ہے

ہوا باغ جہان آراستہ اور کوہ و صحرا بھی
گیا موسم خزانکا اور چلے باد بہاری ہے

گل و بوٹے سے اشجار زمین بازیب و زینت ہین
شگفتہ گل ہین ہر جانب سجی ہر ایک کیاری ہے

بچھا ہے ہر طرف فرش زمردگون بصد زینت
نیا عالم نئے رنگ بدلا عجب کچھ وجد طاری ہے

وحوش و طیر آپس مین مبارکباد دیتے ہین
لو آتا ہے زمین پر وہ کہ جسکی انتظاری ہے

جڑی بوٹی کے آپس مین بھی ہوتا ہے یہی چرچا
جناب عالی آتی ہین عجب قسمت ہماری ہے

الٰہی کس شہنشہ کی جہان مین آمد آمد ہے
کہ جسکی انتظاری مین نہایت بیقراری ہے

یکایک یہ ندا آئی کہ ای اہل زمین خوش ہو
جناب سرور عالم کے آمد کی طیاری ہے

کیا فردوس دنیا کو قدم سے اپنے اوس شہ نے
مبارک ہو کہ آئی اوس شہنشہ کی سواری ہے

ہوا رونق فزا امت کا حامی باغ دنیا مین
تعالی اللہ زہے طالع یہ ہمپر فضل باری ہے

بپاس امت عاصی شہا تشریف لائے ہین
بحمد اللہ عجب دولت خدا نے یہ اوتاری ہے

اوٹھا گردن سے مسلم کے یہ بیداد ملحد کا
مبارک ہو مسلمانون بن آئی اب تمہاری ہے

نکالو حوصلے دل کے اوٹھالو لطف جینے کا
خدا نے بن طلب تمپر عجب دولت اوتاری ہے

جسے شک ہو رسالت مین نبوتمین شفاعت مین
وہ کافر ہے وہ ملحد ہے وہ مشرک ہے وہ ناری ہے

خدا حامد ہے تیرا جا بجا اے سرور عالم | تیری ذات مقدس سب سے خالق کو پیاری ہے
تصدق سے تیری مقبول آدم کی ہوئی توبہ | تیری ممنون احسان سرورا مخلوق ساری ہے
کرینگے التجا تم سے گروہ انبیا آکر | تعالی اللہ زہے شوکت عجب عزت تمہاری ہے
توقع ہے تیرے الطاف بے پایان سے امت کو | بچا لوگے جہنم سے کہ یہ امت تمہاری ہے
عجب کچھ کشمکش مین مبتلا خادم تمہارا ہے | خبر لیجئے مدد کیجئے کرم کیجئے کہ شاہا وقت باری ہے
نہین کچھ لطف جینے کا نہو الفت اگر تیری | قفس مین تن کے طائر ہے کہ کرتا دم شماری ہے
تصور مین خط و خال رخ پر نور اقدس کے | کبھی صحرا نوردی ہے کبھی اختر شماری ہے
بلا لیجئے حضوری مین شہ ابرار حافظ کو | کہ مدت سے اوسے فرقت مین حضرت اشکباری ہے

نزول رحمت خالق ہو لا تعد و لا تحصے | بر ترح سید کونین و سرور دوسرا
مومنو باہم پڑھو تم الصلوۃ والسلام | کیونکہ ہے یہان ذکر پاک حضرت خیر الانام

بی بی آمنہ صاحبہ فرماتی ہین کہ مجھکو اپنے حمل کا حال معلوم نتھا جب چھہ مہینہ گذرے درمیان خواب و بیداری کے کیا دیکھتی ہون کہ کوئی شخص مجھسے کہتا ہے کہ تو حاملہ ہوا اور تیرے شکم مبارک مین نبی آخر الزمان ہے تو آپ فرماتی ہین کہ اوسوقت مجھکو معلوم ہوا کہ مین حاملہ ہون اور جب وقت ولادت تیرے آیا اور درد زہ معلوم ہوا تو بسبب تنہائی کے گھبرائی مین اور خداوند کریم سے مینے دعا کی کہ اسوقت خواتین عبد مناف میرے پاس ہوتین اسی تمنا مین تھی کہ کیا دیکھتی ہون کہ اسقدر عورتین خوبصورت و جمیل میرے پاس آئین کہ تمام مکان بھر گیا مینے اونسے دریافت کیا کہ تم کون ہو انہون نے کہا کہ ہم حورین ہین جنت کی حکم حق تبارک و تعالی سے تمہاری خدمت کیواسطے حاضر ہوئی ہین بی آمنہ صاحبہ فرماتی ہین کہ وقت ولادت کے ایک آواز وحشت ناک میرے کان مین آئی اوسے سنکر مجھپر خوف غالب ہوا پھر دیکھا مینے

کہ ایک مرغ سفید میرے پاس آیا اور اپنے بازو میرے شکم پر ملنے لگا فوراً وہ خوف و دہشت مجھسے دور ہو گیا پھر وہ مرغ بصورت انسان ہو گیا ہاتھ مین پیالہ شراب طہور لئے ہوے مجھسے کہا پی مینے پیا اسیطرح مبالغہ کر کی تین بار مجھکو پلایا اپنے پیا پھر اوسنے میرے شکم کو ہاتھ سے مس کیا اور کہا اِظْهَرْ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اِظْهَرْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِظْهَرْ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ بِسْمِ اللّٰہِ اِظْهَرْ یَا مُحَمَّدُ ابْنِ عَبْدُ اللّٰہِ پھر بارہوین تاریخ ربیع الاول روز دوشنبہ وقت صبح صادق کے سید کونین سلطان دارین حبیب خدا محبوب کبریا باعث تخلیق عالم و عالمیان موجب آفرینش زمین و آسمان سیدنا و مرشدنا احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہزارون جاہ و جلال و حشمت واقبال سے رونق افروز فرش زمین ہوے

سروِ قد استادہ ہون سب آپکی تعظیم کو	سر جھکائے ہون مؤدب صدق سے تسلیم کو

نظم استادہ بخوانند

کھلا آج نخل رسالت مین گل
معطر ہین جس سے دماغ رسل

فرستادۂ خاص رب قدیر
شفیع الورٰی خلق کے دستگیر

رسالت کے دریا کے دُرِّ یتیم
سپہر نبوت کے نجم عظیم

بنے جنکے باعث زمین آسمان
وہ تشریف فرما ہوے آج یان

زمین کا کیا مرتبہ وہ بلند
کہ پستی بلندی کو آئی پسند

کدورت گئی اور ظلمت مٹی
سعادت بڑھی اور نحوست گھٹی

ترقی یہ کی خیر و برکات نے
لیا گھیر عالم کو حسنات نے

برسنے لگا نور افلاک سے
نکلنے لگی روشنی خاک سے

نباتات سے اور جمادات سے | ندا تھی بلند ہر مقامات سے
کہ سردار کونین پیدا ہوے | وہ محبوب دارین پیدا ہوی
کہین سے مبارک کہین یہ پیام | کہ رحمت خدا کی ہو تم پہ دوام
پیارے خدا کے رسول کریم | قیامت کے شافع جہانکے رحیم
ضلالت کے مانع ہدایت مآب | دکھاتے رہے سبکو راہ ثواب
دکھائین وہ راہین جو دیکھی نہین | سنائین وہ باتین جو حق سی سنین
خلائق پہ وہ رحم ظاہر کیا | کہ خالق نے رحمت کا تمغا دیا
کہا رحمۃ العالمین آپ کو | کیا شافع المذنبین آپ کو
جو مانگا سو پایا علاوہ برین | یہ کہتا ہے سچ حافظ کمترین
نہ تم حکم سے اونکے سر پھیرنا | پکڑ اونکا دامن اونہین گھیرنا
جو رکھو محبت تو اونسے رکھو | جو کلمہ پڑہو تو اونہین کا پڑہو
تمہین گر نجات اپنی منظور ہے | بجا لاؤ ادب جو کہ دستور ہے
یہی حکم خالق بھی قرآنمین | رکھو پاس آداب ہر آنمین
حبیب مکرم کے حالات کو | ادب سے سنو اور خاموش ہو
کہ ہو حق کی رحمت کا تم پر نزول | سنو غور سے تم نجانا یہ بھول
کہ شوخی و گستاخی بہتر نہین | نہین مفسدونکا ٹھیکانا کہین
جسے جو ملا ہے ادب سے ملا | مطیع محمد حبیب خدا
اگر اہل ثروت کا اقرار ہو | تمہین دوست کہتا ہوں تم یار ہو
تو ماری خوشیکی نہ پھولے سمائین | اوسے چھوڑ کر پھر کدہر ہی نجائین

بڑی شان و شوکت کو ظاہر کرین | زمین پر قدم فخر سے کم دہرین
ارے بہائیو حکم خالق ذرا | سنو تو وہ کہتا ہی کیا برملا
تمہین دوستی مجھسے کرنا ہی گر | تو رکہدو محمد کے قدمونپر سر
جو فرماسے احمد اوسے مان لو | نجات اپنی تم اوسمین بس جانلو
محبون مین بیشک مرے وہ ملا | جو دل سے مطیع محمدؐ ہوا
مین رکہتا ہون اوس سی محبت مدام | جو رکہتا ہے حب علیہ السلام
طفیل اس محبت کے اے نیکنام | تو پاویگا خدمت مین دار السلام
ہمین چاہیے کوشش اس کام مین | کہ باغ ارم پائین انعام مین
اطاعت کا حلقہ کرین ہم بگوش | ہمیشہ کرین جام الفت کا نوش
بہلا حب دنیا پہ نازان ہو کیا | تم ایسے ہزارون کو دی ہی دغا
محبت پہ اہل و دل کے میان | نہ بہولو رہ راستی کا نشان
خدایا سمجھہ دے تو ہمکو بہلی | کہ ہو جاسے یہ راز مخفی جلی
محبت رکہین دلمین اونکی سدا | تصدق کرین جان اور دل فدا
علیک الصلوٰۃ علیک السلام | حبیب خدا اے رسول انام

سبحان اللہ کیا مہر منیر سپہر جاہ و جلال و بدر پر تنویر فلک عز و اقبال نے مطلع بے زوال وافق لا یزال سے ساتھہ ہزارون کمال و جمال کے برج قدم سے ساحت حدوث پر نزول اقبال و صدور اجلال فرمایا کہ جسکے نور کرامت ظہور نے مشرق سے مغرب تک منور و مسرور اور زمین سے آسمان تک روشن و معمور کر دیا اور شجر و حجر اور جن و بشر دست بستہ مستعد صلوٰۃ

وسر گرم سلام مبارک انجام تجھے

اے شہ ہر دو سرا والا مقام — اپنے بندے خاص کا لیجیے سلام
مین سوا اسکے نہ کچھ اور کام — چاہیے مجھکو تو بس ہر دم سلام
رات دن صلی علی اور صبح و شام — بس غرض پہونچے مرا انکو سلام
آپکے در پر اگر پہونچے غلام — ہو حضوری مین مرا پھر تو سلام
آپ اگر چاہین تو اے خیر الانام — کون مشکل ہے حضوری مین سلام
آپ ہین محبوب رب خاص و عام — آپ کو کرتا ہے خود مالک سلام
اور فرشتے جن اور انسان تمام — آپکے در پر کرین جھک کر سلام
اے شفیع عاصیان اے ذوالکرام — آپکی امت بھی کرتی ہے سلام
اے صبا پہونچا دے تو ہی یہ پیام — بندۂ ناچیز کرتا ہے سلام
حافظا اب ختم کر پڑھکر سلام — کیونکہ ہے اب التجا کا یہ مقام

التجا بحضور لامع النور

اے طبیبِ حاذقِ قلبِ سقیم — چارہ ساز درد ہائے ہر الیم
ہر بشر ہے خود پرستی مین پھنسا — نفس امارہ ہے غالب پیشوا
درد مرض معصیت کا زور ہے — یا رسول اللہ مقام غور ہے
ہو عنایت اس مرض کی کچھ دوا — آپسے سائل ہے یہ مسکین گدا
اِهْدِنَا وَانْظُرْ اِلٰی حَالِ السَّقِیْمْ — هَبْ لَنَا وَاَعْطِ لَنَا قَلْبِ سَلِیْمْ
دشمنون کا ہر طرف سے زور ہے — حال دین کا اب دگرگون طور ہے
اپنے دین پاک کی لیجے خبر — ہو گئے اوراق دین بالکل بتر

اسکی پھر شیرازہ بندی کیجیے | دین دارون کو تسلی دیجیے
امت اے خیر الوری ناچار ہے | سیدی دیجیے دوا بیمار ہے
استجب ہذا دعا لے یا رسول | از طفیل آل و اصحاب و بتول
حافظا آخر تو کر اس پر کلام | دین اور امت کا کیجیے انتظام

مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات

حاجتین بر لا تو سبکی کبریا | از طفیل سید خیر الوریٰ
واسطے صدیقؓ اور فاروقؓ کے | وہ جو عاشق تھے تیرے معشوق کے
باحیا و حلم عثمانؓ غنی | باسخا و جود و اکرام علیؓ
کیا ہی رونق دین کو اونسے تو نے دی | خوب خدمت امر حق کی اونسے لی
دے وہی قوت ہمین اس آن مین | جان آجاوے تن بیجان مین
واسطے حسنینؑ کے ای کردگار | امر حق پر سب رہین ہم برقرار
از طفیل فاطمہؓ بنت رسول | کر دعا یا رب ہماری یہ قبول
دین و دنیا مین رہین ہم سرخ رو | روز افزون ہو ہمارے آبرو
از طفیل غوث اعظم ایخدا | دین و دنیا مین ہمارا کر بھلا
خاتمہ بالخیر کر سبکا کریم | نام ہے غفار تیرا اور رحیم

نزول رحمت خالق ہو لا تعد و لا تحصیٰ | بروح سید کونین و سرور دوسرا
مومنون با ہم پڑھو تم الصلوٰۃ والسلام | کیونکہ ہے بیان ذکر پاک حضرت خیر الانام

بی آمنہ فرماتی ہین کہ جب حضور رونق افروز ہوئے تو چار عورتین نیک نشان آسمان سے آئین اور وہ مثل عورات مکہ معظمہ کے نہ تہین مجھکو خوف معلوم ہوا

بیٹے اونسے دریافت کیا ایک اونمین سے بولی مین حوّا مادر بنی آدم ہون دوسری نے کہا مین سارا مادر اسحق ہون تیسری نے کہا مین ہاجرہ مادر اسمعیل ہون چوتھی نے کہا مین آسیہ بنت مزاحم ہون حوا کے پاس طبق سونیکا سارا کے پاس آفتابہ چاندیکا اوسمین پانی کوثر کا آسیہ کے پاس مندیل سبز بہشت کا ہاجرہ کے پاس عطر جنت کا اونہون نے آپکو نہلا دہلا لباس قدس پہنا عطر بہشتی لگا بی آمنہ کی گود مین دیا بی آمنہ فرماتی ہین کہ اوسوقت حضرت نے سجدہ کیا اور دعا مانگی کہ خالق میرے بخش میری امت کو میرے واسطے خداوند کریم نے فرمایا بخشا مینے تیری امت کو بسبب ہمت عالی تیری کے اور فرمایا حق جل و علی نے کہ اے ملائکہ گواہ رہو تم کہ حبیب میرا نہ بھولا اپنی امت کو وقت ولادت کے پھر کیونکر فراموش کریگا اونکو دن قیامت کے ای امتیان احمدؐ ہی مقام ادا ے شکر ہے کیا درجہ قبولیت پایا تمنے ٥

اے مہ لقا نور خدا ای رہنما صل علے	ہو جان و دل تمپر فدا ای دلربا صل علے
شمس الضحےٰ بدر الدجیٰ نور الہدیٰ صل علے	ابر سخا مہر وفا چرخ دنےٰ صل علے
کیسا نبی ہمکو ملا مقسوم مین تیری فدا	جسکو خدا نے خود کہا ای مجتبےٰ صل علی
حاجت روا مشکلکشا تھی ڈھونڈتی ہم جابجا	حقنے دیا تمکو بتا اے مصطفےٰ صل علی
جسنے سنا تیرا کہا اوسکا کہا حق نے سنا	منظور ہے تیری رضا رب کو سدا صل علے
اے شافع درماندگان ای چارہ بیچارگان	ای دستگیر بیکسان ای مقتدیٰ صل علی
جاتی رہی سب بیکلی غم کی بلا سر سے ٹلے	جب سے خبر تیری ملی خیر الوریٰ صل علے
دارین کے مختار ہو کونین کے سردار ہو	تم سید ابرار ہو ای پیشوا صل علے

امت پہ کیا انعام ہی ہر ایک نیک انجام ہی	دو جگ مین ثنا نام ہی صدر وجا صل علے
حق نے کیا تجھکو پسند بس شان ہی تیری بلند	مین کیا کہون ای ارجمند تیری ثنا صل علے
جسکی صفت خالق کرے اوسکی ثنا کب ہو سکے	حافظ لکہے تو کیا لکہے اسکے سوا صل علے
نزول رحمت خالق ہوا تعدولا تحصے	بروح سید کونین سرور دوسرا
مومنون باہم پڑہو تم الصلوٰۃ والسلام	کیونکہ ہر بار کرم پاک حضرت خیر الانام

نقل ہے کہ عبدالمطلب آپکو خانہ کعبہ مین لے گئے اور شکر الٰہی بجالائے اور چند اشعار آپکی مدح مین پڑہے پھر وہانسے لاکر بی آمنہ صاحبہ کے آغوش مبارک مین دیا تین ۳ یا ساتھہ روز بی آمنہ نے آپکو دودہ پلایا پھر بی ثوبیہ چند روز اس نعمت سی مشرف ہین پھر حلیمہ سعدیہ نے بمشیت ایزدی یہ دولت پائی اون ایام مین قوم بنی سعد بسبب قحط سالی کے سخت تکلیف مین مبتلا تھے آپکے قدوم میمنت لزوم کی برکت سی سب تکلیف اور پریشانی اونکی دور ہوئی حلیمہ کہتی ہین آپکے دست مبارک کی برکت سی میری بکریان اسقدر دودہ بکثرت دینے لگین کہ ایک روز کا دودہ چالیس روز کفایت کرتا اور ساتھہ بکریونکی ساتھہ سو ہوگئین اور اکثر محتاج و مساکین میرے دروازہ پر پڑے رہتے جب عمر شریف نو مہینے کی ہوئی بفصاحت تمام کلام فرماتے ایک روز حلیمہ سے حضور اقدس نے دریافت کیا کہ بھائی دن کو کہان رہتے ہین حلیمہ رضی نے عرض کیا کہ بکریان چرانیکو جاتے ہین امت نواز محبوب بے نیاز نے فرمایا کہ ہم بھی جایا کرینگے ہر چند حلیمہ نے عذر کیا مگر قبول نہ ہوا اکثر ہمراہ فرزندان حلیمہ کے صحرا کو تشریف لیجاتی جب عمر شریف چار برس کی ہوئی فرشتون نے سینہ مبارک چاک کیا اور دل قدسی

منزل سے ایک نقطۂ سیاہ نکال کر پھینکدیا اور کہا کہ یہ حصہ شیطان کا تھا ایدوست
خدا کے حلیمہ یہ حال سنکر نہایت خوف زدہ ہوئین اور ارادہ روانگی مکہ معظمہ کا
کیا جب آپکو ہمراہ لیکر قریب حرم محترم پہونچین وہان ایک آواز سنی کہ ای حلیمہ
مبارک ہو کہ آج آفتاب سپہر نبوت ماہتاب برج رسالت تجھین قدم رنجہ فرماتا ہے
حلیمہ حضرت کو حطیم مین بٹھا کر اوس آواز دینے والے کی تلاش مین گئین جب
واپس آئین تو آپکو حطیم مین نپایا ہر چند ایدہر اودہر دوڑین مگر آپکا سراغ نلگا
مجبور و مایوس ہوکر رونے لگین اور نہایت بیقرار ہونے لگین اونکی بیقراری
اور گریہ وزاری ایک پیر مرد نے دیکھکر کہا کہ اے حلیمہ چل تجھکو عزےٰ کے پاس
لیچلون وہ بڑا بت ہے اور غیب کی باتین بتاتا ہے القصہ وہ مرد ضعیف حلیمہ کو
اوس بت کے پاس لے گیا اور اوسکے آگے سجدہ کیا اور منت وزاری کرکے یہ کہنے لگا

سجدے مین جبین رکھ کے کہا پیر نے عزےٰ — ہے ملک عرب اور عجم پر تیرا قبضا
حاجت تو روا سبکی کرے اور تمنا — یہ دائی حلیمہ کی بھی امید تو بر لا

روتی ہے محمدؐ کے یہ گم ہونیسے معبود
دیدے تو عنایت سے اسی گوہر مقصود

سنتے ہی گرے نام محمد کا صنم سب — فریاد و فغان کرکے بہم کہنے لگے تب
یہ نام و نشان میٹے گا چھوڑیگا ہمین کب — کیون لیتا ہی وہ نام تو آکر کے یہان اب

کیا عقل کو اے پیر تیری آج ہوا ہے
کیون لینے کو عزے کی تو عزت کو کھڑا ہے

شکر کے ہوا پیر یہ تقریر کو ششدر — حیران ہوا وہ دیکھ کے اصنام کو مضطر

کہنے لگا وہ دل مین یہ ہے بات مقرر | تجھسے نہ ہون برباد جتنے ہین برابر

سنتے تھے کہ آویگا نبی صاحب توقیر
سو آیا بھلا ہوئے نکیون بگڑی کی تقدیر

بعد اوسکے کہا آپنے دائی سے اوسیدم | کچھ دل مین نکر اپنے حلیمہ تو ذرا غم
ملجائیگا وہ تجھکو ابھی نیر اعظم | اوسکا تو محافظ ہے خداوند دو عالم

کیونکر وہ گمے ہولونکو جو راہ بتادے
گمراہونکو وہ رستہ خود سیدھا چلاوے

جب عبد المطلب نے آپکے گم ہونیکی خبر سنی تو روتے ہوئے خانہ کعبہ مین گئے اور جناب
باری مین عرض کی کہ الہی بوسیلہ تیری محبوب کے تجھسے درخواست کرتا ہون
کہ وہ محبوب و مرغوب ملجاوے ندا آئی کہ اے عبد المطلب مایوس مت ہو خداوند
کریم اوسکا نگہبان ہے وہ گم نہوگا اور تجھکو ملیگا اور ایک روایت مین آیا ہے کہ
ابوجہل اوس درخت کے تلے کہ جہان آپ تشریف رکھتے تھے گیا آپکو وہان اکیلا
دیکھکر متحیر ہوا اور اپنے اونٹ پر پیچھے بٹھا لیا ہر چند ابوجہل نے چاہا کہ اونٹ چلے
مگر ایکقدم آگے نہ بڑہا مجبور ہوکر اپنے آگے سوار کیا جب اونٹ آگے چلا حیران
ہوکر آپکو عبد المطلب تک پہونچا کر کہنے لگا کہ مجھکو خوف ہے نہین معلوم تمہارا
فرزند میرے ساتھ کیا معاملہ کرے القصہ چھٹے برس والدہ ماجدہ حضور پرنور نے
منزل ابوا مین واپس آتے ہوئے مدینہ منورہ سے رحلت فرمائی اور والد ماجد
نے ہنوز اپنے گلشن دنیا کو مثمر برکات نفرمایا تہا یا دو برس چار مہینے کے تھے کہ
سرائے فانی کو ترک کرکے دار بقا آباد کیا پھر آپکی خدمتگذاری کی کفیل عبد المطلب

ہوئے ساتوین یا آٹھوین سال ولادت سے عبد المطلب نے قضا کی بہر دولت
جان نثاری و نعمت خدمتگذاری آپکی نصیب ابو طالب ہوئی اور حضرت
اسرافیل بحکم رب جلیل بقول حضرت مجد الدین فیروز آبادی ساتوین برس سے
گیارہوین سال تک آپکے ہمراہ رہے اور بارہوین برس سے جبرئیل آپکی حفاظت
ونگہبانی کیواسطے مقرر ہوئے پچیسوین ۲۵ سال حضرت خدیجۃ الکبریٰ سے آپنے نکاح
کیا اکتالیسواین برس ولادت سے آپ مشرف برسالت وممتاز بہ نبوت ہوئے
روایت ہے کہ آپنے حضرت صدیق اکبر سے فرمایا کہ حق تبارک و تعالیٰ نے مجھکو
نبی کیا آپنے عرض کیا کہ مین ایمان لایا عورات مین سب سے پہلے جناب خدیجۃ الکبریٰ
اور مردون مین سب سے پہلے جناب صدیق اکبر اور اطفال مین سب سے اول امیر المومنین
حضرت علی موالی مین سب سے پہلے حضرت زید بن حارث عبید مین سب سے اول حضرت
بلال مشرف باسلام ہوے رضی اللہ تعالیٰ عنہم چھٹے سال ہجرت سے حضرت امیر حمزہ
ایمان لائے اوسوقت اونتالیس ۳۹ مسلمان معہ حضرت امیر حمزہ کے تھے بعد اونکی
حضرت عمر رض مشرف باسلام ہوئے جناب رسالتمآب نے قبل اسلام حضرت
عمر کے اللہ تبارک و تعالیٰ سے دعا کی تھی کہ الٰہی عزت دے اسلام کو ساتھ عمر
یا ابو جہل کے خداوند کریم نے بحق حضرت عمر دعا آپکی قبول فرما کر دین محمدی کو
رونق و عزت دی اور اسلام روز بروز ترقی و رونق پاتا گیا اور اہالیان اسلام
جمیع اقوام پر غالب ہوئے آپکے زمانہ خلافت مین ایک ہزار شہر فتح ہوئے
اور قبضہ اہل اسلام مین آئے روایت ہے کہ قبل ہجرت بمقام مکہ معظمہ بارہوین
برس نبوت سے آپکو دولت معراج حاصل ہوئی داستان واجب الایقان

معراج شریف غزل

سارے عالم سے پیاری ہے دلا آجکی رات
اپنے پیاریکو بلاتا ہے خدا آجکی رات

نور تقدیس سے معمور ہین افلاک و زمین
ہی شب قدر سے رتبہ مین سوا آجکی رات

تہا چہپا پردہ وحدت مین جو راز بستہ
شافع روز جزا پردہ کہلا آجکی رات

سب کہڑے ہوکے بجا لائین رسوم تعظیم
ہی بلند دونون جہان مین ندا آجکی رات

فضل و اخلاق و کرم عز و شرافت حرمت
جو کہ دینا تہا او نہین حق نے دیا آجکی رات

منصب قرب الی اللہ وصال ذاتی
جو کسیکو نہ ملا تہا وہ ملا آج کی رات

مردے ہوجائین سبھی زندہ ملا اذنکو نجات
نفخہ صور سے آتی ہے صدا آج کی رات

ہوئی تاکید یہ مالک کو کہ دوزخ سی ابھی
کردے آزاد انہین کیونکہ ہی معراجکی رات

جشن احمد کی مچی دہوم فلک پر حافظ
شور ہر سو ہی بلند صل علی آج کی رات

ناقلان آثار و راویان اخبار نے اس بیان واجب الایقان کو اسطرح باحاطۂ تحریر مقید کیا ہے و روایات متعدد وبحیز تقریر لائے ہین اکثر کا یہ بیان ہی کہ بماہ ربیع الاول بارہوین برس نبوت سی دولت معراج حصول ہوئی بعض کا قول ہے کہ بمقام مکہ معظمہ ہجرت سی ایک برس پانچ مہینے پہلے وصول ہوئی اس حساب سی شوال کی گیارہ تاریخ ہوتی ہے ایک روایت مین ستائیسوین رجب کی مرقوم ہے اور اسی پر اکثر محدثین ثقہ کا اتفاق ہے اور تمام علماء اکمل و فضلاے افضل اسکو اختیار کرتے ہین اور کسی جا سترہوین رمضان المبارک بہی بارہوین برس نبوت سی مرقوم ہے اور اتفاق علماء نامدار و فضلاے باوقار کا اس قول پر ہی کہ شب دوشنبہ تہی اور کسی فرقہ اہل اسلام امت خیر الانام کا وقوع معراج شریف مین

اختلاف نہین منکر معراج کا فر ہے بوجہ انکار نص قرآنی وکتاب رحمانی کہ سُبْحَانَ
الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَی الَّذِیْ اور احادیث
صحیحہ مشہورہ متواترہ کہ جسکے تیس صحابی اجل واکمل مثل خلفاے راشدین وعشرہ
مبشرین کے راوی ہین وقوع واقعہ معراجمین وارد وصادر ہین اور عالمان
والاشان وفاضلان صادق البیان نے چند رموز واسرار تحریر فرماے ہین
اونمین سے چند رموز لکھتا ہون حق تعالے نے چاہا کہ جمیع اقسام وحی سے اپنے
محبوب مرغوب کو سرفراز فرماوے بواسطہ جبرئیل علیہ السلام آپ پر وحی نازل
ہوتی تھی اور افضل واعلی قسم وحی یہ ہے کہ بلا واسطہ ہو اسواسطے آپ کو
بحضور خود طلب کر کے بلا واسطہ جبرئیل نے باتین کین اور آیۂ آمن الرسول
الی آخرہ سورۃ تک خود تلقین کی سبحان اللہ کیا مرتبہ عنایت کیا رفر دوم جب نور
محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کہ مادہ جمیع کائنات واصول جملہ ممکنات
کا ہے تمام خلایق سے پہلے نور احدیت سے بنایا تو اوسکے واسطے تین مقام مقرر
فرماے اول مقام ہیبت دوم مقام لطف سوم مقام قربت ہزار سال مقام ہیبت مین
رکھا تا مودب ہو پھر ہزار برس مقام لطف مین رکھا تا منبسط ہو پھر ہزار
سال مقام قربت مین رکھا تا انس بجانب الی اللہ ہو جب اوس نور مطہر و
مقدس کو قالب انسانی عطا ہوا مشتاق مقام اصلی کا ہوا اور توجہ بے اختیار
اصل کی جانب کرنے لگا اسواسطے معراج ہوئی تا عروج پاکر ملحق باصل اور
مسرور بوصل ہو رفر سوم درمیان سبحان ملاء اعلی وکروبیان عالم بالا کے چار
لاکھ برس سے چند مسائل مین اختلاف تھا اور گفت وشنید آپسمین ہوتی تھی

مگر وہ مسائل طے نہین ہوتے تھے جب آپ نے قدوم میمنت لزوم سے فرش زمین کو ممتاز فرمایا تو فرشتون نے بجناب رب العزت بہزار منت التجا کر کے آپکو وہان بلوایا آپنے اونکا فیصلہ کر کے تسلی وتشفی کما ینبغی فرمائی رفع چہارم حق تعالی نے جب زمین و آسمان پیدا کیا تو اون مین باہم مناظرہ ہوا ہر ایک اپنی بڑائی کی دلیل بیان کر کے ایک دوسرے کو الزام دیتا تھا آسمان نے کہا مین رفعت رکھتا ہون وَالسَّمَاءَ رَفَعَهَا زمین نے کہا مین بسط رکھتی ہون وَ

جَعَلَ الْاَرْضَ بِسَاطًا

مسدس در مناظرہ آسمان وزمین

زمین و آسمان لڑتے تھے باہم
کہا سنکر زمین نے یہ اوسیدم
مین افضل ہون زمین سے اور زمین کم
کیا مجھکو خدا نے تجھسے اکرم
یہ سنکر آسمان بولا زمین سے
تجھے کیا فخر ہے مجھپر بتادے

کہا پھر آسمان نے شان وشوکت
مجھے حاصل ہے تجھسے بڑھکے رفعت
مین رکھتا ہون بڑی ہے میری عزت
بہر صورت ہے مجھکو تجھپہ سبقت
بھلا یہ رتبہ کب ہی خاک تیرا
مقابل ہوتی ہے کس منہہ سے بتلا

کہا سنکر زمین نے ساری گفتار
سراسر نیک ہین سب میری اطوار
مگر اے آسمان بیجا یہ تکرار
مین رکھتی بسط ہون اور پاک آثار
تو رفعت رکھے مین بھی بسط رکھون

نہین رتبہ ہے تیرا مجھسے افزون

کہا پھر آسمان نے سنکے تقریر
ہین کرتے جود سے سب مجھکو تعبیر

مین رکھتا جود کی ہون خود مین تاثیر
سخاوت مین ہوئی ہے میری تشہیر

کرم کی مجھمین بس اعلی صفت ہی
زمین تجھمین کہان یہ منقبت ہی

زمین نے پھر کہا یہ آسمان سے
تجھے قدرت یہ حاصل ہے کہانسے

نہ اپنا فخر کر اپنی زبان سے
بڑہاتا ہے جو خود کو سب جہانسے

مجھے تجھسے سوا ہے جود حاصل
جو مجھمین ہے وہ تجھمین کب ہی حاصل

کہا پھر آسمان نے مجھمین انوار
زمین بولی بھرے ہین مجھمین اسرار

ثوابت ہین کواکب اور سیار
کواکب تجھمین ہین تو مجھمین اشجار

گل و اشجار سے ہون مین بھی معمور
ہزارون رنگ کے مجھمین بھی ہین نور

کہا پھر آسمان نے ای زمین اب
بھلا رتبے کو میرے پہونچے تو کب

سناتا ہون فضیلت اپنی مین سب
مین راکب ہون تیرا اور تو ہی مرکب

لقب میرا فلک ہی سب مین مشہور
بنا ہے دیکھ مجھپہ بیت معمور

ملائک سب ہین مجھمین اور جنت
ہے حاصل لوح اور کرسیکی عظمت

ملی ہے عرش کی بھی مجھکو نعمت
بڑی ہے تجھسے میری بہت عزت

مین ہر اشیاء اقدس کا مکان ہون
اسی باعث سے مین فخر زمان ہون

بنا ہے مدرسہ ادریس کا بھی
ہے عزت دیکھہ حاصل مجھکو کیسی
سکونت مجھپہ عیسے نے بھی آ کی
بتا تو ہی یہ حرمت تجھکو کب دی

ہین جبرائیل و میکائیل مجھپر
ہاین اسرافیل و عزرائیل مجھپر

مقام سدرہ بھی حاصل ہے مجھکو
ملا ہے رتبہ عالی یہ کسکو
نہین مخفی یہ ہے معلوم سبکو
بھلا نسبت ہی کیا اے خاک تجھکو

حقیقت دیکھہ اپنی تو ذرا خاک
چہ نسبت خاک را با عالم پاک

سنی جب آسما سے رفعت و شان
رہی اس حال پر اپنے وہ گریان
ہوئی خاموش و غمگین اور پشیمان
بصد درد و الم اور آہ و افغان

زمین اندوہ مین رہتی تھی اسکے
دعا کرتی تھی ہر دم اپنی حق سے

خدایا آسمان کو تو نے عزت
ملے ذلت مجھے اور اوسکو حرمت
عنایت کر کے دی اور مجھکو ذلت
رولاتی ہے مجھے ہر دم یہ حسرت

الٰہی تو اگر چاہے بڑھا دے
فلک کا مرتبہ مجھسے گھٹا دے

ہوئی بیچار گی مقبول اوسکی
دعا نے اوسکے یہ تاثیر بخشی

زمین تیرا مراتب ہوگا عالی
رہیگی تو نہین عظمت سی خالی

شہ کونین تجھ مین ہونگے پیدا
بڑہیگا آسمان سے تیرا رتبا

ہوئے پیدا شہ ہر دو سرا جب
ملا یہ مرتبہ تجھکو ہلا کب
زمین بولی فلک سی لے تو اب
گھٹے رتبے ترے مجھسے فلک سب

تکبر تا نکر مجھپر اب تو افلاک
ہوئے ہین مجھمین پیدا شاہ لولاک

یہ سنکر آسمان با آہ و زاری
زمین سے ہے مجھے اب شرمساری
دعا کرنے لگا حق سے کہ باری
مٹے حرمت گھٹے توقیر ساری

مین اس غم سی سدا روتا رہونگا
اسی ماتم مین جان کھوتا رہونگا

ندا آئی نکر تو اشک باری
شب معراج کی اب ہے تیاری
ہوئی منظور رب کو تیری زاری
بلاؤن گا مین تجھپر ایک باری

قدم محبوب کا آویگا تجھپر
تجھے عزت ملیگی فکر مت کر

گئے جب آسمان پر پیر ہر دو
ہوا تھا آسمان جو حد سی مضطر
رسول پاک یعنے شاہ انور
ہوئی تسکین اوسکے دل کے اندر

شرف تا بخشین حضرت آسمانکو
گئے تھے اس لئے وہ لامکانکو

نزول رحمت خالق ہو لا تعد و لا تحصے	بروح سید کونین سرور دوسرا
مومنو باہم پڑھو تم الصلوۃ والسلام	کیونکہ ہے بیان ذکر پاک حضرت خیر الانام

نعمت معراج جو بوقت شب عنایت ہوئی اسمین یہ مصلحت تھی کہ صدیق و زندیق مین تمیز ہو جاوے اگر دنکو یہ معاملہ ہوتا تو سب یکلخت بیکو شک و شبہ نرہتا جناب صدیق اکبر نے واقعہ معراج سنکر صدقت کہا خطاب صدیق پایا عتبہ نے کذبت کہا وہ زندیق مشہور ہوا دوسری وجہ یہ ہے کہ دو آفتاب ایکوقت ایک آسمان پر طلوع نہین ہو سکتے جب آفتاب سپہر غروب ہو لیا تب مہر سپہر نبوت برج خلوت سے طلوع ہو کر فروغ بخش سپہر وحدت ہوا

نزول رحمت خالق ہو لا تعد و لا تحصی	بروح سید کونین سرور دوسرا
مومنون باہم پڑھو تم الصلوۃ والسلام	کیونکہ ہے یہان ذکر پاک حضرت خیر الانام

ماہران رموز معرفت و واقفان اسرار حقیقت نے روایت بصدق صداقت یون کی ہے کہ بارہوین تاریخ ربیع الاول شب دوشنبہ کو بخانہ امہانی بنت ابوطالب بعد فراغ نماز عشا سید الثقلین نبی الحرمین تہیہ خواب مین تھے کہ چشم مبارک راغب باستراحت و دل قدسی منزل مایل برب العزت و توجہ بمغفرت امت تھی کہ بارگاہ خداوند ذوالجلال و ایزد متعال سے حضرت جبرئیل کو یہ حکم پہونچا

مسدس

جب جبرئیل امین کو یہ ندا عرش سے آئی	کہ اے خادم درگاہ خداوند الٰہی
پر نور شب قدر سے جو رات بنائی	رتبہ مین ہے ہر لیل جو نا متناہی

وہ عز و کرامت کی بھی رات ہے جبرئیل

دی ہمنے سبھی ساتون مین اس رت آنکو تفضیل

دریائے تسنیم مین تو نہا کر لے صفائی
جلد دہن قدس کے ہو جسکی بنائی
جامہ وہ بدل جسمین ہو ہیرونکی جڑائی
ہو نور کا بخیہ تو تجلی کی سلائی

قدسی ہو لباس اور مرصع ہو تمامی
یاقوت و زمرد ہون لگے اوسمین گرامی

کر جلد بدن اوس سے تو آراستہ اپنا
لے باندھ کمر اپنی سے یاقوت کا پٹکہ
طاوس نگارین کی طرح ہو کے مصفا
اور سبز زمرد کا بھی لے ہاتھ مین کوڑا

رکھ فرق پہ اپنے تو ابھی تاج اطاعت
لینا ہی ہمین تجھسے کسی کام کی خدمت

تسبیح و ریاضت کا اوٹھا آج مصلا
خدمت کا جو ہوتا ہی تجھے حکم بجا لا
تہلیل و عبادت کی معافی ہی تجھے جا
روزینا جو قسام ہی کر اوسکو بھی آگا

پیمانہ ارزاق کو وہ ہاتھ سے دھر دی
اور قابض ارواح بھی بند قبض کو کر دی

پہونکے نہ کہو صور سرافیل بھی اسدم
فراش فلک نور کے جاروب سے باہم
دریا ہی خوشی کہول دی بند کر دی در غم
میدان فلک جہاڑ بچھا نور کی جاجم

آراستہ پیراستہ کر صحن فلک کو
تاکید تو جبریل یہ کر جملہ ملک کو

دوزخ کے بھی دروازے کرو جاکے ابھی بند
رضوان بھی کرے نور سے ہر نخل کو پیوند
مالک سے یہ کہدے کہ یہ ہے حکم خداوند
موزون ہون شجر اپنی جگہہ ہون نہ پراگند

ہر گلشن فردوس کو تو خوب سجادے
جو چیز ہو ناموزون اوسے موزون بنادے

دریا کبھی نہون جاری رہے بند ہوا بھی — حوران جنان عود کی سلگاوین انگیٹھی
تکلیف رہے گور سے موقوف سزا کی — آویگی سواری ابھی محبوب خدا کی

جا جنت فردوس کے تو ایک مکان مین
جسمین کہ براقون کی ہزارون ہین قطارین

لے ایک براق اونمین سے بہتر ہو جو سب سے — جا لیکے اوسے پاس محمدؐ کے ادب سے
اور کہنا یہ پیغام میرا شاہ عرب سے — ہی شوق ترے دید کا دل مین مرے کب سے

آیا ہون اسیواسطے مین مالک کونین
لایا ہون سواری کو بھی ای سرور دارین

جبریل امین حکم خداوندی سے فی الفور — جنت مین گئے دیکھا وہان ماجرا کچھ اور
کرتا ہی ہر اک عشق محمدؐ مین فغان شور — چاہتا ہی ہر اک یہ ہی کہ مین جاؤن کسیطور

ہر چند کہ ماتھے پہ لکھا نام نبی ہے
پر لینے جسے آیا ہون مین وہ تو نہین ہے

آگے جو بڑھا دیکھا براق اک وہان پر — غمگین و حزین روتا ہی سر اپنا جھکا کر
دریافت کیا اوس سے جو جبریل نے جاکر — رو کر کے لگا کہنے میرا حال ہے ابتر

لذت ہی نہ کھانے مین نہ پینے مین مزا ہی
جب سے کہ مینے نام محمدؐ کا سنا ہے

وہ دل پہ مرے عشق محمدؐ کا اثر ہے — رہتا ہون مین جنت مین مگر مجھکو سقر ہی

جبریل میرے درد کی کیا تجھکو خبر ہے
آنکھوں سے لہو جاری ہے اور ٹکڑے جگر ہے

خوننابۂ دل پیتا ہوں اور غم کی غذا ہے
یہ زندگی حق میں میرے اک کالی بلا ہے

مدت سے تمنا ہے کہ ہو یار کا دیدار
کشتۂ حیات اپنی ہو ورطے سے ابھی پار
قسمت جو کرے یاری تو ملجائے مجھے یار
بار غم اندوہ سے ہو جاؤں سبکسار

پھر مجھکو تو جبریل اسی غم نے کھلایا
جو درد نہ دیکھا تھا مجھے اوسنے دکھایا

وہ کون مصیبت ہے کہ جو مجھپہ نہ آئی
رو رو لہو آنکھوں سے تمام عمر گنوائی
ہر سو سے میرے سر پہ گھٹا غم کی ہے چھائی
آنکھوں سے مجھے دیتا نہیں اب تو دکھائی

یارب میری قسمت میں نہیں ہے جو زیارت
مرنا مجھے بہتر ہے ملے غم سے تو فرصت

اب رنج و محن مجھسے اوٹھایا نہیں جاتا
تقدیر کے لکھے کو مٹایا نہیں جاتا
ہر چند گھٹاتا ہوں گھٹایا نہیں جاتا
اس غم کو ہٹاتا ہوں ہٹایا نہیں جاتا

اے جان تیرے عشق نے کیا حال بنایا
جز یاد تیرے دل سے میرے سبکو بھلایا

اس زیست سے جبریل مجھے موت بھلی ہے
قسمت تو مجھے دیکھئے کیا خوب ملی ہے
بیکل ہوں میرے سینے میں اک آگ لگی ہے
کیا کاتب تقدیر نے فرقت ہی لکھی ہے

جنت تو مجھے رہنے کو خالق نے عطا کی
اس عشق کے آتش نے مگر نار بنا دی

غزل بزبان حال براق

مرتا ہون نہین فرقت مین مجھے جلوہ دکہا دو
اک جام مئے وصل کا لللہ پلا دو

ہین کام و زبان خشک تپ ہجر سے میری
تسکین کو میرے شربت دیدار پلا دو

مر جاؤنگا اک روز یونہین دیکہنا دلبر
لو جلد خبر میری مجھے آکے جلا دو

بس شعلے بھڑکتے ہین میرے سینے کے اندر
آب رخ پرنور سے اے شاہ بجہا دو

فرقت مین مرونگا کہ کبہی وصل بھی ہوگا
جو حال کہ ہونا ہے مجھے بھی تو سنا دو

یہ بار الم کو وہ ستم سر پہ رکہا ہے
الطاف و عنایت سے اسے آپ ہٹا دو

بیمار ہے فرقت مین یہ حافظ بھی تمہاری
ہوجاے شفا اسکو بھی کچہہ ایسی دوا دو

بیکس کی مصیبت کو تمہین جاکے سنا دو ﷲ
یا رستہ کوئے وصل کا تم مجھکو بتا دو

کچہہ بھی تو کرو دیکہو مصیبت سے چھڑا دو
اس حال مین ﷲ میری جلد خبر لو

احسان فراموش مین ہرگز نہ کرونگا
تا زندہ ہون مین آپکا ممنون رہونگا

جبرئیل نے سنکر کے کہا چل تو میرے ساتھ علیہ السلام
مطلوب کو پاویگا مقرر تو اسی رات

قسمت مین تیرے مجھکو نظر آتی ہے یہ بات
ہون تجہپہ سوار آج شہ ارض و سموات

قسمت نے تجھے آج یہ دولت ہے دکہائی
محبوب جو صورت تھی وہ پیش نظر آئی

ہمراہ اوسے لیکے ہوے حاضر دربار ﷺ
دیکہا کہ وہان خواب مین ہین سید ابرار

جا پاس کہڑے ہوکے کہا احمد مختار | میں لینے کو آیا ہوں تمہیں حق ہے طلبگار

دریائے کرم خالق اکبر کا رواں ہے
ہوویگا عیاں تم پہ جو اور و نہ نہاں ہے

الغرض حضرت جبرئیل علیہ السلام نے جو داغ عشق محمدی اوس براق کے دل پہ دیکہا تو اوسیکو ہمراہ لے آستانۂ نبوت کاشانہ پر حاضر ہوئے روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں بنجانہ ام ہانی شب دوشنبہ ماہ ربیع الاول میں نماز عشاء سے فارغ ہوکر جامہ خواب میں مشغول تہا بظاہر خفتہ و در باطن بیدار کہ آواز جبرئیل میرے کانوں میں پہونچی خواب گاہ سے جو اوٹہا میں تو جبرئیل کو کہڑا پایا کہا جبرئیل نے تحقیق اللہ تبارک و تعالیٰ نے سلام کہا ہے آپکو اور طلب فرمایا ہے اور میں آپکے لینے کیواسطے آیا ہوں تا لیجاؤں آپ کو رب العزت کی طرف اور اللہ جلشانہ مکرم فرمائیگا آپکو ایسی کرامات سے کہ نہ مکرم کیا اوسنے کسیکو پہلے آپسے اور نہ بعد آپکے کریگا بلکہ نہ سنا نہ خطرہ گذرا اوس مقام کا ہرگز کسی بشر کے دل میں طیار ہوجئے اور تشریف لیچلئے مسدس

المختصر اوٹہا میں جو جبرئیل سے سنا | کرکے وضو نماز دو رکعت ہی کی ادا
باہر جو آیا گہر سے تو جبرئیل نے اوڑہا | جہکو ردائے نوری ازجسم کہبریا

پہنائیں میرے پاؤں میں اوسنے زمردیں
نعلین اپنے ہاتہوں سے لایا تہا جو امیں

باندہا کمر سے ٹپکہ بہی یاقوت سرخ کا | اک تازیانہ سبز زمرد کا بہی دیا

تھے جسمین موتی چار سو چون بہرہ خوشنما | اطراف مین لگے ہوئے تابندہ جابجا

آئے وہانسے جانب بیت الحرام کے
ڈالا تھا ہاتھ ہاتھ مین خیر الانام کے

تازہ وضو پھر آپنے زمزم سے وان کیا | پھر طواف کعبہ جو ہے خانہ خدا
کر کے طواف کعبہ چلے وانسے پیشوا | تھے پھر حطیم قدس مین بیٹھے جناب جا

صدر منور آپکا شق پھر وہان کیا
تا ہوئے دل سے دور یہ اسباب ما سوا

طشت طلا مین حکمت و عرفان بھرا ہوا | لائے تھے اپنے ساتھ جو جبرئیل باصفا
قلب منور آپکا دھوا وسمین خوب سا | نور تجلیات سے معمور کر دیا

دل رکھکے اوسکی جا پہ دیا چاک کو ملا
درد و الم نہ آپ کو اوسمین ذرا ہوا

پھر آپکو وہ عزت و حرمت تمام سے | بطحا کی سمت لائے وہ بیت الحرام سے
دیکھے وہان ملایک والا مقام سے | آ گئے وہ جملہ پیش دعا و سلام سے

پھر آپنے بھی بندہ نوازی اونھونپہ کی
سبنے نوید آپکو حق کی رضا کی دی

پھر وہان ایک مرکب دیکھا مینے کہ نام اوسکا براق تھا و باوصاف گوناگون موصوف تھا مسدس

در صفت براق

بنین شاخین طوبے کی یکسر قلم | ہون قرطاس ارض و فلک ادرارم
سیاہی بنین سارے عالم کے یم | لکھین جن و انسان ملایک بھم

صفت اوسکی جائے نہ ہرگز لکھی
کرے جستجو گرچہ عالم سبھی

مرصع جواہر سے درج دہن
وہ اس حسن وخوبی سے آیا تھا بن

مکلل یواقیت سے سب بدن
تھا الماس وگوہر سے پوشیدہ تن

فرشتہ خصایل تھا انسان رو
مبارک لقا اور فرخندہ خو

سم اوسکے صفائی مین رشک قمر
چلے اک قدم اپنی جا سے اگر

سپیدی مین مثل بیاض سحر
کہ جا پہونچے فوراً بحد نظر

نہ رفتار کو اوسکے پہونچے صبا
نہ برق اوسکی سرعت کو پاوے ذرا

بتمین بہشتی فریب کمر
معطر ز عطر گل تازہ تر

بتاج جواہر مزین بسر
معنبر ز مشک عدن سربسر

پھریری اگر لیتا وہ بے نظیر
تو جھڑتا تھا مشک اور عنبر عبیر

تھی آنکھ اوسکی جون گوہر شب چراغ
صبا دیکھ تیزی کو کھاتی تھی داغ

بدن اوسکا گویا تھا جنت کا باغ
اگر برق ڈھونڈے نپاوے سراغ

نہ تھا اوسپہ ہرگز کسیکو فروغ
نہین قول اپنا یہ ہرگز دروغ

تھا یاقوت احمر کا سینہ تمام
زمرد کے پا اوسکے سچے لاکلام

شکم حوض کوثر کا گویا تھا جام　　بغل صاف یہ جون چشمۂ فیض عام

دم اوسکی تھی جنت کے مرجانکی
رکابین تھین یاقوت رمّان کی

نہ قد اوسکا کوتہ نہ حد سے طویل　　توسط کے درجہ مین بیحد شکیل
نہ فربہ نہ لاغر نہایت جمیل　　خدا نے بنایا اوسے بیعدیل

جڑا او جو اُدھر سے دو پر لگے
جو کھولے تو مشرق سے مغرب ڈھکے

اوسے خوبی خالق نے وہ کی عطا　　نہ اورون کو یہ وصف ہرگز ملا
وہ افراد مین اپنے بے مثل تھا　　جبین منور یہ تھا یہ لکھا

نہین کوئی معبود حق کے سوا
محمدؐ ہین برحق رسول خدا

نکیون وصف اوسکو یہ ہووے عطا　　کہ مرکب تھا وہ حق کے محبوب کا
وہ عالم مین راکب بھی یکتا ہوا　　تو بے مثل مرکب نہو کیون بھلا

زہے فخر حافظ عجب خوش نصیب
کہ اسوار ہوا اوس پہ حق کا حبیب

محدثین صداقت آئین نے لکھا ہے کہ جسوقت حضور اقدس اوسپر سوار ہوئے جبرئیل نے رکاب تھامی میکائیل نے باگ پکڑی اور عرض کیا یارسول اللہ مشتاقان ملاء اعلی اور مقربان عالم بالا انتظار قدوم سعادت لزوم مین صف بصف استادہ ہین اور ایک روایت مین آیا ہے کہ جب نظر رحمت اثر آپکی براق پر پڑی

تو غمگین ہوکر سرنگون ہوئے خطاب بارگاہ وہاب سی صادر ہوا کہ جبرئیل سبب تامل وباعث تعلل کیا ہے

نظم

جو دیکھا براق آپنے وان کھڑا — تو امت کا غم دل مین پیدا ہوا

خطاب آیا اوسدم یہ جبرئیل کو — کہ محبوب سے میرے یہ پوچھہ تو

یہہ رنج والم آپکو کیون ہوا — سبب اسکا کیا ہے حبیب خدا

یہ سنکر کے فرمایا پھر آپنے — کہ امت ضعیفہ کا غم مجھکو ہے

وہ نکلینگے قبرون سے روز قیام — برہنہ تن و گرسنہ تشنہ کام

رکھا سر پہ ہوا اونکے بار گناہ — مصیبت زدہ اور حالت تباہ

قیامت کے میدان مین ہوپھر گذر — کہ دہشت سے ہے جسکے پانی جگر

مصیبت کے مارے چلین وانسے پھر — سوے پل صراط اور نار سقر

وہ ہے مو سے باریک اور تیز تر — گذرنا ہو اوس سے بحکم قدر

یہ امت ہی میری بہت ناتوان — اوٹھے اونسے کیونکر یہ بار گران

خیال اونکی بیچارگی پر مجھے — جو آیا تو دل پر میرے رنج ہے

مجھے آج عزت خدا نے یہ دی — براق جنان کی سواری ملی

فرشتے مقرب جلو مین تمام — چلین میرے آگے وہ کرتے سلام

ملایک الوالعزم افلاک پر — وہ ہین میرے آنیکے سب منتظر

مقام تقرب بھی مجھکو عطا — براہ خداوندی اوس نے کیا

مجھے عز و توقیر یہ کی عطا — اور امت کی حالت ہو ایسی تبا

سبب رنج اسکا بھلا کیون نہو — یہ انصاف جبرئیل تم ہی کرو

ہوا حکم نازل یہ رب جلیل | نکر رنج اس کا تو میرے خلیل
جنہون نے صداقت سے کلمہ پڑھا | نبوت کا تیری جو قایل ہوا
ترے حکم جسنے کئے سب قبول | تجھے دل سے سمجھا خدا کا رسول
محبت مین تیری رہا جو سدا | بموجب تیرے حکم کے جو چلا
مین بہیجونکا قبر و نیہ اونکے براق | ندونگا مین اونکو یہ تکلیف شاق
نہو روز محشر بھی اونکو عذاب | بدولت تمہارے رسالت مآب
گذارون مین آسانی سے اونکو پہر | نہو خطرہ پل کا نہ خوف سقر
بشارت یہ سنکر شفیع الورےٰ | ہوئے مطمئن شکر مالک کیا

غزل

الٰہی تیرا شکر کب ہو ادا | نبی کیسا غمخوار ہمکو دیا
نہ بہولے کسی حال مین ہمکو آپ | ہوا ون پہ دل و جان ہمارا فدا
بوقت تولد کیا ہمکو یاد | اور اوسدم کہ چھوڑا یہ دار فنا
سدا امتی امتی آپکی | زبان مبارک پہ جاری رہا
ابد ہر ہمکو بتلاتے راہ نجات | سفارش اودہر کرتے حقسے سدا
کیا ساتھہ امت کے جو آپنے | نہ ہرگز وہ ماباپ نے بھی کیا
کیا ترک آرام و راحت تمام | نجات امم تہا ہو پیش خدا
نبی نے کیا ہمسے سب کچھہ سلوک | مگر ہمنے اوسکو دیا سب بہلا
رکہا حکم پر آپکے کچھہ نہ دہیان | کیا ہاے افسوس ہمنے یہ کیا
رہ راستی کو دیا ہمنے چھوڑ | جو رستہ برا تہا وہ ہمنے لیا

خداوند عالم توفیق دے
سبھونکو یہ کرتا ہے حافظ دعا

نزول رحمت خالق ہو لا تعد ولا تحصے
بروح سید کونین سرور دوسرا
مومنوں باہم پڑھو تم الصلوٰۃ والسلام
کیونکہ ہے بیان ذکر پاک حضرت خیر الانام

روایت ہے کہ اسّی ہزار فرشتے براق کی داہنی طرف اور اسّی ہزار بائین جانب مشعلین نور عرش کی روشن کئے ہوئے حضور جناب رسالت مآب بین مؤدب کھڑے تھے اونکے نور ولمعات سے عرصۂ بطحا ایسا منور روشن تھا کہ چراغ مہر وماہ وشمع نجوم سما بیفروغ تھا اوسی حالت مین فرمان خالق دو جہان جاری ہوا کہ اے جبرئیل ہزار پردون مین نور ہمارے حبیب کا مخفی ہی اون پردونسے ایک پردہ اوٹھادے جبرئیل نے بموجب حکم کے ایک پردہ اوٹھا دیا تمام شعلہاے نور عرش پر نور حضور غالب آیا القصہ جب آپ سوار ہوئے تو آپنے باگ براق کی کھینچی جبرئیل امین نے عرض کیا کہ باگ چھوڑ دیجیے یہ حکم کیا گیا ہے پہونچانے پر مقام مقصود کے آپنے باگ چھوڑ دی وہ روان ہوا حضرت جبرئیل نے آپکو وصیت کی کہ یا رسول اللہ اگر راہ مین کچھ آواز آوی تو التفات نفرمائیگا اور اگر کوئی پکارے جواب نہ دیجیگا اور مین آپکو بیت المقدس مین ملونگا حضرت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم فرماتے ہین کہ جب کسیقدر راہ طے کی مینے تو داہنے جانب سے آواز ایک آدمی کی سنی مینے کہ کہتا ہے یَا مُحَمَّدُ لَا تَعْجَلْ فَاِنَّكَ اَخْطَأْتَ الطَّرِیْقَ یعنے اے محمد جلدی مت کر کیونکہ راہ ثواب چھوڑ کر خطا کے راستے پر جاتا ہی تو چونکہ وصیت جبرئیل کی مجھکو یاد تھی

اوسکی طرف مینے التفات بالکل نہین کیا پہر بائین جانب سے ندا آئی اوسکا بھی جواب
مینے نہین دیا پھر سامنے اور پیچھے سے کسینے پکارا مینے کچھہ خیال نہین کیا اور کسیکی
باتکا جواب دیا پہر ایک عورت خوب زیور سے آراستہ اگر براق کے آگے کہڑی ہوئی
اور کہنے لگی کہ ایک ساعت توقف کیجئے کہ آپ سے مجھے کچھہ عرض کرنا ہے مینے اوسکی
طرف بھی نہین دیکھا اور براق کو جھکاکر آگے نکل گیا جبرئیل سے پوچھا مینے یہ کون تھے
جبرئیل نے کہا کہ اول پکارنے والا یہود تہا اگر اوسکی بات کا جواب دیتے تو امت آپکی
بعد آپکے یہودی ہوجاتی اور دوسرا بلانے والا انصاری تہا اور اوسکا کہا آپ سنتے
تو امت آپکی نصاری ہوجاتی اگر تیسرے پکارنے والے کی طرف التفات فرماتے تو
امت آپکی مشرک ہوجاتی چوتھے پکارنے والیکی باتکا اگر آپ جواب دیتے تو امت
آپکی گبر و آتش پرست ہوجاتی اور عورت دنیا تھی اگر اوسپر نگاہ کرتے تو امت آپکی
حرص و ہوا مین مبتلا ہوکر آخرت کو بھول جاتی سمجھنا چاہیئے کہ مصلحت اسمین
یہ ہے کہ جناب سرور کائنات خلاصہ موجودات کو خیال و اندیشہ اسبات کا تہا
کہ مبادا امت میری بعد میرے دین اسلام کو ترک کرے یا اسلام پر قائم رہے یا نہ
رہے سو اللہ تبارک وتعالی نے آپکی تسلی و تشفی کردی کہ امت تمہاری دین اسلام
پر قائم و ثابت قدم رہیگے چنانچہ کلام اللہ مین فرمایا ہے یُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ پہر فرمایا آپنے کہ ایک پتہر بہت بڑا دیکھا مینے اور اوس مین ایک سوراخ
تہا اوس سے پانی نکلتا تہا اور پہر اوسمین جا نہین سکتا تہا جبرئیل سے دریافت کیا
مینے تو اوسنے کہا کہ یہ پتہر مثل دہن کے ہے اور سوراخ مانند زبان کے اور پانی بمنزل
بات کے یہ بہید آپکی تعلیم کے واسطے دکہایا گیا اور حکمت اسمین یہ ہے کہ جو بات منہہ

سے نکلتی ہے وہ پہر لوٹ کر منہہ مین نہین آسکتی جیسی پانی سوراخ پتہر سے نکل کے پہر سوراخ مین نہین جا سکتا
اور دور دور بہتا چلا جاتا ہے اسیطرح جو بات منہہ سے نکلتی ہے دور دور مشہور ہو جاتی ہے اسواسطے بہت
ہوشیاری اور دانائی سے بات کرنا چاہیے تا پشیمانی اور ندامت نہو۔ پہر فرمایا آپنے کہ دو پیالے پر دارید کے
سرپوش سے ڈہکے ہوے مجہکو دئے گئے ایک مین دودہ دوسرے مین شراب تہی مینے دودہ اختیار کیا اور
شراب کو چہوڑ دیا جبریل نے کہا بہت خوب کیا آپنے شراب ترک کی اور شیر اختیار کیا اور اسمین حکمت یہہ ہے
کہ شراب آپکی امت پر حرام کی گئی اور راہ مستقیم دیگئی اور ایسی چیز قبول کی آپنے کہ جسمین غذا اور پانی دونون
مین ہیٔ یعنے بہوکہا ہے تو پیٹ بہر جاوے اور پیاسا ہے تو پیاس بجہہ جاوے بعد پہر دو جام ایک پانیکا دوسرا شہد
کا مجہکو مرحمت کئے گئے مینے دونون پی لئے جبریل نے کہا کہ نہایت بہتر کیا شہد سبب بقاے امت ہے تا قیامت
اور پانی سبب شست وشوے عملہاے بد اُمت یعنی امت آپکی قیامت تک قایم رہیگی اور جو اونسے گناہ
ہوگا اگر توبہ کرینگے معاف کرکے عوض اوسکی نیکی پاوینگے پہر فرمایا آپنے کہ آگے چلا مین تو ایک شخص نظر آیا کہ اتنا
لکڑیون کا اوسنے اسقدر جمع کیا تہا کہ اوٹہا نہین سکتا تہا اور لالا کر اوسپر دہرتا جاتا تہا حضرت جبریل نے
کہا کہ یہ آدمی حریص ہے جسقدر مال بڑہتا جاتا ہے اوسیقدر حرص بڑہتی جاتی ہے اور رکہا نہین سکتا جب
مریگا یہ چہوڑ جاویگا اور حسرت مال کی ہمراہ لیجاویگا اور قیامت تک عذاب مین مبتلا رہیگا۔

مسدس در مذمت حرص

نہو حرص مین آدمی مبتلا | کہ ہین فعل مذموم حرص و ہوا
خداوند عالم ہو اوس سے خفا | ہو امت سے حضرت کے بہی وہ جدا
معاذ دو عالم سے محروم ہے | نہایت وہ بدبخت اور شوم ہے

رہے خوار دایم حریص پلید | اوٹہاتا رہے سر پہ محنت شدید
رکہے مال و دولت اگرچہ مزید | مگر فیض سے اوسکے رہوے بعید

خیال اوسکے دل مین گیا ہی یہ جسم | کہ گر خرچ مین لاؤن ہوجاوے کم
نہ آرام دنیا مین اوس کو ملے | خدا اوسکو محشر مین رسوا کرے
فرہ بخل کا قیصر مین جا چکھے | یہ تینون جگہہ وہ مصیبت سہی
سنا کیا نہین ہے یہ تمنے کبھی | طمع را سہ حرف ست وہر سہ تہی

پہر اور ایک شخص کو دیکھا کہ کوئین مین ڈول ڈالتا ہی اور خالی نکالتا ہی حضرت جبریل نے کہا یہ وہ شخص ہے کہ عبادت اور خیر وخیرات دکھانی اور نام کے واسطے کرتا ہی اگر خدا کیواسطے کرتا تو آج اجر و نیکی پاتا داخل بہشت ہوتا دکھانیکی واسطے کیا تہا یہان کیا پایا

مثنوی

بندگی کر تو خدا کے واسطے | تا تجھے وان اجرا اور نیکی سلے
کار حق بندون کے دکھلانیکو کر | جو کرے گیا ہاتھہ آوے وان ثمر
جسکے دکھلانے کو کی ہے بندگی | جا اوسی سے مانگ اجرت کام کی
گر خدا کے واسطے کرتا تو کام | دیتا مالک تجھکو اوسکا انتقام
تو نے محنت اپنی سب برباد کی | فہم ناقص سے یہ سب آفات لی
جو کیا برباد سارا ہوگیا | جو چلے تجھے ساتہہ لے وہ کھو گیا
جو کہ طاعت رب کی ہی رب کو دکھا | تا کرے مالک صلہ تجھکو عطا

پہر فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب مین مسجد اقصی مین پہونچا تو دیکھا مینے فرشتون کو کہ میرے استقبال کیواسطے آسمان سے اوترتے ہین اور مجھکو اللہ تبارک وتعالی کیطرف سے بشارت کرامت کی دیتے ہین اور اس عبارت سے مجھکو فرشتون نے سلام کیا اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَوَّلُ یَا اٰخِرُ یعنی کہا یہ کسطرحکا سلام ہے اور کیا اشارہ ہی اونہون نے کہا اَوَّلُ شَافِعٍ وَّمُشَفَّعٍ وَاَنَّكَ اٰخِرُ الْاَنْبِیَاءِ وَاِنَّ الْحَشْرَ بِكَ وَبِاُمَّتِكَ یعنی تم اول شفاعت کرنیوالے ہو اور شفاعت قبول کیگئی ہو اور آپ آخر الانبیا ہین ظہور مین اور حشر خلایق بروز قیامت تیرے قدم مبارک آپکا اور آپکی امت کی ہوگا پہر مجھے جبریل نے براق سے اوتارا اور فنای مسجد مین جہان

مرکب اور انبیا کا مقام تھا میرے براق کو وہان بہشت کی ریشمی ڈوریسی باندہا پہر مسجد اقصی مین داخل ہوئے وہان جماعت انبیا و رسل نے کہ میرے استقبال کے واسطے تشریف لائے تھے مراسم تحیات وسلام ادا کین یہان دو روایت ہین ایک یہ کہ فرمایا آپنے کہ اللہ جل جلالہ نے میری ملاقات کے واسطے اونکو زندہ کیا تھا دوسرے یہ کہ ارواح کو اونکی وہان جمع کیا تھا مینے جبرئیل سے دریافت کیا کہ یہ کون ہین جبرئیل نے کہا کہ یہ انبیا ہین تمہارے بہائی تَقَدَّمْ وَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ بِاِخْوَانِكَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ یعنی امام ہوجئے آپ اور دو رکعت نماز ادا کیجئے تاکہ سب بہائی پیغمبر تمہاری اقتدا کرین مینے نماز پڑہائی اور سب ملایک اور انبیا نے میری اقتدا کی جب نماز سی فارغ ہوا ہین سب انبیا نے حمد الٰہی بیان کی اور جو جو نعمتین خداوند کریم نے اونکو عطا کی تہین اونہون نے ظاہر کین اور پہر مینے بھی حمد الٰہی مع عطیات تتناہی کہ مخصوص تھین میرے ساتھہ بیان کین سب انبیا علیہم السلام نے فرمایا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم حق سبحانہ وتعالے نے جو بزرگی اور عظمت آجکی رات آپکو مرحمت کی ہے اولین وآخرین سے کسیکو نہین دی ہے اور نہ دیگا ضرور حتی الامکان تخفیف وآسانی امت کیواسطے سوال کرنا۔

نزول رحمت خالق ہولا تعد ولا تحصی	بروح سید کونین سرور دوسرا
سو منون باہم پڑہو تم الصلوٰۃ والسلام	کیونکہ ہے یان ذکر پاک حضرت خیر الانام

راویان راست گفتار وناقلان صداقت شعار نے لکھا ہی کہ فرمایا آپنے کہ بعد فراغ محامد الٰہی کے جبرئیل میرا ہاتھہ پکڑکے حجر بیت المقدس پہ لیگئے وہان دیکہا مینے حجر سے آسمان تک ایک سیڑہی ہی کہ ایک سرا اوسکا یاقوت سرخ کا اور دوسرا زمرد سبز کا ایک پایہ

چاندی کا اور دوسرا سونیکا تمام جواہر بے بہا سے جڑا ہوا اور دو پر سبز زمرد کے اوسمین لگے ہوئے نہایت بڑے اور وسیع اگر ایک پر بچھاوے تمام زمین ڈھکجاوے اسیکو معراج کہتے ہین اور اوس معراج یعنے سیڑہی کے پچاس مقام تھے ہر مقام ستر ستر ہزار برس کی راہ تہا اور ہر مقام پر ایک فرشتہ مقرب معین تہا اور ہر فرشتے مقرب معین کے تابع پچاس پچاس ہزار فرشتے تھے وہ سب آپس مین ایک دوسرے کو بشارت میرے آنے کی دیتے تہے اور میری طرف اشارہ کرتے تہے اور اوس معراج پر مین براق پر سوار ہوکر چلا ایک پلک مارینمین آسمان اول پر پہونچا مین

احوال آسمان اول

نام اوسکا باب الحفظہ دروازہ اوسکا یاقوت سرخ کا تہا مروارید کا قفل لگا تہا اسمعیل نام فرشتہ اوسکا دربان اوسنے آواز جبریل سنکر دریافت کیا کہ کون ہے آمین خدانے کہا مین ہون جبریل اور ہمراہ میرے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہین اوسنے دروازہ کہولدیا اور کہا مرحبا مرحبا خوش آمدید اور ایک روایت مین ہے کہ آسمان کا نام رفیعہ ہے سبز مرد کا بنا ہے وہان فرشتے برابر صف باندہے کہڑے ہین اور یہ تسبیح پڑہتے ہین سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوحِ آپ فرماتے ہین کہ جبریل سے دریافت کیا مینے کہ عبادت انکی یہی ہے جبریل نے عرض کیا کہ جب سے یہ پیدا ہوئے ہین اسیطرح کھڑے ہین اور تا قیامت ایسیہی قیام مین رہینگے آپ رب العزت سے دعا کرین کہ آپکی امت کو یہ عبادت نصیب ہو آپ نے دعا کی خداوندکریم

نے دعا آپکی قبول کی اور نماز پنجگانہ مین قیام فرض کیا۔ ہمین مناسب ہے
کہ قیام نماز بہت درستی اور راستی کے ساتھہ ادا کرین تا درجہ قبولیت حاصل ہو پہر
آپ فرماتے ہین کہ آسمان اول پر چند جماعت مجھکو دکہائی گئین اونکی کیفیت یہ
تھی

نظم

گئے آسمان پر جو خیر الانام — علیہ الصلوٰة علیہ السلام
مشرف کیا جبکہ افلاک کو — تو دیکھا وہان شاد وغمناک کو
جماعت وہان دیکھی ایک خوشخصال — نہایت فرحناک وخندہ حال
بدولت عمل نیک کے وہ تمام — معزز وممتاز ذوالاحترام
وہ کرتے تھے وان کشتکاریکا کام — وہ مصروف تھے اوسمین ہر صبح وشام
خدانے وہ برکات اوسمین رکھین — کہ اک دانہ مین ساتھہ بالین لگین
تھے ہر بال مین سو سو دانے لگے — اور بوتے ہی فوراً وہ پیدا ہوئے
لگی دیر اوسمین نہ اک آن کی — یہ قدرت ہے اوسکی عجب شان کی
کہا پھر یہ حضرت نے جبرئیل سے — جماعت یہ کسکی ہے اور کون ہے
کہا اوسنے اسے سرور کائنات — یہ دنیا مین جب تک رہے نیک ذات
سدا مال اپنا براہ خدا — محبت سے کرتے رہے یہ فدا
جو تھے فعل بہتر وکار ثواب — اونہین مین یہ دیتے تھے اسے مستطاب
کیا خرچ راہ خدا مین جو مال — تو حق نے دیا آج اون کو کمال
جو راہ خدا مین کرے خرچ مال — خدا اوسکو وان دیوے عز وجلال
کلام خدا مین بھی آیا ہے ستیے — سنا گر نہین ہے تو سن مجھسے لے

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

تو سمجھا خدا نے جو دی یہ مثال
براہِ خدا یعنے دے جو کہ ایک
جو چاہے تو اوسکو بھی دوگنا کرے

غرض اس سے کیا اور کیونکر یہ چال
ملین ساتھ سو ہر تبے اوسکو نیک
رہِ فضل اوسکے کہان بند ہے

بیان خبر لیے کا ہلان نماز

جماعت وہان دیکھی پھر ایک اور
فرشتے کچلتے تھے پتھر سے سر
کچلتے چلے جاتے تھے ہر گھڑی
کیا جبکہ سرور نے اونسے سوال
نماز و نکے وقتون کو جو ہین جواز
علاوہ ازین یہ رکوع و سجود
کیا تھا اونھون نی بطرز خراب
نماز جمعہ اور جماعت مین سب
عتاب الٰہی مین ہین مبتلا
بھلا جو کہ پڑھتے تھے وقت تنگ کر
جو پڑھتے نہین اونکا کیا ہوگا حال

عذاب والم سے وہ کرتے تھے شور
وہ حالت یہ اصلی کے آتا تھا پھر
سرون پر تھی اونکے مصیبت پڑی
کہا پھر ابین خدا نے یہ حال
اونھین تنگ کرکے یہ پڑھتے نماز
تشہد و جلسہ قیام و قعود
سو بدلے مین اوسکے یہ پایا عذاب
یہ کرتے تھے سستی سو اوسکے سبب
کبھی اس سے ہونگے نہ ہر گز رہا
سنین تمنے شامت کی اونکی خبر
پڑی سب سے زیادہ اونھون پہ بلا

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلٰوتِهِمْ سَاهُوْنَ

بیان شامت نادہندگان زکوۃ

پھر ایک قوم دیکھی نہایت ذلیل
لے خون اور پیپ کھانیکو وان
ہکاتا ہے جیسے کوئی جانور
ایمین خدانے کہا اونکا حال
مکر ایک جبہ انہون نے ادا
ہوا حکم پہ کچھہ نہ اونکو خیال
مرین پیاس سے پڑے کب سبیل
ہکاوین فرشتے توجاوین وان
ہکالین اونہین سوی نار سقر
زکوۃ اپنہ واجب تہی رکھتے تھے مال
سمجھکر کے واجب نہ کا ہے کیا
ہوا مال آخر وہ جی کا وبال

وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ

بیان خرابی شرابخواران

جو دیکھا وہان ایک جماعت کھڑی
ہے آنکھہ اونکی نیلی و منہہ ہی سیاہ
گیا ہونٹ اونکا سر سی گند
لے اونکے کھانیکو پیپ ور لہو
تھی آواز اون کی مثال حمار
ہے اونپر نہایت مصیبت پڑی
نہایت خرابی سی حالت تباہ
پڑا ہونٹ نیچے کا زیر کمر
لگی بھوک اونکو جو مانگین کبھو
نہایت بری اور بہت ناگوار

جو پوچھا تو بولے امین خدا
خرابی ہے انکی کہ حکم خدا
نکہین یہ امت تمہاری جناب
شرابی ہین یہ لوگ اے رہنما
تماناا نہون نے تو پائی سزا
معذب ہوئے ہین بوجہ شراب

اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ

بیان خبر گواہان کاذب

گروہ اور دیکھا بحال خراب
زبان کہینچکر سر سے دی تھی نکال
ہوا منہہ بھی سوّر کا اونکا تمام
تلے اور اوپر سے اونپر عذاب
یہ فرمایا جبریل نے اوس گہڑی
گواہی یہ دیتے تھے جھوٹی بنا
خدا رکھے محفوظ اسبات سے
مصیبت کی اون کی نہ پوچھو حساب
عذاب والم سے زبس تنگ حال
عجب قہر مین مبتلا تھے وہ خام
غرض ہر طرف سے تہا اونپر عتاب
مصیبت جو اسدم ہے انپر پڑی
بدل اوسکا اسدم یہ انکو ملا
کہ جھوٹی گواہی دی آفات لی

اِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ

بیان سود خواران

ہوا حال ظاہر پہر اک قوم کا
گیا پیٹ بھی پھول رنگت تہی زرد
پڑی تہہ تہہ پاؤن مین تہی ہتکڑی
گلے مین پڑا طوق لعنت کا تہا
بڑا بار گردون سے اعضا مین درد
مصیبت تھی اونپر نہایت کڑی

جو اوٹھتے تو گرتے وہ سب منہہ کے بل ‏ زد و کوب سے تہا بدن اونکا شل

تلے اور اوپر بحال خراب ‏ ہزارون طرح سے تہا اونپر عذاب

کہا بیاج کہانیکی یہ ہے سزا ‏ جسے منع حق نے کیا برملا

یہ کہا یا کئے سود ہوکر نڈر ‏ رکہا خوف دل مین نہ جانیں خطر

الہی بچانا نہ کہاوین حرام ‏ کرین کام وہ جس سے ہون بیکنام

الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَوٰا لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ

بیان زنان نافرمان شوہران

گروہ عورتون کا وہان دیکہا ‏ پہرا میل آنکہون مین اور گنجہ سر

ہوا منہہ بہی کالا سیہ جون توا ‏ لباس بدن آتشین سبکا تہا

فرشتے جو گرزونسے کرتے تہے مار ‏ تو کتیون کے مانند کرتی پکار

کبہی مثل سور کے چلاتی تہین ‏ پڑے قہر و آفت غضب مین پہنسین

سوا سب سے تہا اونکے اوپر عذاب ‏ نہایت ذلیل اور حالت خراب

جو پوچہا شہ دوسرا نے کہا ‏ امین خدا نے کہ یہ روسیاہ

سدا رکہتین ناراض خاوند کو ‏ لڑا کرتین اون سے سدا جنگجو

یہ احسان خاوند فراموش کر ‏ بہلا منہہ کو لڑتی تہین یہ بدگہر

خدا کا ہوا آج اونپر عتاب ‏ کہ حق میٹ اونکا کیا گہر خراب

چرا مال اورون کو دیتین کہلا ‏ نکرتی خرابی یہ اون کی بہلا

بڑا حق شوہر کا اونپر وبال ‏ شرارت سے اپنے ہوئین پائمال

الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَآءِ

پھر فرمایا آپنے کہ ایک فرشتہ دیکھا مینے کہ آدہا جسم اوسکا برف کا تھا اور آدہا
آگ کا برف آگ کو بجھاتی نہین تھی اور آگ برف کو گلاتی نہ تھی حضرت جبرئیل
نے کہا حق سبحانہ وتعالے نے عجب قدرت کاملہ اور حکمت بالغہ سے اسکو بنایا ہے
اور بادل پر اسکو موکل کیا ہے جس جگہہ حکم الٰہی ہوتا ہے وہین ابر کو لیجاتا ہے
یہ رعد و برق یعنے کڑک و بجلی اسکی صحبت سے ہے جب ابر کو چلاتا ہے آواز رعد
ظاہر ہوتی ہے اور جب اظہار سختی کرتا ہے برق چمکتی ہے پھر وہان سے مین
ایک بڑی عظیم الشان دریا پر پہونچا اور جو عجائبات مینے اوس دریا مین دیکھی
بیان نہین ہو سکتے پانی اوسکا دودہ سے زیادہ سفید اور موجین مانند پہاڑ کے
مارتا تھا حضرت جبرئیل نے کہا نام اس دریا کا بحر الحیوت ہے بروز قیامت جب
مردونکو زندہ کرینگے تو اسی دریا کا پانی برساوینگے اسکی تاثیر سے کل اعضا ہی
پوسیدہ و خاک شدہ زندہ ہوکر میدان حشر مین جمع ہوجاوینگی پھر اوس دریا
سے گذر کر آسمان دوم پر گیا مین

نزول رحمت خالق ہو لا تعد و لا تحصے	بروح سید کونین سرور دوسرا
مومنون باہم پڑہو تم الصلوٰۃ والسلام	کیونکہ ہے یان ذکر پاک حضرت خیر الانام

ذکر آسمان دوم

فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمان دوم نہایت نورانی اوصاف
تھا بسبب زیادتی نور کی اوسپر نظر نہین ٹھہرتی تھی اور ایک روایت مین لکھا ہے

کر سونپا گیا تھا حضرت جبریل نے بدستور سابق دروازہ کھلوایا داروغہ سے ملاقات
کر کے آگے گیا ہین تو ایک جماعت فرشتون کی بہت دیکھی کہ حالت رکوع مین ہین
جبریل سے مینے دریافت کیا جبریل نے کہا جب سے کہ یہ پیدا ہوئے ہین اسی
حالت مین ہین کبھی سر اوٹھا کے اوپر کا آسمان نہین دیکھا انکی یہی عبادت ہی
آپ بھی دعا کرین تا خدا وند کریم یہ عبادت مقبولہ آپکو اور آپکی امت کو مرحمت
کرے آپنے دعا کی خدا وند کریم نے دعا آپکی قبول فرما کر نماز مین رکوع فرض
کیا پھر ایک فرشتہ اور دیکھا کہ اوسکے ستر ہزار سر تھے ہر سر مین ستر ہزار منہہ تھے
ہر منہہ مین ستر ہزار دہن تھے ہر دہن مین ستر ہزار زبانین ہر زبان سے نئی بولی
بولتا تھا ایک بولی سے دوسری بولی مخالف ہوتی تھی اور یہ تسبیح پڑھتا تھا
سُبْحَانَ الْخَالِقِ الْعَظِیْمِ سُبْحَانَ الْعَظِیْمِ الْاَعْظَمِ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ حدیث شریف مین آیا ہے کہ جسکی روزی تنگ ہو یہ تسبیح درمیان
سنت و فرض فجر کے پڑھا کرے اسکی برکت سے خدا وند کریم اوسکی روزی کشادہ
کرے اور تکلیف دور ہو پھر آپنے حضرت جبریل سے دریافت کیا کہ اس فرشتے
کو کیا خدمت سپرد ہے حضرت جبریل نے کہا کہ یہ بندون کے رزق پر موکل
ہے قاسم اسکا نام ہے ہر ایک کی روزی بموجب حکم الٰہی بندون کو وسیلے پہونچاتا ہے

ذکر احوال آسمان سوم

آپ فرماتے ہین کہ پھر آسمان سوم پر گیا ہین وہان جماعت فرشتون کی دیکھی
بہت کہ صف بستہ سجدے مین مشغول ہین حضرت جبریل نے کہا کہ انکی بھی

عبادت ہی اور ہمیشہ سجدے مین رہا کرتے ہین آپ بہی دعا کیجیے تا آپکو اور آپکی امت کو
یہ عبادت مقبولہ عنایت ہووئے دعا کی خداوند کریم نے میری دعا قبول فرماکر
سجدہ نماز مین فرض کیا اور دو سجدے فرض ہونیکا یہ سبب ہی کہ جب مینے فرشتونکو
سلام کیا تو اونہون نے سر اوٹہاکر مجہکو سلام کا جواب دیا اور پہر سجدے مین مشغول
ہوگئے اس سبب سے دو سجدے نماز مین فرض ہوئے پہر وہانسے گذر کر ایک فرشتے
کو دیکہا مینے کہ کرسی پر بیٹہا ہے اوسکے ستر ہزار سر ہین اور ستر ہزار پر ہین ہر پر مشرق
سے مغرب تک دراز ہے اور گرد اوسکے اور فرشتے بڑے بڑے قد آور بیٹھے تہے۔
طول ہر ایک کا دو لاکہہ نو د ہزار سالہ راہ کا تہا عمود ہاے آتشین ہاتون مین
لئے ہوئے ایک جماعت کو مارتے تہے اور ریزہ ریزہ کرتے تہے پہر وہ درست
ہو جاتے تہے پہر مار کر ٹکڑے ٹکڑے کرتے تہے اور وہ چلاتے تہے حضرت
جبرئیل نے کہا کہ اس فرشتے کا نام صوخائیل ہے اور یہ قوم کہ جس پر عذاب
شدید ہوتا ہے منکر اور ظالم اور جابر آپکی امت کے ہین قیامت تک یہ قوم
بداسی عذاب مین مبتلا رہے گی نجات نپاوے گی

دربیان حالات چرخ چہارم

فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ چرخ چہارم نقرہ خام کا ہی نور کا قفل
لگا ہے اوس پر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ لکہا ہے جبرئیل نے دروازہ
کہلوایا مین اوپر گیا موضائیل فرشتہ اوسکا موکل ہے جبرئیل نے کہا اسے سلام
کرو مینے سلام کیا اوسنے جواب سلام دیکر مجھے کنار مین لیا اور ماتہا چوم کر کہا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ آدَانِیْ وَجْهَكَ یعنی حمد ہے اوس خداے عز وجل کو جس نے آپکے دیدار سے مجھے شرف بخشا اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم رات حضوری ہے اس رات اپنی امت ضعیفہ کو مت بھولنا اور جو عنایت ہو حصہ امت کا بھی ضرور لینا اور جو فرض کیا جاوے اوس مین تخفیف اعمال امت کا سوال کرنا پھر فرمایا آپنے کہ اور فرشتونکو دیکھا مینے کہ دوزانو بیٹھے تسبیح مین مشغول ہین جبرئیل نے کہا انکی بھی عبادت ہے حضور نے پسند فرما کر اپنے لئے اور امت کے واسطے دعا مانگی حق تبارک وتعالی نے درخواست آپکی منظور فرما کر قعدہ اخیرہ فرض کیا ہے عزرائیل کو مینے دیکھا کہ کرسی پر بیٹھے ہین اور روبرو اونکے ایک طشت اور ایک دفتر رکھا ہے اور لوح ہاتھمین ہے اور ہر دم اوس پر نگاہ ہے اور ایک درخت عظیم الشان سامنے اونکے ہے اور طشت مین سے دمبدم کچھہ اوٹھا اوٹھا کبھی سیدھی طرف کر فرشتونکو اور کبھی بائین جانب کے ملایک کو دیتے تھے اونکے دیکھنے سے مجھے خوف معلوم ہوا اور لرزہ بدن مین آیا جبرئیل سے مینے دریافت کیا جبرئیل نے کہا نام انکا عزرائیل ہے مٹانیوالا راحتونکا پریشان کرنیوالا جماعتونکا یتیم کرنیوالا بچونکا بیوہ کرنے والا عورتونکا پھر جبرئیل نے میرے حال سے عزرائیل کو اطلاع دی مجھے دیکھکر تبسم کیا اور تعظیم دی اور بشارت عظمت وکرامت کی دی مین خوش ہوا اور کہا اے عزرائیل اس حال کی خبر دو مجھکو کہ یہ کیا ہے کہا یہ طشت مثال دنیا ہے اور لوح اجلنامہ اور دفتر روزنامچہ اور درخت نشان زندگی ہے درخت کے پتونپر ایک طرف نام بندونکا اور دوسری جانب سعادت وشقاوت لکھی ہے داہنے جانب کی فرشتے رحمت کے اور بائین جانب

کے ملایک غضب کے ہین جب کوئی بندہ بیمار ہوتا ہے پتّا اوسکے نام کا زرد
ہوجاتا ہے جب پتّا لوح پر گر پڑتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ اجل اسکی آگئی اور
نام اوسکا اسٹ جاتا ہے ہین اوس سے دریافت کرکے قبض روح کرتا ہون
اگر مرنیوالا مرد نیک سخی نمازی متقی پرہیزگار ہوتا ہے تو روح اوسکی قبض کرکی
داہنے جانب کے فرشتے جو رحمت کے ہین اونکو دیتا ہون اور اگر مرنیوالا
کافر یا مشرک یا زانی یا شرابی یا سودخوار یا بینماز یا دغاباز یا منافق ہوتا ہے
تو روح اوسکی نکال کر بایئن جانب کے فرشتے جو قہر و غضب اور عذاب کی
ہین اونکے سپرد کرتا ہون

مسدس

تھے داہنے جانب جو کھڑے اونکی فرشتے — انوار ضیا چہرے سے تھے اونکے چمکتے
رحمت کے نشان چہرۂ انور سے ٹپکتے — انوار نکلتے تھے کبھی بات جو کرتے
دیکھے جو کوئی اونکو دم سختئ سکرات
فوراً ہو عیان چہرے سے شادی کی علامات

تھے بایئن طرف اور ملایک بھی وہان پر — دیکھا جو اونہین لرزہ ہوا میرے بدن پر
صورت تھی مہیب ایسی جو دیکھے تو لگے ڈر — ملبوس سیہ اونکا تھا اور چہرہ سیہ تر
شعلے بھی نکلتے تھے سیہ اونکے دہن سے
جان کرتی تھی پرواز اونہین دیکھ بدن سے

پوچھا تو کہا قابض ارواح نے حضرت — ہین داہنے جانب جو فرشتے میری اسوقت
رحمت کے فرشتے ہین یہ اے حامی امت — حقسے ہے مقرر انہین اسبات کی خدمت

خاصانِ خدا کے یہ دمِ واپسین جا کر ارواح کرین قبض مگر مژدہ سنا کر

ہین جانب بائین جو فرشتے میرہو اسدم سکرات کی سختی کا کبہیکے نکرین غم	یہ قبض کرین کافر و بدکار کا جادم پہونچائین وہ ایذا کہ جو دیکہی ہو بہت کم

جان کہینچے وہ اسطرح سے ہر عضو بدن کی کہینچے کوئی کانٹونپہ بچہا برد یمن کی

آپ فرماتے ہین کہ بیٹے عزرائیل سے پوچہا کہ سب فرشتے کسقدر ہین عزرائیل نے کہا کہ گنتی انکی مجہکو معلوم نہین مگر ہر بندیکی قبض روح کو چہہ لاکہہ فرشتے رحمت کے نیک لوگونکے واسطے اور چہہ لاکہہ فرشتے عذاب کے بدکارونکے واسطے ہر روز نئے آتے ہین پہر مین جیسا مردہ ہوتا ہے روح قبض کر کے ویسی فرشتونکو دیتا ہون اور جو ایکبار فرشتے آتے ہین پہر وہ دوبارہ قیامت تک نہین آتے پہر بیٹے نے دریافت کیا کہ ہر شخص کی روح تمہین قبض کرتے ہو یا اور فرشتون کو بہی اوسمین دخل ہے کہا جبسے مجہے یہان بٹہایا ہے اوٹہنے یا ہلنے کی فرصت نہین ملی یہین بیٹہا ہون لیکن ستر ہزار فرشتے میرے تابع ہین اور ہر ایک فرشتہ ستر ستر ہزار لشکر فرشتونکا مالک ہے اونہین بہیجتا ہون وہ تمام بدن سے روح کہینچکر حلق تک لے آتے ہین پہر مین یہین سے ہاتہہ دراز کر کے قبض کر لیتا ہون ۔

مسدس

پہر خود ملک الموت کا شفقت سے پکڑ ہاتہہ کی عرض کہ اے باعثِ تخلیق سمٰوات	فرمایا جو مانون تو کہون تمسے مین ایکبات ارشاد ہو فدوی سے وہ ہین کون مہمات

فرمایا کہ امت کا مجھے اپنے الم ہے
یہ قہر و غضب یکایا نہایت ہوا غم ہے

اس سختی و تنگی کی کہان اونکو ہے طاقت
ہرگز متحمل نہو اسکے میری امت

حالت ہی ضعیف ایسی نہین جسکی نہایت
اونسے تو یہ دیکھی بھی نجاویگی مصیبت

آسانی اگر حال پہ امت کے کروگے
احسان کا یہ بار گویا مجھپہ دہروگے

سنکر ملک الموت نے کی عرض کہ حضرت
شفقت ہے میری آپکی امت پہ نہایت

اسکی نہ کرین فکر کبھی شافع امت
ہو جیسے کہ ماباپ کی اولاد پہ شفقت

اس امر کی تعمیل تو بدل سے کرونگا
فرمایا جو حضرت نے خیال اسکا رکہونگا

پر عرض ہے خدمت مین سوا اسکے میری او
منظور رضا جسکو کہ ہے آپکی ہر طور

کرتا ہون بیان قسمیہ فرماوین فی راغور
کرتا ہے دعا آپکی مقبول ہے عرفی الفور

سردار کیا جسنے تمہین جملہ نبی پر
کہتا ہون قسم آپسے اوس ذات کی کہاکر

ہر بار ندا حق سے مجھے ہوتی ہے دن رات
وہ فضل کا رکہتے ہین مرے دلمین خیالات

امت پہ محمد کے نکرنا تو صعوبات
میرے ہی بہت حال پہ ہے اونکی عنایات

آسانی و نرمی تو سدا اونسے کیا کر
محبوب کی امت ہے خیال اونکا رکہا کر

حضرت عزرائیل فرماتے ہین کہ حضور کبریائے جلیل سے ہر رات دنمین ستر ہزار مرتبہ

مجھکو تاکید اور خطاب ہوتا ہے کہ امت محمدی اور غلامان احمدی کے ساتھہ اے عزرائیل وقت سکرات جانکنی کے سہولت و آسانی اور شفقت و مہربانی کر

قطعہ

گو عذاب حشر جاں فرسا و تنگی گور کی	سخت ہین یہ سب مقامات مصیبت کی گمان
پر یہان کیا خوف ہی جب ہو ہماری حال پر	فضل مولے ظل احمد اور فرشتہ مہربان

فرمایا جناب سرور کائنات نے کہ بیت المعمور مین کہ کعبہ ہے آسمانپر فرشتونکا گیا مین اور دیکھا مینے کہ ایکدانہ یاقوت سرخ کا بنا ہے اور زمرد کے دو دروازے لگے ہین ہزار قندیل لعل و یاقوت و گوہر کے آویزان ہین منبر سونیکا ہی مینارے سفید نقرۂ خام کی بلندی مین پانسو برسکی راہ کی اور جب سے وہ بنا ہے قیامت تک ستر ہزار فرشتے ہر روز عرش بریں سے دریاے نور مین غسل کر کر دامے نور دوش پر ڈالکر لبیک کہتے ہوئے طواف اوسکا کرتے ہین اور جو ایکبار طواف کرکے چلے جاتے ہین پھر وہ دوبارہ نہین آتے دوسرے آتے ہین قیامت تک یہی سلسلہ جاری رہیگا جبرئیل میرا ہاتھہ پکڑا اندر لیگئے اور کہا یاحبیب اللہ یہان ساتون آسمان کے فرشتے جمع ہوتے ہین انکے امام آپ ہوجیے اور دو رکعت نماز پڑہائی جیسے دنیا مین انبیا کے امام ہوکر نماز پڑہائی تھی مینے دو رکعت نماز پڑہائی سب فرشتون نے میری اقتدا کی وہ جماعت فرشتون کی دیکھکر مجھکو تمنا ہوئی کہ میری امت مین بھی ایسے ہی جماعت ہوا کرے اللہ تبارک و تعالی نے میری تمنائے دلی معلوم کرکے فرمان جاری کیا کہ اے محمد تیری امت کو بروز جمعہ ایسے ہی جماعت اور حاضری دربار کا حکم صادر

کرونکا چنانچہ فرمایا یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وَذَرُوا الْبَیْعَ اور فرمایا حق تبارک وتعالی نے کہ ثواب عبادت عابدان اس مکان مقدس کا تیری امت ضعیفہ کو جو عبادت کرتے ہین اور نماز جمعہ یا جماعت ادا کرتے ہین دونگا اور جو نماز نہین پڑھتے وہ اس نعمت عظمی سے بے نصیب ومحروم ہین لکھا ہے کہ بروز جمعہ سب فرشتے بیت المعمور مین جمع ہوتی ہین حضرت جبرئیل بیناری پر اذان دیتے ہین اور اسرافیل منبر پر خطبہ پڑھتے ہین میکائیل امام ہوکر نماز پڑھاتے ہین ساتون آسمانکے فرشتے اونکے پیچھے نماز پڑھتے ہین جب نماز سے فارغ ہوتے ہین تو جبرئیل کہتے ہین اے فرشتو گواہ رہو تم کہ مینے اپنی اذان واقامت کا ثواب موذنان امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بخشا پھر اسرافیل کہتے ہین کہ مینے ثواب خطبے کا خطیبہاے امت احمدیہ کو بخشا پھر میکائیل کہتے ہین کہ مینے ثواب امامت کا اماموں امت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بخشا پھر سب فرشتے ساتون آسمان کے جو مقتدی تھے کہتے ہین ہمنی ثواب اپنی نماز کا مقتدیان امت محمدی کو بخشا پھر فرمان حق جل وعلی نازل ہوتا ہی کہ اے ملایک تم کیا سخاوت وفیاضی اپنی ہمارے روبرو نسبت امت محمدی ظاہر کرتے ہو مین پیدا کرنیوالا سخاوت وفیاضی کا ہون مجھسے بڑا سخی کون ہے گواہ رہو تم کہ مینے امت محمدیہ کو بخشا اور عذاب آخرت سی نجات دی شعر

بڑی ہی شان مالک کی وہ ایسا شانوالا ہی	کرے فضل وکرم جسپر تو اوسکا بول بالا ہی

افسوس ہی اوپر حال پر ملال اون اشقیان غافل وبے پرواکے کہ بسبب کاہلی اور سستی کے نماز جمعہ اور نماز پنجگانہ ترک کرکے اس ثواب عظیم اور بخشش خداوندکریم

سے محروم و مایوس ہوکر اپنی جانکو بسبب ارتکاب معاصی و ترک نماز دوزخ کے عذاب الیم مین پہنساتے ہین خداوند کریم توفیق دے۔

نزول رحمت خالق ہو لاتعد و لا تحصے	برفوح سید کونین و سرور دوسرا
مومنون باہم پڑہو تم الصلوۃ والسلام	کیونکہ ہے بیان ذکر پاک حضرت خیر الانام

احوال آسمان پنجم

فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آسمان پنجم یاقوت سرخ کا ہے اور اسقدر بڑا ہے کہ یہ چارون آسمان اور ساتون زمین اوسکے نیچے ڈہکجاوین وہان ایک جماعت فرشتون کی مینے دیکہی کہ کہڑے تسبیح مین مصروف ہین جبرئیل سے مینے دریافت کیا کہ انکی عبادت یہی ہے جبرئیل نے کہا کہ ہان آپ بہی دعا کیجیے آپنے دعا کی خداوند کریم نے مستجاب فرما کر سبحہ کا اور میری امت کو عنایت فرمائی پہر مینے ایک ایسے بڑے فرشتے کو دیکہا کہ بیان نہین ہوسکتا اور گرد اوسکا اور فرشتے دیکہے نہایت طویل سر اونکے زیر عرش اور پاؤن ساتون زمین کے نیچے ہاتون مین عمود آتشین لئے ہوئے اور ایک جماعت آدمیون کی اولٹے لٹکے ہوئے اور لباس آتشین اونکو پہنایا گیا اور وہ فرشتے اونکو مارتے تھے ہر ضرب کے ساتھہ آگ نکلتی تھی اور گوشت اونکا ریزہ ریزہ ہوکر گرتا تہا پہر درست کرکے مارتے تھے پہر ٹکڑے ٹکڑے ہوجاتا تہا جبرئیل سے مینے پوچہا کہ یہ کون ہین جبرئیل نے کہا کہ یہ مشرک ہین جو ثالث ثلثہ کے قایل ہین یعنے جو کہتے ہین کہ خدائی بٹی ہوئی ہے تین شخصون مین اللہ اور عیسے اور مریم مین قیامت تک اسی عذاب مین مبتلا رہینگے

آسمان ششم

فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آسمان ششم موتی کا بنا ہی وہانکی عابد ونکو مینے دیکہا کہ سب قیام مین ہین نہایت عاجزی اور انکساری کے ساتھ پہر وہانسے گذر کر ایک دروازہ کافور کا مینے دیکہا آستانہ اوسکا سفید درازی مین تحت الثرے سے عرش تک قفل اوسمین ساتون آسمان وزمین کے برابر لگا ہوا اوس دروازیکے درازی اور قفل کی بڑائی دیکہکہ مجہکو تعجب ہوا مینے جبرئیل سے دریافت کیا جبرئیل نے کہا کہ اس دروازیکا نام باب الامان ہے جب حق تعالی نے دوزخکو پیدا کیا اور عذاب طرح طرحکا اوسمین رکہا دوزخ نے شررریزی اور شعلے افشانی شروع کی ساتون آسمانکے فرشتون اور ساتون زمین کے آدمیون نے خداوندکریم سے امن وحفاظت چاہی اللہ تبارک وتعالے نے کمال فضل وکرم سے یہ دروازہ درمیان دوزخ اور آسمان وزمین کے حائل کردیا تا سب امن وامان مین رہین

آسمان ہفتم

فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آسمان ہفتم جوہر سفید کا ہی اور فرشتے اوس پر بے انتہا ہین اون مین ایک فرشتہ دیکہا مینے کہ اوسکے چار منہہ تہے اور کرسی پر بیٹہا تہا ایک منہہ آدمیکا اور ایک گائیکا اور ایک سبع کا اور ایک مرغ کا ہر منہہ مین زبان تہی ہر زبانسے تسبیح کہتا تہا اور اللہ تبارک وتعالی سے

رزق مانگتا تھا اوسکی دعا کی برکت سے دنیا مین ان چار قسم کے مخلوق کو رزق ملتا ہے اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کو وہان دیکھا بیٹھے اور اونہون نے یہ وصیت کی مجھکو کہ اپنی امت سے کہو کہ زمین بہشت کی پاک قابل زراعت ہے اوس مین کھیتی کرین اور درخت لگاوین مینے پوچھا کیونکر اونہون نے فرمایا کہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ کثرت سے پڑہا کرین اور ایک روایت مین آیا ہے کہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ بکثرت پڑہا کرین اسکی برکت سے نعماے بہشت نصیب ہون گی پہر وہانسے مجھکو سدرۃ المنتہی پر لے گئے۔

سدرۃ المنتہیٰ

وہ ایک درخت ہے تنہ اوسکا سونیکا ڈالیان بعض موتی کی بعض زمرد کی بعض یاقوت کی اور بلندی اوسکی جڑہ سے ڈالیون تک پچاس ہزار برس کی راہ ہے اور فرشتے اوس پر اسقدر ہین کہ سواے خداوند تعالی کے اور کوئی نہین جانتا وہ سب فرشتے میری زیارت کو آئے اور تسلیم بجا لائے اور رحمت رب العزت کی مجھکو بشارت دی اور تمام عبادت اپنی مجہپر تصدق کی اور ثواب کل زہد و ریاضت اور تسبیح و عبادت قیامت تک کا اپنا میری امت کو بخشتا ایک شاخ اوسکی ایکدانہ زمرد سبز کے بلندی مین ایک لاکھہ برسکی راہ سے شاخ پر ایک پتہ کہ وسعت اوسکی برابر ساتھہ آسمانون کے اوس پتے پر ایک فرش نور کا

بچہا ہوا محراب اوسکی یاقوت سرخ کی بلندی اوسکی اٹھارہ ہزار برس کی
راہ کی وہ مقام جبرئیل ہے وہان ایک کرسی میرے نام کی بچھی تھی جبرئیل
نے مجھے اوس کرسی پر بٹھایا اوسکے پاس چودہ ہزار کرسیان یاقوت سرخ
کی بچھی تہین اونپر کلام مجید لکہا تہا گرد ہر کرسیکے چالیس ہزار فرشتے کہڑے
تلاوت مین مصروف تھی جبرئیل نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ
یہان دو رکعت نماز پڑہتے جائیے تا میرے مکان مین برکت ہو مینے دو رکعت
نماز وہان پڑہی سب ملائکہ سدرہ نے میری اقتدا کی پہر ایک نہر دیکہی مینے
کہ یاقوت اور زمرد کے ریزونپر بہتی تہی اور آبخورے اور گلاس موتی اور
یاقوت اور زبرجد کے اوسکے کنارے پر دہرے تہے جبرئیل نے کہا کہ یہ حوض
کوثر ہے حق تعالی نے آپکو عنایت کیا ہے اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ مینے ایک گلاس
پانی اوسکا پیا شہد سے زیادہ شیرین دودہ سے زیادہ سفید مشک سے زیادہ خوشبودار
برف سے زیادہ سرد پایا پہر ایک فرشتہ دیکہا مینے بہت بڑا اوسکی ستر ہزار سر تھے
ہر سر مین ستر ہزار رو ہر رو مین ستر ہزار دہن اور ہر سر مین ستر ہزار گیسو ہر
گیسو مین ہزار ہزار موتی ہر موتی مین دریاے نورانی بہتے تہے اور اوسمین
مچہلیان تہین ہر مچہلی کے پشت پر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ لکہا ہے
جبرئیل نے کہا یارسول اللہ اسے سلام کرو مینے سلام کیا اوسنے بازو کہولکر مجھے
بغل مین لیا اور پیشانی مری چوم کر کہا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم بشارت ہو آپکو
اور آپکی امت کو کہ برکت سے رمضان المبارک کے بخشی گئی مین نہایت خوش ہوا
پہر مینے دیکہا کہ دو صندوق مقفل سو ہزار قفل سے نور کے رکہے ہین مینے پوچہا

بجلی و حوض
ایک فرشتہ

اسمین کیا ہے اوسنے کہا انہین برات اور سند آزادی آتش دوزخسے روزہ
داران امت جناب ہین یعنے جو لوگ روزہ رکہتے ہین وہ بسبب روزیکے
آتش دوزخسے نجات پاوینگے بعد ازان ایک فرشتہ دیکہا مینے بصورت مرغ
سفید کے زیر عرش عظیم ایک ستون ہے نور کا وہ اوسکا مکان ہے دونوطرف
ساتہہ ساتہہ لاکہہ بازو ہین ہر بازو مین ساتہہ ساتہہ لاکہہ پر ہین مروارید اور یاقوت اور
زرسرخ اور چاندی سفید اور مشک اور عنبر اور کافور اور زعفران کے اور
ہر بازو پر اوسکے بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ
اللّٰهِ کُلُّ شَیۡءٍ هَالِكٌ اِلَّا اللّٰهُ الۡوَاحِدُ الۡقَهَّارُ لکہا ہے پانچون وقت نماز کے
وہ بازو ہلاتا ہے اوس سے آواز پاکیزہ نکلتی ہے اوسکی ہوا سے درخت بہشت کے
جنبش کرتے ہین حورین اوسکے پرون کی آواز سنکر لعل و یاقوت کی کنگرون مین
جاکر آپس مین خوشخبری دیتی ہین اور کہتی ہین کہ وقت عبادت اور نماز امت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا آیا اور جب یہ فرشتہ ہلتا ہے تو وہ ستون اور قبہ بہی
حرکت کرتا ہے عرش مجید جنبش مین آتا ہے خطاب حق تبارک اور تعالی کا
ہوتا ہے کہ اے فرشتے کیون ہلتا ہے وہ فرشتہ عرض کرتا ہے کہ الٰہی تو علیم
و دانا ہے اسوقت تیرے حبیب کی امت نماز ادا کرنیکے واسطے اوٹھی ہے فرمان
الٰہی ہوتا ہے کہ میرے حبیب کی امت نے میرا حکم قبول کیا اور فرمانکی تعمیل کی
مین راضی ہوا اونسے تو گواہ رہ اے فرشتے اسباتکا کہ مینے نماز پڑہنے والونکو
منظور کیا بنظر رحمت اور جو کوئی منظور میری رحمت کا ہے وہ دوزخسے آزاد
ہے اور مستحق نعمای بہشت کا ہے

تنزول رحمت خالق ہو لاتعد و لاتحصے	بروح سید کونین سرور دوسرا
مومنون باہم پڑھو تم الصلوٰۃ والسلام	کیونکہ ہے بیان ذکر پاک حضرت خیر الانام

فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جبریل نے میرا ہاتھ پکڑ کر اپنے مقام
سے اعلائے سدرہ تک پہونچایا اور رخصت طلب کی مینے کہا اے جبرئیل مجھے
تنہا چھوڑتا ہے عرض کیا یارسول اللہ یہانسے آگے جانیکی مجھے طاقت نہین مینے
اوسکا ہاتھ پکڑ کر ایک قدم آگے بڑھایا جبریل ہیبت جلال رب جلیل سے لرزان
اور گریان ہو کر منت وزاری کرنے لگا کہ مجھکو میرے مقام پر پہونچا دیجئے
ورنہ ہیبت جلال خالق ذوالجلال سے جل جاؤنگا مینے کہا کہ اگر ایک قدم پیچھے
ہٹونگا شوق وصال سے سوختہ ہونگا جب مینے دیکھا کہ جبریل دہشت سے
گلا جاتا ہے مینے ہاتھسے ایک اشارہ کیا پانسو برسکی راہ جبرئیل پیچھے چلا گیا اور اپنے
مقام پر پہونچ گیا فرمان رب العزت مجھکو پوشیدہ ہوا کہ اے حبیب میرے کیا
فکر کرتا ہے درازی میدان حشر کی یہان ایک اشارہ سے تمہارے ہاتھ کے
پانسو برسکی راہ جبریل کو کہ تو ایک قدم مین لایا تھا پہونچا دیا فردائے قیامت
کو تمہارے لب شفاعت ہلانیمین امت اگر پچاس ہزار سالہ راہ قیامت آن
واحد مین قطع کرے تو کیا بعید ہے پھر مین وہانسے تنہا چلا بہت حجاب ظلمات و انوار
کے طے کئے جب ستر حجابونسے گذر گیا مین تو براق رہ گیا پھر رفرف سواریکے
واسطے حاضر ہوا مین اوس پر سوار ہو کر پایہ عرش تک پہونچا یہانتک کہ درمیان
میرے اور عرش کے ایک پردہ رہگیا تب رفرف غائب ہوگیا پھر ایک صورت
گھوڑے کی مروارید آبدار سے بنا ہوا تسبیح کہتا ہوا منہ سے نور جھڑتا ہوا میری

پاس آکر مجھے خود پر سوار کرا کر اوس پردیسی گذار کر ساق عرش پر پہونچا دیا جب
مین حجاب کبریا کو پہونچا وہ بھی غایب ہو گیا مین بے سواری رہگیا اور
بسبب تنہائیکے خوف غالب ہوا ناگاہ ابو بکر صدیق کی آواز کان مین آئی
کہ کہتا ہے قِفْ یَا مُحَمَّدْ اِنَّ رَبَّكَ يُصَلِّىْ یعنے ٹہر یا محمد کہ رب تیرا نماز پڑہتا ہی
حیران تہا کہ ابو بکر یہان کیونکر آیا ناگاہ حضرت رب العزت سے خطاب ہوا اُدْنُ يَا
خَيْرَ الْبَرِيَّةِ اُدْنُ يَا اَحْمَدْ اُدْنُ يَا مُحَمَّدْ نزدیک ہوا اے بہتر خلق کی نزدیک
ہوا اے احمد نزدیک ہوا اے محمد ہر بار اس خطاب سے مشرف ہوتا تہا اور قدم
آگے بڑہاتا تہا ہر قدم مین اسقدر مسافت طی کرتا تہا جسقدر زمین سے دنیا تک
غرض ہزار بار خطاب اُدْنُ مِنِّیْ کا سنا پہر مرتبہ دَنٰی کو پہونچکر درجہ فَتَدَلّٰی پاکر
خلوتخانہ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰی سے فایز ہوکر مورد اختصاص فَاَوْحٰى
اِلٰى عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰى کا ہوا

مسدس

جبرئیل کے جلتے تہے جلالت سے جہان پر	اک آنہین پہونچے وہ مقامات کو سرور
اس شانکا دیکہا نہ سنا ہمنے پیمبر	کہتے نبی آپ کی عظمت پہ نظر کر

سردار کیا حق نے اونہین فضل و کرم سے
ممتاز کیا اونکو سبہی باتو نمین ہمسے

آنکہونسے وہان دیکہا سنین باتین خدا کی	کیا ہمت عالی ہے شہ ہر دو سرا کی
منظور ہوئے آپکے ہر بات رضا کی	ہر چیز پہ مختار ہوئے ارض و سما کی

بے پردہ وہان کرتے رہی عرض ادب سے
خالق نے کہا آپسے اور آپ نے رب سے

کیا عزت و توقیر ملی آپ کو اوسجا ۔ جن باتونکا ارمان تہا وہ آپ کا نکلا
مالک نے کہا بخشا تجھے ہمنے سبھی جا ۔ اور مانگ لے جو مانگنا ہے تجھکو تمنا

محبوب ہمیرے دل مین نہ رکہا نہی تو وسواس
بیخوف و خطر کہلے جو ہو جیمین تیری آس

کی عرض یہ حضرتؐ نے کہ اے میرے خداوند ۔ عصیان نے لگی جامۂ امت مین ہین پیوند
رہتا ہون اسیواسطے ہر دم مین خطرمند ۔ کردے تو اگر عفو تو ہو جاؤن مین خورسند

دربار مین مالک کی یہی عرض ہے میری
فرمایا کہ بخشا جو خوشی اسمین ہی تیری

اے اتقیان احمد و اے خادمان درگاہ محمد نثار ہو جانیکا مقام ہی کہ اللہ تبارک و تعالی فریفتہ و رضا جوی اپنے محبوب و مرغوب کا ہر وقت و ہر آن ہی اور محبوب کبریا و معشوق حق جل و علی شیدا و مفتون ہر لحظہ و ہر لمحہ امت اپنی کا ہی ہمین شکر اس احسان کا ہر وقت کرنا چاہیئے

اے شفیع المذنبین اے رحمۃ للعالمین ۔ ای مہبط روح الامین ای تاج فرق مرسلین
پاتے نہ ہم راہ ہدے ہوتے نہ تم گر پیشوا ۔ کیسا کرم ہمپر کیا تمنے کریم الاکرمین
عصیان ہمارے پیش رب بخشاے تمنے سب کے سب ۔ ہو شکر اسکا ہمسے کب اے رحمۃ اللعالمین
محبوب ذات کبریا جو حق سے مانگا وہ ملا ۔ بخشائی امت کی خطا بر ہمت صد آفرین
احسان کیا ہمپر کیا راہ ضلالت سی بچا ۔ رستہ دیا سیدہا بتا اے رہنماے مومنین
منظور حق فورًا ہوا جب ہاتہہ اوٹہا مانگی دعا ۔ حق مین کیا سبکے بہلا تمنے ولے المسلمین
معراج کو اک آنمین اونکی کہون کیا شان مین ۔ دیکہو لکہا قرآنمین پہونچے سر عرش برین

دیدار حق آنکھوں سے جا دیکھا سنا سب ماجرا
حق نے وہ رتبہ دیا سب خلق سے تمکو سوا
جائین کدھر ہم چھوڑ کر ڈھونڈین ملے کب آپ سا
چاروں طرف سے یہ گدا ہی فوج عم کے گھرا
اس نفس نے رسوا کیا در پر آکر چھپا

عاشق تمہارا ہی خدا ہی صاحب عین الیقین
ای مرحبا صل علی تمسا سنا ہمنے نہین
ای سید والا گہر ہمکو سوا تیرے کہین
اب جب لیجئے اسکو بچا ہی درد سے اندوہگین
اب در پہ لو اپنے بلا محبوب رب العالمین

مقبول ہو یہ التجا حافظ جو کرتا ہی دعا
آمین کہو کر کے بکا تم بھی گروہ مسلمین

نزول رحمت خالق ہو لا تعد و لا تحصے
مومنوں باہم پڑھو تم الصلوۃ والسلام

بروح سید کونین و سرور دوسرا
کیونکہ ہی یان ذکر پاک حضرت خیر الانام

داستان صفت انشان تشہد یعنی التحیات

فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب مین پردے طے کر کے سوائے ایک پردے کے کہ نور کا تھا عرش پر پہونچا وہان ایک کرسی موتی روشن اور یاقوت سرخ کی تھی اوسپر بیٹھا مین پس پردے سے آواز آئی کہ یا محمدؐ اس آواز سے ایسی دہشت مجھپر غالب ہوئی کہ قریب تھا کہ مین گر پڑون ناگاہ ایک قطرہ منھہ مین میری عرش سے یا پردۂ رحمت سے گرا مین اوسکو پی گیا بخدا اسقدر شیرین تھا کہ اوس سے زیادہ شیرین مینے تمام عمر نہین چکھا اوس قطرہ سے تمام علم اولین و آخرین مجھپر کھل گیا اور وہ وحشت و دہشت سب دفع ہوئی پھر مین کلم کیا سات حمد و ثنا کے پس بالہام ربانی کہا مینے اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالطَّیِّبَاتُ حق تبارک و

تعالی نے فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ پھر مینے
کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ جب ملائکہ ملکوت نے یہ مرتبہ
میرا دیکھا تو یکبارگی سبنے باواز بلند یہ کہا اور اس آواز کا تمام ملکوت اور جبروت مین
شور وغلغلہ پڑگیا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ
وَرَسُوْلُهٗ منقول ہے کہ حقتعالی نے فرمایا کہ جب کوئی سفر سے مراجعت کرتا ہے
تو دوستونکے واسطے کچھہ تحفہ لیجاتا ہے تم کیا لیجاوگے آپنے عرض کیا جو عنایت
ہو فرمایا جو مینے کہا اور تمنے اور ملائکہ نے کہا یہ سب تحفہ امت کیواسطے یعنے
التحیات لیجاؤ تا ہر نماز مین پڑہین اور سعادت ابدی حاصل کرین

روایت انفصال تحفہ ملائکہ مقرب کہ جا لاکھہ برس سے کرتے تھے

اور حدیث معتبر مین ہے لکھا مینے دیکھی خاص ذات کبریا		اسطرح فرماتے ہین خیر الورے شکر کا سجدہ ادا اوسدم کیا
	مجھسے پوچھا میرے خالق نے یہ حال ہین فرشتے کس مین کرتے قیل و قال	
عرض کی مینے کہ تو ہے اے کریم تجھپہ ظاہر ہے یہ سب میرے رحیم		راز سے مخفی و جلی سبکا علیم ذات عالی ہے تیری ازبس عظیم
	سنکے یہ رکھی ہتیلی درمیان دونون شانونکے میرے ہو مہربان	
پایا اوس سے مینے رحمت کا نشان		اور راحت پہونچی دل کے درمیان

تہا جو حال غیب اور رازِ نہان		ایکدم مین ہو گیا مجھپر عیان

پھر کیا مجھسے یہی اُسدم سوال
اب فرشتون کا بیان کر سارا حال

حق تبارک وتعالے نے پھر مجھسے دریافت کیا کہ اے محمدؐ کچھہ خبر ہے تجھکو کہ فرشتے کیا کہتے ہین اور کس بات مین جھگڑا کرتے ہین مینے عرض کیا کہ ہان جانتا ہون وہ کفّارات مین بحث کرتے ہین یعنے عبادات مین کہ موجب کفّارات گناہ ہین ارشاد ہوا کہ کیا ہین کفارات مینے عرض کیا اَلْکَفَّارَاتُ اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ فِی الْمَکَارِہِ وَالْمَشْیُ بِالْاَقْدَامِ اِلَی الْجَمَاعَۃِ وَانْتِظَارُ الصَّلٰوۃِ بَعْدَ الصَّلٰوۃِ یعنے چھپانیوالی گناہون کی تین چیزین ہین پہونچانا پانیکا وضو مین اوسکے مقامون پر وقت سردی اور سرکشی نفس کے اور جانا پیادہ پا واسطے ادا ے نماز جماعت کے اور انتظار نماز آئندہ کا کرنا بعد نماز کے جو کوئی ان تین چیزونپر قیام کرے زندگی اچھی طرح گذارے اور دنیا سے باایمان جاوے اور گناہونسے پاک ہووے جیسے ماکے پیٹ سے پیدا ہوا اور ایک روایت مین ہے کہ حق تعالے نے فرمایا فِیْمَ یَخْتَصِمُ الْمَلَائِکَۃُ الْاَعْلٰی کس چیز مین جھگڑا کرتے ہین فرشتے مقرب حضرت نے کہا فِی الْکَفَّارَاتِ وَالْمُنْجِیَاتِ وَالدَّرَجَاتِ وَالْمُھْلِکَاتِ یعنے بیچ چیزین کفارات اور نجات دینیوالین اور درجہ بلند کرنے والین اور ہلاک کرنیوالے کی گفتگو کرتے ہین حقتعالے نے فرمایا صَدَقْتَ یَا مُحَمَّدُ سچ کہا تونے اے محمد پھر خطاب ملائکہ کو فرمایا کہ اے ملائکہ پایا تمنے اپنے مشکل حل کرنے والے کو دریافت کرو انسے جو مشکل درپیش

ہے تمکو مسدس

آگے اسرافیل نے یہ عرض کی
بحث اس مین ہے ہماری ہو رہی

کیا ہین کفارات ای برحق نبی
آپ کر دین فیصلہ اب واجبی

تا قضیہ ختم ہو سب مان لین
آپ جو فرماوین اوس پر بس چلین

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ فِی الْمَکَارِہِ وَالْمَشْیُ بِالْاَقْدَامِ اِلَی الْجَمَاعَتِ وَانْتِظَارُ الصَّلٰوۃِ بَعْدَ الصَّلٰوۃِ حق تبارک و تعالی نے فرمایا سچ کہا تو نے اے محمد مسدس

آگے میکائیل نے پھر یہ کہا
وہ عمل دیجیے اسکا ہمکو بتا

جس سے ہو درجہ بلند اے پیشوا
تا کرین کوشش کہ درجہ ہو بڑا

ہو مخاطب اوس طرف بولی جناب
پھر کیا ارشاد اوسکا یہ جواب

اِطْعَامُ الطَّعَامِ وَاِفْشَاءُ السَّلَامِ وَالصَّلٰوۃُ بِالَّیْلِ وَالنَّاسُ نِیَامٌ یعنے کہانا دینا مساکین کو اور سلام کرنا اور نماز رات مین پڑہنا کہ لوگ سوتے ہون حقتعالے نے فرمایا صَدَقْتَ یَامُحَمَّدُ مسدس

پھر کہا جبریل نے ای نیک ذات
کیا عمل ہے جس سے ہوتی ہی نجات

یہ بتا دیجیے کہ کیا ہین منجیات
بس خبر دیجیے ہمین والاصفات

یہ کیا ارشاد اوسدم ای امین
مین بتا دون تجھکو کار بہترین

خَشْیَۃُ اللّٰہِ فِی السِّرِّ وَالْعَلَانِیَۃِ وَالْقَصْدُ فِی الْفَقْرِ وَالْغِنَاءِ وَالْعَدْلُ فِی الْغَضَبِ وَالرِّضَاءِ یعنے ڈرنا اللہ تبارک وتعالی سے پوشیدہ اور ظاہر اور حالت محتاجی اور تونگری مین میانہ روے اور حالت غضب اور خوشیمین راستی اور درستی پر رہنا اللہ جل جلالہ نے فرمایا سچ کہا تونے اے محمد مسدس

آئے عزرائیل اور پوچھی یہ بات		مین نہین واقف کہ کیا ہین مہلکات
یاحبیب اللہ بتادیجے یہ بات		تا ہلاکت سے بچین اے نیکذات

	سنکے فرمایا ہلاکت کا سبب	
	چند باتین ہین بچاوے اونسے رب	

شُحٌّ یُّطَاعُ وَہَوًی مُّتَّبَعٌ وَّاِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِہٖ یعنے بخیلی اطاعت کیگئی جو کچھے اوس پر عمل کرے اور پیروی کرنا خواہش نفس کی یعنے دل کی ایسی باتون مین فرمان برداری کرنا کہ جن باتون کو اللہ تعالے نے منع فرمایا ہو اور اپنے آپ کو اور ونسے اچھا سمجھنا یہ باتین ہلاک کرتی ہین آدمی کو حق تعالے نے فرمایا سچ کہا یا محمد منقول ہے کہ ان چار مسئلہ مین چار لاکھ برس سے یہ فرشتے مقرب بحث کرتے تھے اور جواب نہین جانتے تھے شب معراج مین جواب شافی اور کافی اونکو حاصل ہوا اور بحث ختم ہوئی بعض نے لکھا ہے کہ سبب معراج یہی ہے چنانچہ پہلے مذکور ہوچکا ہے منقول ہے کہ جناب سیدہ معصومہ فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہانے دریافت کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خداوند کریم نے شب معراج مین کیا فرمایا۔ فرمایا حضرت نے کہ اللہ تعالی نے فرمایا کہ تیری امت کے گناہون پر جو نظر کی یعنے تو بپاس خاطر

تیرے سوائے بخشنے اور معاف کرنیکے اور کچھ چارہ ندیکھا ایک روایت مین آیا ہے کہ فرمایا خداوندکریم نے کہ ای محمد کیا تحفہ لایا میرے واسطے حضرت نے عرض کی کہ دو قبضے ایک مین قصور بندگی امت اور دوسرے مین جفا و معصیت امت فرمایا حق جل و علا نے کہ تقصیرات طاعات امت بخشی مینے اپنی رحمت سے اور جفا و معصیت امت معاف کی تیری شفاعت سے

روایت از ابن عباس در نظم

روایت کرتے ہین یہ ابن عباس
کہ بیٹھا تھا شہ اقدس کے مین پاس

بیان کر حمد حق بیرون ز مقیاس
کہا یہ آپنے یا ایہا الناس

نہین انعام منعم کی نہایت
ادائے شکر سے قاصر ہے ہمت

یہ فرمایا مجھے خالق نے اوسدم
کہ جو مانگے محمد تجھکو دین ہم

کہا مینے الٰہی بخش اور رکم
بخوبی تجھپہ ظاہر ہے میرا غم

کہا خالق نے تقصیرات امت
رولاتی ہے تجھے ہردم نہایت

کہا مالک یہ ایسا رنج و غم ہے
نہین ہوتا کسیدم دل سے کم ہے

مجھے ہردم یہی مالک الم ہے
الٰہی بخشنے گر تیرا کرم ہے

ہوا ارشاد مجھکو اے محمد
نکر دلمین تو اسکا رنج بیحد

شفاعت اونکی تو مجھسے طلب کر
قصور انسے فرایض مین ہو اگر
شفاعت تیری اے ساقی کوثر
مجھے منظور ہے ہر دم سراسر

خطائین کین فرایض مین جو میری
شفاعت سے مین بخشون انکی تیری

قصور انسے جو سنت مین ہوا ہے
سراسر جرم یہ تیرا کیا ہے
تو کردے عفو انکی جو خطا ہے
محمد عفو کا رتبہ بڑا ہے

سفارش سے ہماری انکے عصیان
تو کردے عفو اے محبوب ذیشان

جو نافرمانی ہمنے رب کی کی تھی
شفاعت سے وہ رب نے سبکی بخشی
خطائین ترک سنت کی ہماری
سفارش سے نبی کے عفو کردی

عجب قسمت کہ حضرت او ردا ور
کرین کیسا کرم اللہ اکبر

امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ فرمایا رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے کہ شب معراج مین حق جل وعلا نے ارشاد کیا کہ اے محمد تیری امت کی آج تجھسے شکایت کرتا ہون کہ مخلوق سے چھپکر گناہ کرتے ہین اور مجھسے نہین شرماتے ظاہر مین دکھانیکو عبادت کرتے ہین جسمین ہمکو کوئی برا نکھی میرا خیال بالکل نہین کرتے لیکن مین اونکا خیال کرتا ہون کہ معاف کرتا ہون اور عیب انکا چھپاتا ہون روایت ہے جناب سیدہ معصومہ رضی اللہ تعالے عنہا سے کہ فرمایا رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے کہ خداوند کریم نے میری

امت کی مجھسے چند شکایتین کین شکایت اول مین ضامن رزق کا ہون اور
امت تیری ضمانت پر اعتماد نکر کے طلب رزق مین پریشان ہوتے ہین شکایت
دوم بہشت تمہاری اور تمہاری امت کے واسطے بنائی ہے لیکن امت تمہاری
بہشت کی خواہش ورغبت نہین کرتی یعنے ایسے عمل بد اور نافرمانی کرتی ہے
کہ بہشت اونکو نصیب نہو تیسری شکایت دوزخ تمہارے دشمنون کے واسطے
بنائی ہے امت تیری دوزخ مین جانیکی کوشش کرتی ہے یعنے ایسے فعل بد اور
سرکشی ہمارے حکم سے کرتی ہے کہ اون کو دوزخ مین لیجاوے چوتھی شکایت
امت تیری جسقدر گناہ کرتی ہے اور مجھسے شرم نہین کرتی اور مخلوق سے شرماتی
ہے کہ ہمکو برا نہ کہے اور میرے عتاب سے نہین ڈرتی شکایت پنجم حق تبارک نے
فرمایا مین تیری امت سے کل کا عمل نہین طلب کرتا اور یہ بیکل ہوکر کل
بلکہ ہفتہ بلکہ برسونکا باوجودیکہ مین اونسے پہلے رزق اونکا پیدا کرچکا ہون
کچھہ اعتماد نکرکے طلب کرتے ہین اسی سبب سے برکت اونکے رزق سے اوٹھجاتی
ہے شکایت ششم مین روزی انکی سوائے انکے دوسرونکو نہین دیتا یہ عبادت
وطاعت میری غیرون کو دیتے ہین یعنے ریا کی عبادت کرتے ہین اور میری
عبادت مین غیرون کو شریک کرتے ہین ساتوین شکایت عزت دینے والا مین
ہون اللہ دیا اور رونسے عزت مانگتے ہین آٹھوین شکایت نعمت انکو مینے دی
ہے اور دیتا ہون یہ شکر اورونکا کرتے ہین اور مجھکو بھول جاتے ہین نوین
شکایت یہ نافرمانی میری کرتے ہین اور جو بیماری یا دکھہ انکو مین دیتا ہون
اوسکی شکایت اور گلہہ مخلوق سے کرتے ہین اور مین انکی نافرمانیکی شکایت

فرشتون سی نہین کرتا - اور بیماری یاد کہہ انکو مین اسواسطے دیتا ہون کہ جو گناہ
انہون نے کئے ہین اون سب سے یہ پاک ہوجاوین یہ شکایت کرکے اور دونیہ
بوجہہ گناہونکا سرپر رکھہ لیتے ہین - فرمایا اللہ تبارک و تعالے لئے نے اے محمدؐ
اپنی امت کو میریطرفسے یہ پانچ پیغام بیجا - پیغام اول اگر تم کسیکو بسبب احسان کی
دوست رکھو تو میرے برابر تمپر کسینے احسان نہین کیا مناسب ہے کہ مجھکو دوست
رکھو کہ تمہارے حق مین بھلا ہے پیغام دوم اگر بسبب غضب کے کسی سے ڈر
رکھو تو بہتر یہ ہے کہ مجھسے ڈرو کہ مین حاکم اور مالک سب حاکمونکا ہون اگر میری
حکم کی تابعداری کروگے تو مین تمکو دنیا کی حاکم کے غضب سے بچا سکتا ہون
کہ سب میرے محکوم ہین اور حاکم دنیا تمکو میرے غضب سے نہین بچا سکتا
تیسرا پیغام اگر مراد برآنیکی امید کسی سے رکھو کہ یہ مراد ہماری پوری کریگا تو
لایق یہ ہے کہ میری درگاہ عالی مین امیدوار حصول مراد کے رہو کہ برآرندہ
حاجات مین ہون اور سب میرے محتاج ہین پیغام چوتہا یہ ہے کہ ظلم اور زیادتی
کسی پر نکرو اور مجھسے ڈرو اور ونکے ڈرسے ظلم کرکے شرم نکرو کیونکہ تمسے جفا
کاری آئی ہے اور مجھسے وفاداری پیغام پانچوان یہ ہے کہ اگر مال و جانسے
کسیکی خدمت کرو تو بہتر و مناسب یہ ہے کہ مال میری راہ مین صرف کرو اور جان
میری بارگاہ مین نثار کرو کیونکہ میرا وعدہ خلاف نہین اور طمع اور غرض
سے میری ذات پاک ہے +

نزول رحمت خالق ہو لاتعد لاتحصے		بہ روح سید کونین سرور دوسرا
مومنون باہم پڑہو تم الصلوٰۃ والسلام		کیونکہ ہے یان ذکر پاک حضرت خیر الانام

جب اسرار فَاَوحیٰ اِلیٰ عَبدِہٖ مَآ اَوحیٰ تمام ہوچکے تو اب یہ سنا چاہیئے فرمایا رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے کہ رات و دنمین پچاس وقت کی نماز فرض ہوئی اور چھہ مہینہ کے روزے رکھنے کا حکم ہوا آپنے بموجب فرمانے موسیٰ علیہ السلام کی امت کیواسطے تخفیف کا سوال کیا حق تبارک و تعالےٰ نے منظور فرما کر رات دن مین پانچ وقت نماز اور ایک مہینے روزے رمضان کا حکم دیا اور فرمایا جو پانچ وقت نماز باوقات مقررہ ادا کرے گا پچاس نماز کا ثواب پاویگا اور ایک مہینے رمضان مین روزے رکھے گا چھہ مہینے کے روزونکا اجر عطا کیا جاویگا پھر حق جل و علی نے ارشاد کیا کہ اے محمد سبقت لیگئی میری رحمت غضب پر تیری امت کے حقمین جو فرمانبردار اور مطیع حکم ہین اونکے واسطے جنت بنائی ہے تو اوسکی سیر کر اور اپنی امت کو اوسکی لطافت و تازگی اور نزہت و آراستگی سے خبر دے آپ بموجب حکم احکم الحاکمین و خالق آسمان و زمین سیر بہشت عنبر سرشت کو تشریف لے گئے آپ اوسکی تازگی و فضا و تیاری خوش وضع اور عمارات عالیشان و نعماے بے پایان ملاحظہ فرما کر شکر منعم حقیقی بارگاہ عالی مین حاضر ہو کر بجا لائے اور سجدۂ شکر ادا کیا پھر ارشاد ہوا کہ جو مقام تیرے دشمنونکے واسطے بنایا ہے اوسکی بھی سیر کرو پھر آپ ہمراہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کے سیر دوزخ کے واسطے تشریف لے گئے حضرت جبرئیل مالک کے پاس جو داروغہ دوزخ کا ہے لیگئے مالک نے کہا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ اپنے قدم مبارک کے نیچے دیکھئے آپ فرماتے ہین کہ مینے زیر قدم نگاہ کی ساتون آسمان شق ہوئے زمین نظر آئی بیت المقدس معلوم ہوا پھر ایک فرشتہ دیکھا مینے درمیان آسمان

وزمین کے شعلۂ آتشین اوسکی ناک سے نکلتے تھے انگارے آگ کے ہاتھون مین
اوچہالتا تھا مالک نے کہا اے جبرائیل جو تیرے ہاتھہ مین ہے محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کو دکہا حضرت جبرئیل نے کہا اے مالک اسکو حکم دے کہ دروازہ دوزخ کا
کہولدے مالک نے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نظر کیجیے مینے دیکہا کہ زمین
اول شگافتہ ہوئی اور بہت خلقت ہر جنس کی جو اوس طبقے مین تہی نظر آئی
پہر دوسری زمین پھٹی پہر تیسری زمین اوسمین سلاسل اور اغلال اہل
جہنم کے نظر آئے پہر چوتھی زمین شق ہوئی اوسمین اون پتھرونکے بہا
دیکھے جنکو مشرک لوگ پوجتے ہین اور وہ بمصداق وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ
کے سب دوزخ مین ڈالے جاوینگے معہ پوجنے والون کے پہر پانچوین زمین
شگافتہ ہوئی اوسمین سانپ اور بچہو جہنم کے تھے پہر چھٹی زمین شق ہوئی نام
اوسکا سجین ہے اوسمین دفتر اور نامہ اعمال اہل دوزخ کے دیکھے جو بروز
قیامت اون کو دکہائے جاوینگے پہر ساتوین زمین پھٹی نام اوسکا عجماب ہے
اوس مین دریائے آتشین دیکھی پہر مالک نے کہا آپکو دوزخ دیکھنے کی تاب
نہوگی آپنے فرمایا جسقدر دیکہہ سکون اوسقدر کہول مالک نے سوئی کے ناکہ
کے برابر در دوزخ کہولا آگ دوزخ کی ظاہر ہوئی نہایت سیاہ سات دروازے
دوزخ کے نظر آئے بعض بالبند بعض پست ایک دروازے سے دوسرے دروازہ
تک پانسو برسکی راہ پہلے دروازے پر لکہا ہے فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ الَّذِينَ هُمْ
عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ دوسرے پر وَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِينَ تیسرے پر وَيْلٌ
لِّلْمُكَذِّبِينَ چوتھے پر وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ پانچوین پر وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ چھٹے پر

پر فوَیْلٌ لِّلْقَاسِیَةِ قُلُوبُهُم مِّن ذِكْرِ اللّٰهِ ساتوین پر فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ یَکْتُبُوْنَ
الْکِتٰبَ بِاَیْدِیْهِمْ اور دوزخکے ساتھہ طبقے ہین بہ نسبت پہلے طبقے کے ادطبقات
مین عذاب سخت اور شدید ہے طبقۂ اول مین کہ نسبت دوسرے طبقات کی
عذاب کم ہے ستر ہزار پہاڑ آگ کے ہر پہاڑ مین ستر ہزار جنگل نار کے ہر جنگل مین ستر
ہزار غار آتشین ہر غار مین ستر ہزار مکان شعلہ ناک ہر مکان مین ستر ہزار سراے
شرر انگیز ہر سرا مین ستر ہزار خانۂ اخگر بیز ہر خانہ مین ستر ہزار صندوق آتشین ہر
صندوق مین ستر ستر ہزار طرحکا عذاب تہا آپ فرماتے ہین کہ مینے مالک سے دریافت
کیاکہ یہ طبقۂ نار کس کیواسطے ہے مالک نے شرم سے سر جھکا لیا کچھہ جواب ندیا
مینے پہر پوچھا جبرئیل نے کہا یارسول اللہ مالک اسکے اظہار مین حضور سے شرم کرتا ہی
آپنے مالک سے فرمایا کہ بیان کر شاید اسکا آج کچھہ تدارک ممکن ہو مالک نے کہا یارسول
اللہ یہ طبقۂ نار یہ حضور کی امت گنہگار کیواسطے ہے جو حضور اپنی امت کو کثرت
گناہ سے منع فرماوین والا مجھکو طاقت تخفیف عذاب نہوگی اور حضور بھی شرمندہ
ہونگا جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سر مقدس سے عمامہ مبارک
جدا کرکے دست دعا بدرگاہ حق جل وعلا دراز کرکے نجات امت گنہگار و مغفرت
غلامان خطاکار کے بہزار منت وزاری وگریہ واشکباری طلبگار ہوئی اور
جبرئیل امین وملائکہ مقربین آپکے ساتھہ دعا مین شریک ہوے خطاب مرحمت
مآب جناب واہب العطیات سے صادر ہوا کہ حبیب میرے عزت وحرمت تیری
میرے نزدیک بہت ہی اور درخواست تیری منظور خوش دل رہو کہ مین
تجھکو راضی کرونگا اور مراد تیری برلاؤنگا تونے آج میری خدمت مین اسقدر

کوشش و مجاہدہ کیا کہ جو حق اوسکا تھا اور یہ فرمایا طٰہٰ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰی ترجمہ نہین اوتارا ہمنے اوپر تیرے قرآن اسلیے کہ تو رنج کھیچے اور بروز قیامت تیری شفاعت سے اسقدر گنہگار و خطاکار بخشونگا کہ تو راضی ہوگا وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی اور البتہ دیگا تجھکو پروردگار تیرا ایس تو راضی ہوگا جب آپکی دعا نے درجہ قبولیت اور درخواست نے مرتبہ اجابت پایا اور ہر صورت سے اطمینان حاصل ہوا تب خلعت خصوصیت عنایت ہوا آپ خزائن برکات اور مراحم تحیات سے مالامال اور دولت بے زوالِ فضل ذوالجلال سے خورم و خوشحال ہوکر دولت سرای اقبال مین تشریف لائے زنجیر حجرہ ہلتی تھی بستر استراحت گرم تھا صبح کو آپنے حال معراج بیان فرمایا جناب صدیق اکبر عاشق محبوب خدا اور کے سنتے ہی فوراً کلمہ صدقت یارسول اللہ زبان پر آیا اس صلہ مین خطاب صدیق اکبرؓ کا پایا عتبہ نے کذبت کہا وہ زندیق مشہور ہوا الحمد للہ والمنہ کہ نسخہ متبرکہ مولود سعادت آمود الموسوم بسفینۃ الحسنات در ذکر سرور کائنات بتاریخ دوم رجب المرجب ۱۳۰۵ھ ہجری بروز دوشنبہ اختتام کو پہونچا التماس بخدمت بابرکت ناظرین باانصاف و شایقین بے اعتساف کے مؤلف حقیر پرتقصیر محتاج بارگاہ الہ فقیر عبداللہ مفوض الخدمت قضا رئیدنسی اندور کیجانب سے یہ ہیکہ فقیر محض ناقابل و بے استعداد ہی اگر کسی جا خطا یا نقص ملاحظہ فرماوین بنظر کرم اخلاق و عنایت و اشفاق نشانہ تیر ملامت نفرماکر بزیور اصلاح مزین و مزین کرکے داخل حسنات ہووین کیونکہ انسان ضعیف البنیان بمقتضائے

الانسان مرکب من الخطاء والنسیان کے خطا و سہو سے خالی نہین

متفرقات مناجات بدرگاہ واہب العطیات و قصاید بحضور سرور کائنات

مناجات

مدینہ منور کو لیچل خدا | کہ مدت سے مشتاق ہی دل مرا
ہے مدت سے دل مین یہی آرزو | کہ دیکھون وہ روضے کی جاکر فضا
الٰہی عطا کر وہ انکھون کو نور | کہ دیکھون مین دیدار خیر الوریٰ
کثافت سے دل کو میرے پاک کر | کدورت سے سینہ ہو بالکل صفا
الٰہی زمین دل کی عرفان سے ہو | مجلی چو آئینہ حق نما
محبت کا تخم اوسمین دے پہر توڈال | اور اسکو سدا آب رحمت پلا
تیرے فیض باری سے یارب وہ تخم | کرے اوس زمین سے وہ نشو و نما
ہوا ہے حقیقت سے بالیدگی | ہوا اوسکو زراہ عنایت عطا
لگین شاخ و برگ اوسمین پہر علم کے | شگفتہ ہون گلہائے صبر و رضا
سموم ذمایم سے پہر نفس کے | وہ محفوظ ہر دم رہے کبریا
رہے صرصر خود پسندی سے دور | نہ نخوت کا پہونچاوے صدمہ ہوا
گرے اوسپہ ہرگز نہ برق عدول | نہ رعد ریا اوسکو دیوے جلا
رہے برف غیظ و غضب سے بھی دور | نہ پالا کرے معصیت کا فنا
بچا دست تلبیس ابلیس سے | حفاظت مین تیرے رہے وہ سدا
کہیجے ضلالت سے بھی وہ بری | رہے راستے مین چو راہ ہدیٰ

جب اس فیض و رحمت سے ہو پرورش
لگے پھر ثمر اوس مین دیدار کا

الٰہی طفیل اپنے محبوب کے
مجھے دست قدرت سے وہ پہل کھلا

مزہ اوسکا لیتا رہون دمبدم
کبھی رنگ و بو پہ ہون اوسکی فدا

کبھی دیکھ اوسکو مین ہو جاون مست
پھرون مثل دیوانون کے جابجا

کبھی سونگنے سے ہون شوریدہ حال
رہے جسم و جان کے نہ پروا ذرا

یہ مشرق یہ مغرب جنوب و شمال
یہ ارض و قمر نجم و مہر و سما

یہ جنت یہ دوزخ ثواب و عذاب
یہ بعثت یہ محشر یہ روز جزا

غرض میرے دلسے یہ سارے مقام
الٰہی بجز اپنے دے سب بھلا

جدہر دیکھون آئے توہی بس نظر
جدہر جاون ہو توہی قبلہ نما

مقامات جبروت ولاہوت سے
گذر کر ہون ملحق بوحدت سرا

تصدق سے اوس شاہِ لولاک کے
ہو مقبول حافظ کی یارب دعا

یہ سنکر کے آمین کہو مومنون
خدا تمکو نیکی کی دیوے جزا

مناجات

الٰہی کاسۂ امید بھر دے
دوئی کے قید سے آزاد کر دے

نہالِ آرزو کو بارور دے
دعا کو میرے اے خالق اثر دے

محبت ما سوا کی میرے دل سے
بھلا کر تو محبت اپنی دیدے

یہی ہے آرزو مولے میری اب
کہ جاؤن بھول جز تیرے مین اور سب

رہوں کرتا میں ہر دم ورد یا رب | تیرے ہی نام پہ کھولوں سدا لب

میں اوٹھتے بیٹھتے تیرا ہی لوں نام
ہو سوتے جاگتے تجھسے ہی بس کام

تو اپنے فضل سے رہ پر لگا دے | جو راہ نیک ہے وہ ہی دکھا دے
مزہ الفت کا اپنے کچھ چکھا دے | طریق معرفت مجھکو سکھا دے

الٰہی بحر عرفاں کا شناور
بفضل خویش کر دے مجھکو داور

رہے ہر دم مجھے حاصل حضوری | نہ آوے جز تیرے مجھکو صبوری
الٰہی آرزو کر دے یہ پوری | نہ ہو یکلحظہ مجھکو تجھسے دوری

رہوں دن رات تیرا دم میں بھرتا
پھروں ہر دم میں اللہ اللہ کرتا

شراب عشق سے مستانہ کر دے | خم دل کو مے عرفان سے بھر دے
مجھے اسرار مخفی کی خبر دے | میں دیکھوں جس سے تجھکو وہ نظر دے

حجاب دوری و کثرت اوٹھا دے
الٰہی پردۂ وحدت دکھا دے

یہ نقش حب دنیا اور اموال | الٰہی دل سے میرے سب مٹا ڈال
یہ اوصاف ذمیمہ اور ارذال | چھوڑا کر مجھسے کر دے نیک افعال

رہوں راضی سدا تیری رضا پر
رہِ تسلیم اے مالک عطا کر

مین ایسی زندگی سے تنگ آکر
حیات جاودان مجھکو عطا کر

دعا کرتا ہون یہ مالک کے در پر
الٰہی سب میری مشکل کو حل کر

رگ وپے مین میری ہو تو ہی ساری
رہے ہر دم زبان پر ذکر جاری

بھلادے دل سے میرے ماسوا کو
مٹادے لوح سے حرف خطا کو

بجھادے آتش حرص وہوا کو
الٰہی سن لے حافظ کی دعا کو

مجھے دنیا سے با ایمان اوٹھا لے
محبو مین مجھے اپنے ملا لے

مناجات

الٰہی جو مخلوق پیدا ہوئے
وحوش وطیور وچرند وپرند
زمین وجبال وبحور وشجر
غرض دونون عالم مین جو کچھ ہوا
ولیکن خلافت کا خلعت عطا
الٰہی بڑا ہم یہ احسان ہے
نہوتا اگر فضل تیرا کریم
شرف ہمکو بخشتا پھر انسا مین
اگر وہ مخالف سے ہمکو بچا

تیرے حکم سے سب ہویدا ہوئے
بہائم دواب وگزند ودرند
سما وشموس ونجوم وقمر
اوسی تو نے قدرت سے پیدا کیا
کیا تو نے انسان ہی کو کبریا
کہ پیدا کیا ہمکو انسان ہے
تو کب پاتے عزت یہ ہم ای رحیم
پھسایا نہین کفر وطغیا نہین
رہ راست پر تو نے ہمکو رکھا

کرین شکر کیونکر ادا اسکا ہم
کیا تونے جو کچھ کہ ہمپر کرم

کرم پہ کرم اور شرف یہ دیا
کہ امت مین خیر الوری کے کیا

امم مین ہی بہر ہین بہتر فریق
ہوی بحر طغیان مین وہ سب غریق

رہِ راست صدق وصفا وسنن
رہِ فضل و اکرام سے ذوالمنن

ہمین تونے بخشی وہ راہ لطیف
کیا سب شریفون کا ہمکو شریف

تیرا شکر کیونکر ہو خالق بیان
مین لاؤن کہانسے زبان و دہان

الٰہی جو عزت ہمین تونے دی
سراسر نظر لطف کی ہمپہ کی

اگر تو نہ دیتا شرافت ہمین
تو کیا زور تجھپہ تہا ثابت ہمین

ولے جو دیا تونے خود ہی دیا
زراہ عنایت ہمیں ری کبریا

نہو ہمسے یارب کبھی یہ جدا
یہ نعمت جو کی تونے ہمکو عطا

ترقی اسے دی بحد کمال
نہ آوے کبھی اسمین مالک زوال

ہے جبتک ادا واہل کرم کا شعار
تلین چیز بخشیدہ وہ زینہار

حیات وممات وقبور وقیام
ہون آسان ہمپر یہ مشکل مقام

طفیل حضور شہ دوسرا
ہو مقبول حافظ کی یارب دعا

اشعار نعتیہ کہ بوقت قیام میخوانند

تولد ہوئے آج برحق نبی
صفت جنکی توریت مین حق نے کی

ہوئے آج پیدا وہ شاہ زمن
سنا تہا کسینے نہ دیکھا کبھی

خدا نے کیا جا بجا اونکا ذکر
ثنا گو پیمبر رہے ہین سبھی

کرین گو ہزارون طرح سے رقم
صفت اونکی جائے نہ ہرگز لکھی

سجائین فرشتون نے بھی نوبتین
نہ صرف اہل دنیا نے کی یہ خوشی

ہوا کعبہ مین آپ کا جب نزول
اوسی قبلہ ہونے کی عزت ملی

ملے باغ دین کو سر نو بہار
جو پژمردہ ڈالی تھی پہولی پہلی

رہ کفر ظاہر ضلالت عیان
وہ سب مٹ گئین رسمہای شقی

جو تہا رسم عالم مین بد کا شیوع
اوسے بند کر رہ سکہائی بہلی

جو لے نام اقدس کو مانگے دعا
خدا اوسکو دیدے مراد دلی

لکھی تو نے حافظ جو نعت نبی
خدا نے جو چاہا تو بگڑی بنی

غزل

حبیب خدا یا رسول خدا
غلامون کو دیدار دیجئے دکہا

میری التجا یہ ہو بعد قبول
مجھے باب عالی پہ لیجئے بلا

شہا تاب فرقت نہ دل کو رہی
غلامون مین اب اپنے لیجئے بلا

غبار کف پائے اقدس حضور
میرے دیدۂ دل مین دیجئے لگا

تمہین چہوڑ جائین کدہر ہم غریب
ہمین کون پوچھے تمہارے سوا

اے تاج الاطبا یہ زخم دلی
شفا پائے کامل وہ دیجئے دوا

جو رونق فزا آپ اسجا ہوی
کیا حق نے حق مین ہمارے بہلا

مین منت سے با صد چومون قدم
جو پہونچادے پیغام میرا صبا

نکل جائے دل سے یہ خار الم
جو ہو جائے اوس سمت جانا میرا

دخول جنان کی ہے خواہش اگر
تو سیر مدینہ کی مانگو دعا

اوتر جائے عصیانکا فوراً بخار
جو کہائے مدینے کی آب و ہوا

جو کالب مدینے کا رتبہ ملے
تو ہر دم کرون شکر قسمت ادا

اگر شام فرقت ہو صبح وصال
تو بر آئے حافظ دلی مدعا

غزل

بہلا دل سے سبکو جو ہے ماسوا
کہ حاصل ہو تجھکو مقام بقا

تو کر لے اوڑے میری خاک ای صبا
کرے دو جہا نمین تیرا حق بہلا

گنا ہونپہ میرے نہ کیجئے خیال
نظر فضل پر اپنی رکہیے شہا

خطائین ہون اب میری للہ معاف
مین اپنی کئے کی سزا پا چکا

گذارش یہ فدوی کی ہو التفات
ہے دیرینہ سایل در فیض کا

طلب مین تغافل نہین چاہئے
کہ ہے باب فضل و کرم کا کہلا

گیا وقت پہر ہاتہ آتا نہین
غنیمت ہے غافل یہ دور بقا

گذارے جو غفلت مین تو زندگی
بجز حیف پہر ہاتہ آتا ہی کیا

مے شوق پیکر کے تو مست ہو
اوٹہا کر صراحی کو دی منہ لگا

مین طالب ہون جسکا وہ مجھکو ملے
نہ مایوس حافظ کو در سے پہرا

غزل

یہی دین و ایمان ہی حضرت ہمارا — یہان اور وہان ہے اونہیکا سہارا
پہرا اونکے در سے ہوا وہ لئیم — پہرے خوار عقبے مین لعنت کا مارا
نبیون نے پایا کہان یہ عروج — سوا اونکے ہے کون حقکا پیارا
پڑا شور عالم مین کیسا کہ جسدم — بجا چوب احمد سے دین کا نقارا
تمامی خدائی ہوئی ملتجی — عجب عالی رتبہ ہی واللہ تمہارا
جو ملجای رہنیکو وان تہوڑی جاگے — تو ہو جای اپنا بہی حضرت گزارا
دعا مانگو لے نام ہوین قبول — اوٹہا تیر گویا نشانے پہ مارا
در شاہ پہ بہیک چل کر تو مانگو — عجب نیست گر شہ نواز د گدا را

نہو رنج و محنت سے حافظ تو غمگین
کوئی دم مین قسمت کا چمکیگا تارا

غزل

امت کی خطا عفو کرائینگے پیمبر — جنت کی طرف ہمکو بلائینگے پیمبر
تکلیف سے محشر کے بچائینگے پیمبر — دامن کے تلے ہمکو بٹہائینگے پیمبر
ہمکو تو ذرا خوف نہین تشنہ لبیکا — پانی ہمین کوثر کا پلائینگے پیمبر
امید قوی ہمکو عنایت سے ہی یا رب — دیدار ہمین حقکا دکہائینگے پیمبر
الطاف و عنایت سے جرائم کی بدلمین — انعام ہمین حقسے دلائینگے پیمبر

حافظ جو لکہے نعت تو شفقت کی نظر سے
مژدہ تجہے بخشش کا سنائینگے پیمبر

غزل

مصور نے نئی صنعت سے یہ صورت بنائی ہے
کہین ممکن کہین واجب عجب قدرت دکھائی ہے

نہ تاب صبر ہے یارب نہ اوس در تک رسائی ہے
دلِ مضطر نے فرقت مین عجب آفت اوٹھائی ہے

تجلی گاہ یزدان ہے شبیہ احمدی جب تو
کوئی عاشق کوئی مفتون غرض شیدا خدائی ہے

یہ مشت خاک عاجز کو تیرے کوچہ سے باد تند
غریب و ناتوان پاکر اوڑاتی ہے دہائی ہے

نہ اوٹھونگا کبھی دولت سرا کی باب عالی سے
تیرے افضال کی ہمنے خبر تحقیق پائی ہے

یہی ہے آرزو دل کی رہے ہر دم غلامی مین
سوا اسکے تمنا کچھہ نہین میری الٰہی ہے

مخالف گو ہوا ہے پر توکل پر نگہبان کے
یہ بحر عشق مین ہمنے بھی اب کشتی چلائی ہے

توقع ہو کہ خاطر خواہ ہو گا حکم اب نافذ
حضور شاہ مین ہمنے بھی اب عرضی سنائی ہے

نکیون افسوس ہو عمر تلف کردہ کا اب ہمکو
یہ سلک بے بہا غفلت مین کیا ہمنے گمائی ہے

پڑا ہے کس مشقت مین غریب زاہد مسکین
کہین واعظ نے جنت کی اوسے رغبت دلائی ہے

کیا برباد پونجی کو خیال خام مین حافظ
لکھا کچھہ نعت حضرت نے یہی کچھہ کمائی ہے

غزل

بلند ہے کسقدر شان مدینہ
یہ بام نہ فلک ہے جسکا زینہ

بنا آرام گہہ ہے جس زمین پر
وہ ہے انگشترِ قدرت کا نگینہ

تجلی گاہ حق ہے وہ سراسر
ہے گنج معرفت کا وہ دفینہ

رواں کی نوح نے طوفان مین کشتی
یہ ہے دریائے رحمت کا سفینہ

خواصِ بارگاہِ حق وہی ہین
جنہین آتا ہے زیارت کا قرینہ

نہین ہے داغ عشق احمدی ہے
بھرا ہے نقد ایمان سے خزینہ

جو خاک پای اقدس مجھکو لادی
ہین دیدون اوسکو تابوت سکینہ

ہو وہ نسخہ زندگی دنیا مین اونکی
جو رکھتے ہین حبیب حق سے کینہ

ادب کے باب مین کرتا ہے حجت
نہین شرماتا مالک سے کمینہ

ہو سیری اوسکو حاصل دو جہانکی
ملے وان کی جسے نان شبینہ

غبار پاک یثرب سے اٹھی
منور کر دے حافظ کا تو سینہ

غزل

جو کہتا ہے کوئی ہمتو مدینہ پاک جاتے ہین
تو کیا کیا پیچ و خم دلمین ہم اپنے ہائے کہاتے ہین

در اقدس کی محرومی مجھے کیا کیا ستاتی ہے
الٰہی کب سنونگا یہ کہ چل تجھکو بلاتے ہین

رہی خواہش نہ دلکو آب کوثر اور زمزم کی
سنا جبسے کہ آب غسل تربت وان پلاتے ہین

بلا لیجیے بھلا ابتو کہ فرقت مین دل و دیدہ
بشوق آستان بوسی مجھے بے حد ستاتے ہین

الٰہی کب تلک صدمے جدائی کے سہون ابتو
یہ شعلے نار فرقت کی مجھے ہر دم جلاتے ہین

جو زایر روضۂ اطہر کی زیارت کرکے پھرتے ہین
ملایک آسمان سے اونکی زیارت کرنے آتے ہین

بھلا کیا فخر ای عیسے تمہین مردہ جلانے پر
غلامان محمدؐ ایکدم مین سو جلاتے ہین

عجب دریاے رحمت بارگاہ فیض احمدؐ ہے
جو نا امید جاتے ہین وہ با امید آتے ہین

جنہین عشق و محبت ذات اقدس سے نہین حافظ
متاع عمر اپنی مفت وہ نادان گماتے ہین

غزل

کہون کیونکر مدینہ کو کہ مثل عرش اعلی ہے
میرے مولے کا مسکن عالم بالا سے بالا ہے

حسینان جہانمین حسن یوسف گو کہ بہتر ہے
مگر عالم میری محبوب کا سب سی نرالا ہے
بہلا ظلمت سے مرقد کی مجہے کیا خوف ای ناصح
چراغ عشق احمد سے میرے گہر مین اوجالا ہی
رکہوں مرہم مین کیونکر ای طبیب مہربان تو
بہولا عشق کا مینے پلاکر خون پالا ہے
الہی کر عطا مجہکو وہ دولت فضل سی اپنی
کہ جسکا عشق دلمین میری تو نے آپ ڈالا ہی
رسائی کب میسر ہو بہلا منکر کو یثرب مین
سراسر دل تو اس مفسد کا گستاخی سی کالا ہی
وہ ایسا بحر رحمت ہی کہ جسکے فیض کے آگے
سمندر جسکو کہتے ہین وہ ادنے ایک نالا ہی
بلا خوف و خطر سیدھا گیا ہی باغ جنت کو
ہماری واسطے جو آپنے رستہ نکالا ہے

یہ زہد خشک ای حافظ عجب اک مرض مہلک ہی
یہ افواج ضلالت مین نہایت بدرسالہ ہی

مناقب غوثیہ

ہوا منظور خالق کو کرے خلقت کی مہمانی
تو بہیجا غوث اعظم کو عطا کر رزق روحانی
کیا سامان ضیافت کا چڑہائی دیگ عرفانکی
پکارا اذن دعوت کا بموجب حکم ربانی
مصالحہ دی شریعت کا جلائی آگ الفت کی
نمک دیکر طریقت کا محبت کا دیا پانی
غذای معرفت رکہی حقیقت کے ظروف مین
بچہا کر خوان نعمت کا کہلایا کہانا حقانی
جو بہوکے ہین محبت کی وہ پاتے ہین اوسی در پر
الہی تا ابد فضل بحد سی وہ نعمتہا ی الوانی
شرارت شرک کی کہودی ضلالت کفر کی ہٹی
گہٹی کفار و مشرک کی شرارت اور طغیانی
ہوا دین رسول اللہ زندہ اونکی برکت سی
لقب پایا رسالت سے محی الدین جیلانی
نفوس قدسیہ سے اونکے پاتا ہی شرف عالم
موافق اور مخالف اونکے کرتے ہین ثناخوانی

خصایل پائی مصطفوی شمایل پائی مرتضوی
خطاب آیا جناب حق سے ای محبوب سبحانی

سرور سینۂ حسنین و نور دیدۂ عابد
جناب فاطمہ بنت رسول اللہ کی جانی

صداقت پائی صدیقی عدالت پائی فاروقی
سخاوت پائی مرتضوی حیا و حلم عثمانی

مصیبت مین کہی یا شیخ عبد القادر شیاءً
بدل جاوی او سیدم وہ مصیبت سے بشادانی

کرون جاروب مژگان سے اگر مقسوم یاور ہو
وہ باب فیض و بخشش کی کبہی پاون جو دربانی

در اقدس پہ سایل ہون توجہ کیجے خادم پر
اگر ملجای کچہہ در سے تو مٹ جاوے پریشانی

مجھے ظل کرامت سے شہا محروم مت کہنا
مدد کر کے میری ایشاہ کیجئے دور حیرانی

یہی ہے آرزو دل کی تیرے افضال سے شاہا
کہ ہون کونین کے پورے میرے آمال و امانی

تمنا ہے یہ حافظ کی تمہاری خوان نعمت سے
ملے پس خوردۂ نعمت معہ تکمیل ایمانی

قصیدۂ نعتیہ

ایماہ آسمان نبوت و سروری
وے آفتاب برج محبت و دلبری

باران لطف اپنی سے ایشاہ ذوالکرم
کہیتی امید عاصی کی کر دیجئے ہری

تمسا جہان مین دوسرا عالی ہمم کہان
کسکی مجال یہ کہ کرے تمسے ہمسری

سرخیل انبیا اولوالعزم آپ ہین
حقنے کلاہ فرق پہ اعزاز کی دہری

پاتے کبہی نہ خضر رہ چشمۂ حیات
کرتے اگر نہ اونکی تم ایشاہ رہبری

پاتے نجات نوح نہ طوفان سے کبہی
کرتے نہ اونکی کشتی کی گر آپ یاوری

کی چشم التفات جو حال خلیل پر
خالق نے کر دیا اونہین اوس نار سے بری

پاتی نہ راہ نیل مین حضرت کلیم بھی — کرتے جو اونکی آپ نہ اوسوقت یاوری
دیکھی جو شان فخر دو عالم تو سب ملک — کہنے لگے ادب سے کہ اللہ ری بہتری
کیا لکھے کوئی وصف شہ بینظیر کا — ہے اسجگہہ پہ گنگ زبان سخنوری
غالب کیا خدا نے علی کل غالب — کس شان کی نبی ہو تم اللہ اکبری
پائی نہ انتہا تری دریاے شرف کی — ہر چند غوطہ زن رہے طوسی و عنصری
لکھا گیا نہ شمہ تیرے وصف کا شہا — ہر چند کی جہان نے تری مدح گستری
اے سرور دو عالم و سلطان جن و انس — اللہ بحال زار من خستہ بنگری
کب تک رہون غریق چہ جرم و معصیت — کب تک کرونین بحر گنہ مین شناوری
کیجئے شراب وصل سے مخمور خستہ کو — شاہا بلطف بندہ نوازی و سروری
مدت سے تیرے لطف کا امیدوار ہون — وقت مدد ہے اور دم رحم گستری
خادم ہون دلسے شاہ کے اصحاب و آل کا — صدیق و باحیاؤ فاروق و حیدری

ہوگی نجات غم سے دو عالم کی حافظا
رکھہ ورد تا حیات ثنائے پیمبری

قصیدہ

شور ہے یا رب جہان مین کسکی آمد کا بپا — شوق مین نکلی ہے منہہ سے کسکے ہر دم مرحبا
نافہای مشک فردوس برین لیکے صبا — ہر گلی کوچے مین عالم کے پھرے ہے جا بجا
وجد مین آکر فلک کرتا ہے ہر دم یہ ندا — گر زمین ہوتا تو ملتا آج مجھکو مرتبا
طائر بستانِ عالم کی زبان پر وجد مین — کسلئے جاری ہے ہر دم نغمۂ صل علی

شان والا ہین محبت اور ناز و پیار سی ۔ سلّموا کہتا ہی اور صلّوا کسے رب علا
شوق ہین کسکے تصدق ہوتی ہین یہ رات دن ۔ آفتاب پر شعاع اور ماہتاب پر ضیا
اہتمام خسروانہ کر کے کہتے ہین ملک ۔ جمع ہون سب انبیا اب وقت دربار آگیا
ہو گئی بنیاد قایم قصر دین پاک کی ۔ کفر اور الحاد کا برباد نقشہ ہو گیا
ظلمت کفر و ضلالت ہو گئی عالم سی دور ۔ تن گیا سارے جہان مین شامیانہ نور کا
تاکہ دیکھا دے غبار شرک اور طغیان کفر ۔ ابر دین چہر کا اور رحمت خلق پر گرنے لگا
واسطے جنکے خدا نے یہ زمین و آسمان ۔ اور جو کچھ ہے انہین ہی وہ سب کا سب پیدا کیا
آج وہ عازم بہ سیر گلشن ایجاد ہین ۔ نام جنکا حق نے رکھا خود محمد مصطفٰے
کسلئے بیٹھے ہو چپکے سب پڑھو ملکر درود ۔ ہر گل و غنچے کے منہہ سے آرہی ہے یہ صدا
ہو صلوٰۃ بے عدد اور بیشمار و بیحساب ۔ انکی روح پاک و اقدس پر ہمیشہ ابتدا
ہی یہی وقت اجابت حافظا سرکار سی ۔ مانگ لے مدت سے دلمین ہے جو تیری مدعا
اے رسول جن و انسان اے حبیب کبریا ۔ آپ ہین سلطان عالم اور ہین مسکین گدا
میری خواہش اور ارادہ آپ پر ہی ہے مبرہن ۔ ہے حصول مدعا کی مجھکو تمسے التجا
آپکے در سے پھرا سایل نہین مایوس ہو ۔ جسنے جو مانگا اوسے سرکار سے فوراً ملا
دور ہو دل سے خیال ماسوا اور حب جاہ ۔ دلمین ہو حب خدا اور لب پہ ہو یا مصطفٰے
زندگی اور مرتے دم اور قبر و حشر و نشر مین ۔ ہو تیرا دست کرم سر پر ہمارے دائما

گر دعا مقبول حافظ کی الٰہی فضل سے
از برای آل و اصحاب رسول دوسرا

تمت

اغلاط و صحت نامۂ نظم کتاب

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳	۱۶	نزول رحمت خالق ہوا لاتعد و لاتحصی	نزول رحمتِ حق لاتعد و لاتحصی
ایضاً	۸	قرض	درد
۱۲	۱۰	کر گئے خدمت کا حق اپنے سر سے وہ ادا	کر گئے خدمتکا حق وہ اپنے سر سے سب ادا
۱۴	۱۱	سجدہ نہ کیا حضرت ادم کو	سجدہ کیا نہ حضرت آدم کو
۱۸	۱۱	یہ تو مارا جائیگا منہہ پہ تیرے	یہ تو منہہ پہ تیرے مارا جائیگا + سر پہ تیرے سخت آفت لائیگا
۲۱	۴	لازم ہے ہمین شکر کرین اور اطاعت منظور نظر حق ہوئے ہم جنکے بدولت	لازم ہے ہمین شکر کرین اور اطاعت منظور خدا ہو گئے ہم جنکے بدولت
۲۳	۹	رنگ بدلا	نظر آیا
ایضاً	۱۳	آمد کی تیاری ہے	اب آنے کی باری ہے
۲۶	۱	ندا اٹھی بلند ہر مقامات سے	ندا آتی تھی سب مقامات سے
۲۸	۸	اور فرشتے جن اور انسان تمام	اور فرشتے جن و انسان سب مدام
ایضاً	۱۵	درد مرضِ معصیت کا زور ہے	معصیت کے اب مرض کا دور ہے
۳۵	۹	ہر سو ہے بلند	شور ہر سو سے ہوا
۴۰	۱۰	شب معراج کی اب ہے تیاری	شب معراج ہجوا کر سواری
۴۳	۹	چاہتا ہے ہر اک یہی کہ مین جاون کسیطور	ہر ایک کی خواہش تھی کہ مین جاؤن کسیطور
۷۹	۱۱	اے شفیع المذنبین اے رحمتہ للعالمین	اے رحمتہ للعالمین وائے شفیع المذنبین

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۰۱	۱۲	بلند ہے کسقدر شانِ مدینہ یہہ بامِ نہ فلک ہے جسکا زینہ	خدا کی شان ہے شانِ مدینہ کہ بامِ نہ فلک ہے جس کا زینہ
۱۰۲	۱۱	ملایک آسمان سے اونکی زیارت کرنے آتے ہین	زیارت کو ملایک آسمان سے اونکی آتے ہین

اغلاط وصحت نامہ نثر

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵	۳	ہزار	بزار
۹	۱۱	خداوند	خاوند
۱۰	۶	سوم	رسوم
۱۵	۱۹	سامتی	سلامتی
۳۶	۹	جبریل نے	جبریل کی
۳۶	۱۰	الی آخرہ سورتک	الی آخر سورہ
۵۳	۷	اور	اگر
۵۷	۱۳	سبز مرد	سبز زمرد
۸۱	۳	آوازیکا	آوازکا
۸۷	۳	ضمانت پر اعتماد	ضمانت پر میری اعتماد

قطعہ تاریخ من تصنیف مولانا عبد الحکیم صاحب عاصم تخلص

چو قاضی عبد اللہ باصفا — فضیلت پنہ حافظ خوش ادا
رقم کرد میلاد خیر الوریٰ — کہ می باشد از وے فروغ ہدیٰ
مرا شد طلب سال ہجری آن — چنین داد ہاتف ز گردون ندا
کہ چون مایہ دین و دنیا بود — بگو بہر سالش فروغ ہدیٰ
۱۳۰۵

قطعہ تاریخ من تصنیف مولوی و حکیم محبوب علی شاہ صاحب المتخلص باصغری نظامی الفخری

قاضی دین حافظ عبد اللہ — صاحب فضل و صاحب برکات
کرد تالیف مولد حضرت — از روایات صادق الآیات
ذکر نور نبی ست نور افشان — بر نبی صد صلوٰۃ و تسلیمات
چون بجستیم سال تصنیفش — تا بماند بصفحہ نقش ثبات
اصغری گفت از سر انوار — جلوۂ حق سفینۃ الحسنات
۱۳۰۰

دیگر

جناب حافظ عبد اللہ محب خاص حضرت نے — عجب لکھا ہے یہہ مولد جزاک اللہ جزاک اللہ
جو چاہا اصغری نے سال اس تصنیف کا کہنا — تو بولا ہاتفِ غیبی زہی ذکر رسول اللہ
۱۳۰۴